تذکرہ

حضرت پیر محمدؒ صادق نقشبندیؒ

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

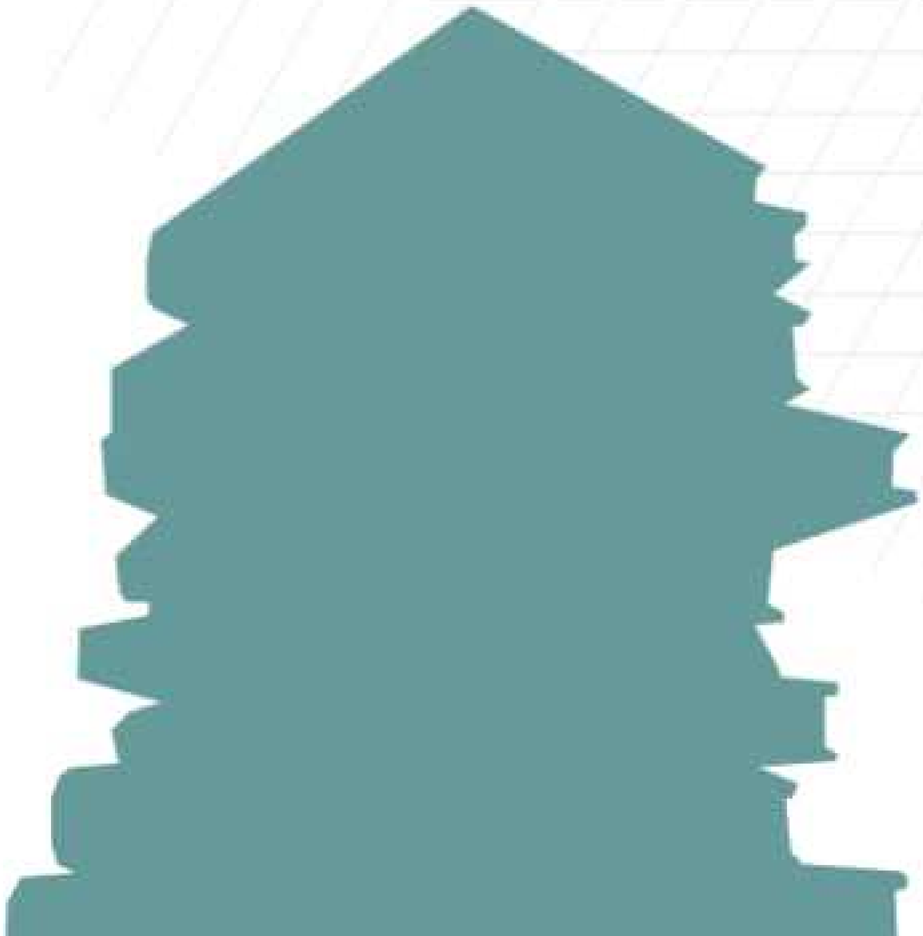

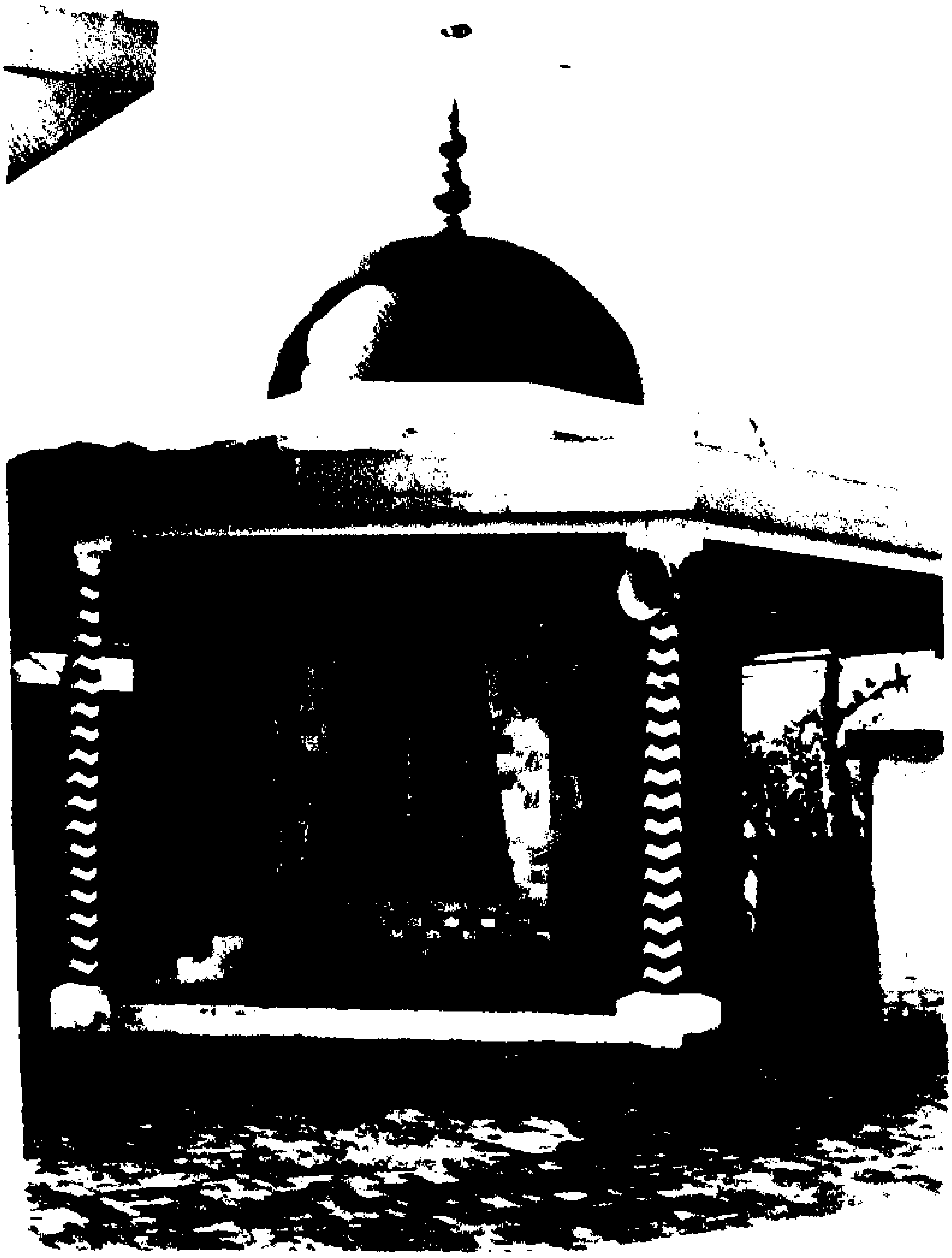

Marfat.com

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
مرکز انوار تجلیات
حضرت پیر محمد صادق

Marfat.com

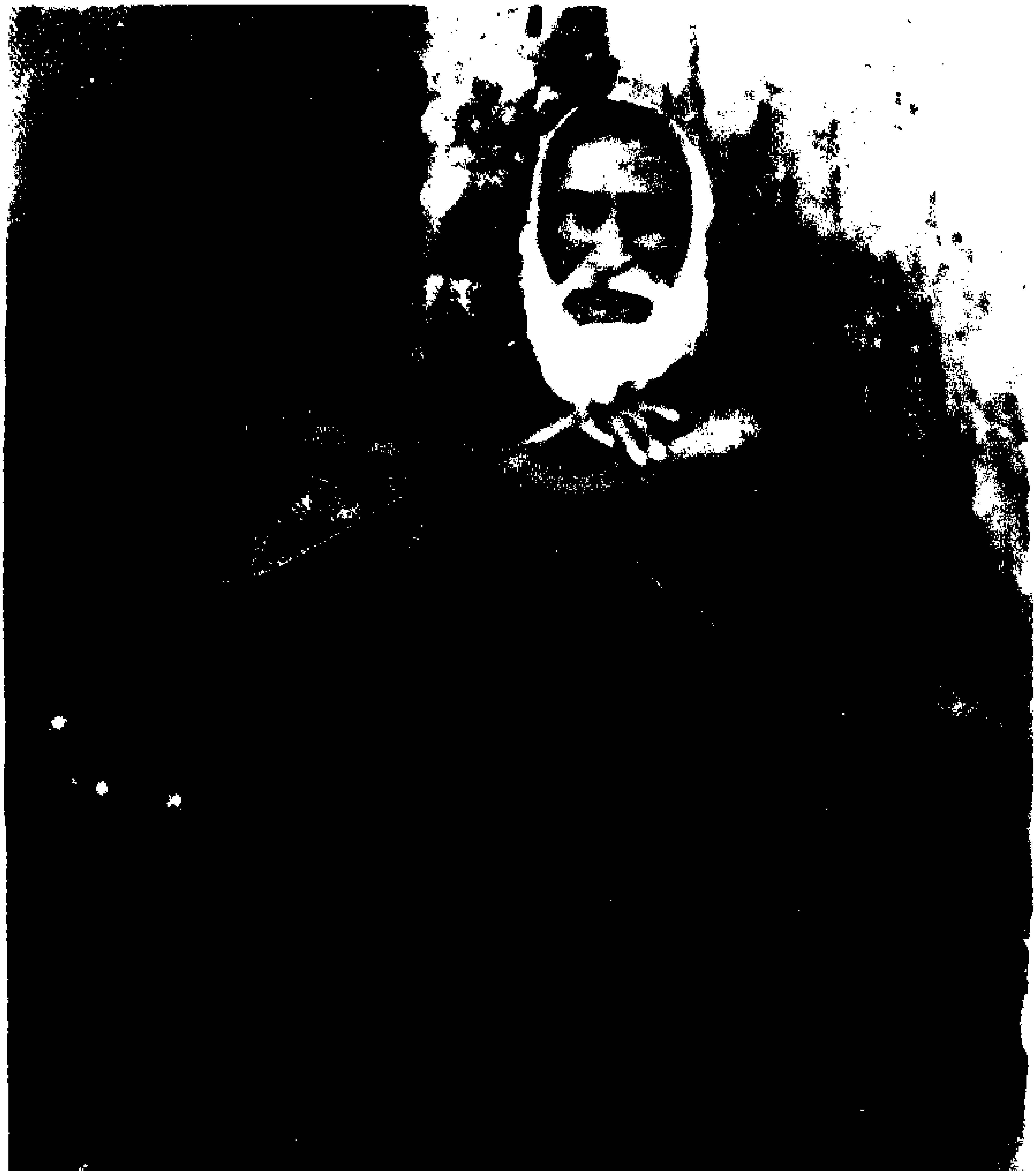

Marfat.com

تذکرہ

حضرت پیر محمد صادق نقشبندی

محمد اقبال مجددی کے لئے
دعاؤں کے ساتھ

مصنفہ

محمد دین کلیم

مورخِ لاہور محمد دین کلیم قادری بی اے

۱۰-۱-۴۹

انتظامیہ کمیٹی دربار عالیہ نقشبندیہ حضرت پیر محمد صادق
نقشبندی۔ پھاٹک نمبر ۲۔ مغلپورہ لاہور

Marfat.com

129006

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب . . . . تذکرہ حضرت پیر سائیں محمد صادق نقشبندی لاہوری

مصنف . . . . . مورخ لاہور محمد دین کلیم قادری بی ۔ اے

ناشر . . . . محمد دین کلیم قادری بی اے

تعداد اشاعت ۵۰۰

طباعت . . . . بار اوّل

مطبوعہ . . . . لیاقت شاہد پرنٹرز داتا دربار مارکیٹ لاہور

سن طباعت . . . . جون ۱۹۸۷ء

قیمت : . . . .

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	تقدیم از حکیم محمد موسیٰ امرتسری	۹
۲	پیش لفظ از مؤلف	۱۱
۳	ابتدائی حالات	۲۶
۴	ورودِ لاہور	۲۷
۵	پہلا سفر ہندوستان	۲۸
۶	سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت	۳۰
۷	حالات بزرگان شجرہ عالیہ نقشبندیہ حیاتیہ صادقیہ	۳۱
۸	تاجدار مدینہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۳۲
۹	امیر المومنین خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ	۳۹
۱۰	حضرت سلیمانؓ فارسی	۴۳
۱۱	حضرت قاسمؓ بن محمد بن حضرت ابوبکر صدیقؓ	۴۶
۱۲	حضرت امام جعفر صادقؓ	۴۸
۱۳	سلطان العارفین حضرت بایزیدؒ بسطامی	۵۰
۱۴	حضرت ابوالحسنؒ خرقانی	۵۲
۱۵	حضرت خواجہ بوعلیؒ فارمدی	۵۵
۱۶	حضرت خواجہ ابویوسفؒ ہمدانی	۵۷
۱۷	حضرت خواجہ عبدالخالقؒ غجدوانی	۵۹
۱۸	حضرت خواجہ محمد عارفؒ ریوگری	۶۱
۱۹	حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی	۶۲
۲۰	حضرت خواجہ عزیزانؒ علی رامیتنی	۶۳
۲۱	حضرت خواجہ محمد باباؒ سماسی	۶۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۲	حضرت خواجہ شمس الدینؒ امیر کلال	۶۷
۲۳	خواجہ خواجگان حضرت سید بہاؤالدینؒ نقشبندی	۶۹
۲۴	حضرت خواجہ علاؤالدینؒ عطار	۷۲
۲۵	حضرت خواجہ یعقوبؒ چرخی	۷۴
۲۶	حضرت خواجہ عبیداللہؒ احرار	۷۷
۲۷	حضرت خواجہ محمد زاہدؒ	۸۰
۲۸	حضرت خواجہ درویش محمدؒ	۸۱
۲۹	حضرت مولانا خواجگی امکنگیؒ	۸۲
۳۰	حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ دہلوی	۸۴
۳۱	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمدؒ سرہندی	۸۸
۳۲	عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصومؒ	۹۶
۳۳	حضرت خواجہ حجت اللہ محمد نقشبندؒ	۹۷
۳۴	حضرت خواجہ محمد زبیرؒ	۹۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۵	حضرت خواجہ محمد اشرف مدنیؒ	۱۰۱
۳۶	حضرت حافظ سید جمال اللہؒ رامپوری	۱۰۳
۳۷	حضرت خواجہ محمد عیسیٰؒ نقشبندی	۱۰۵
۳۸	حضرت خواجہ محمد فیض اللہؒ تیراہی	۱۰۶
۳۹	حضرت خواجہ نور محمد نقشبندیؒ	۱۰۸
۴۰	حضرت خواجہ فقیر محمد نقشبندیؒ	۱۰۹
۴۱	امیر ملت حضرت حافظ سید جماعت علی شاہ علی پوری	۱۱۱
۴۲	حضرت پیر حیات محمدؒ نقشبندی	۱۱۵
۴۳	دور مجذوبیت	۱۱۸
۴۴	ریلوے اور نہر والوں سے تنازعہ	۱۱۸
۴۵	لاہور کے مجاذیب و مجانین	
۴۶	مجاذیب لاہور عہد سلاطین	۱۲۰
۴۷	مجاذیب لاہور مغلیہ دور	۱۲۳
۴۸	مجاذیب لاہور عہد سکھاں	۱۲۷

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۹	مجاذیب لاہور عہدِ انگلشیہ	۱۴۶	۶۳	کرامات بعد از وصال	۲۳۳
۵۰	مجاذیب لاہور زمانہ پاکستان	۱۵۵	۶۴	ترکیب ختم خواجگان نقشبند	۲۳۴
۵۱	دوسرا سفر ہندوستان	۱۶۸	۶۵	چہل کاف شریف	۲۳۷
۵۲	پاکستان میں سیر و سیاحت	۱۷۰	۶۶	شجرہ شریف	۲۳۹
۵۳	وصال	۱۷۴	۶۷	تعویذات و عملیات	۲۴۲
۵۴	مقبرہ	۱۷۶	۶۸	شجرہ طیبہ نقشبندیہ حیاتیہ صادقیہؒ	۲۵۰
۵۵	جامع مسجد پیر محمد صادق نقشبندیؒ	۱۷۸	۶۹	تواریخ عرس مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صادقیہ	۲۵۳
۵۶	دارالعلوم نقشبندیہ	۱۷۹	۷۰	انتظامیہ کمیٹی دربار حضرت پیر محمد صادقؒ نقشبندی لاہوری	۲۵۶
۵۷	آئندہ منصوبہ بندی	۱۸۰	۷۱	ماخذ	۲۵۸
۵۸	عرس مبارک	۱۸۱	۷۲	تصنیفات مؤرخ لاہور محمد دین کلیم قادری	۲۶۱
۵۹	اخلاق عالیہ	۱۸۲			
۶۰	ارشاداتِ عالیہ	۱۸۵			
۶۱	خوارق و کرامات	۱۸۸			
۶۲	تاثرات	۲۰۵			

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

ان کا کرم ہے میری زندگی کیساتھ
ایسا کرم ہوا ہے، نہ ہو گا کسی کے ساتھ

Marfat.com

لا یمکن الثناء کما کان حقّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ اینجا

(عزت بخاری)

Marfat.com

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
(مولانا رومؒ)

عشق ذوقیست ہمنشین حیات
بلکہ چشمیست بر جبینِ حیات

آب در میوۂ خرد عشقت
بلکہ آبِ حیات خود عشقت

لذتِ عشق عاشقان دانند
پاک بازانِ جاں فشاں دانند
(شیخ فخرالدینؒ عراقی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

(حکیم اہلِ سنت حکیم محمد موسیٰ چشتی امرتسری)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

حضرت سائیں محمد صادق صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو میں چار مرتبہ ملا ہوں۔ وہ بلاشبہ صاحبِ کشف و کرامات بزرگ ہیں۔ حضرت سائیں صاحبؒ ابتدا میں سالک تھے پھر مجذوب ہو گئے اور تقریباً تیس سال تک وہ اسی حالتِ جذب میں رہے۔ مگر زندگی کے آخری سالوں میں ان کی کیفیتِ جذب جاتی رہی اور نمازِ جمعہ محترمی مولانا محمد حسن نوری (جامع مسجد حنفیہ فاروقیہ بالمقابل ڈاک خانہ مغلپورہ لاہور) کی اقتدا میں ادا کیا کرتے تھے۔ مگر کبھی کبھی ان کا اندازِ گفتگو ملامتیہ جیسا ہوتا تھا۔ پانچویں دفعہ میں حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے والدین کریمین (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) کے مقابر کی زیارت سے واپسی پر سائیں صاحبؒ قبلہ سے ملاقات کی نیت سے ان کی قیام گاہ پر حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ لاہور سے باہر تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ اچانک میری نظر ایک چھوٹی سی نو تعمیر مسجد[1] پر پڑی تو دریافت کیا کہ یہ کس نے بنوائی ہے؟ جواب

---

[1] ان کے وصال کے بعد ان کے معتقدین نے اس مسجد کو وسعت دے دی ہے۔

Marfat.com

ملا حضرت صاحبؒ نے ! ـــ یہ سنتے ہی میرے دل نے کہا کہ سائیں صاحبؒ نے تیاری کرلی ہے۔ چنانچہ چند ماہ بعد موصوف واصلِ بحق ہو گئے ؎

صورت از بے صورتی آمد بروں
باز شُد انا الیہ راجعُون

مؤرخ لاہور جناب میاں محمّد دین کلیم صاحب نے اس صاحبِ جذب بزرگ کے حالات و کرامات مستفیدین اور مستفیضین کی مستند شہادتوں پر مشتمل ایک کتاب مرتب کی ہے جو بہت ہی اچھی کوشش ہے۔ اللہ تعالیٰ میاں صاحب کو جزائے خیر سے نوازے اور ان کی دیگر تالیفات کی طرح اس کتاب کو بھی شرف قبولیت عطا فرمائے اور قارئینِ کتاب کو حضرت سائیں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے باطنی فیوض و برکات سے مستفید فرمائے اور اُن کی نسبتِ نقشبندیہ کی پاسداری کی بھی توفیق عطا کرے آمین ثم آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

محمّد موسیٰ عفی عنہ
لاہور

یکم جنوری ۱۹۸۷ء

Marfat.com

پیش لفظ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

خداوند رحیم وکریم کا کس قدر احسان اور ختمی مرتبت رسالت مآب حضرت محمدؐ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کس قدر فضل وکرم ہے کہ اُس نے پُرمعاصی عاجز محمد دین کلیم قادری ابن حضرت میاں شہاب الدین قادری نور اللہ مرقدہٗ المتوفی ۱۹۶۵ء ابن حضرت قاضی محمد عمر بخش قادری متوفی ۱۸۵۶ء ابن حضرت خواجہ احمدؒ قادری متوفی ۱۸۲۸ء ابن حضرت خواجہ حسینؒ قادری متوفی ۱۷۹۷ء ابن قطب وقت حضرت شیخ کمالؒ قادری متوفی ۱۷۳۹ء از اولاد حضرت قاضی شمس الدینؒ براتی متوفی ۱۳۸۲ء کو اپنے فضل وکرم سے یہ توفیق عطا کی کہ وہ حضرت سائیں پیر محمد صادق قدس سرہٗ العزیز نقشبندی لاہوری متوفی ۱۹۸۴ء کے حالات و واقعات ترتیب دے۔ فقیر حقیر اس سے قبل اولیائے لاہور وغیرہ پر تقریباً دو صد کتابیں، کتابچے، پمفلٹ اور مقالہ جات شائع کرا چکا ہے۔ جن کی تفصیل زیرِ نظر کتاب کے آخر میں دی گئی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ مؤرخین لاہور میں سے آج تک کسی نے بھی اس قدر ریکارڈ اولیائے کرام لاہور پر مرتب کرنے کی سعادت حاصل نہیں کی۔ اور یہ صرف اللہ تعالیٰ بلند وبرتر وبالا کا خصوصی انعام ہے۔

Marfat.com

"ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ"

حضرت سائیں محمد صادقؒ نقشبندی نے ساری زندگی حالت مجذوبیت میں بسر کی۔ آخری چند سال حالتِ صحو میں آئے اور شریعتِ محمدیہ کی مکمل طور پر پابندی کی۔ راقم الحروف نے ان کے حالات جمع کرنے میں کافی محنت کی۔ ان کے مریدوں سے ملا۔ آستانہ پر حاضر ہوا۔ بیرونِ شہر کے مریدین اور منتسبین سے بذریعہ خط وکتابت رابطہ قائم کیا۔ کچھ احباب نے جواب دیا، کچھ نے تغافل برتا۔ مگر یہ کوشش جاری رہی اور بالآخر یہ چند اوراق کتاب کی شکل اختیار کر گئے۔ جو ناظرین کی خدمت میں پیش کیے جا رہے ہیں۔

پیشتر اس کے کہ کتاب شروع کی جائے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اولیائے کرام اور صوفیائے عظام کی مختلف کیفیات کا قدیم کتب تصوف سے موازنہ کیا جائے کہ ان پر کیسی کیسی کیفیات وارد ہوتی ہیں اور وہ کس طرح اپنی زندگی بسر کرتے ہیں اور اللہ کریم کی یاد میں شب و روز محو رہتے ہیں۔

صوفیانہ اصطلاحات میں مجذوب کے متعلق زمانہ قدیم سے ہی لکھا جا رہا ہے جس کی مختصر تفصیل اس طرح ہے۔

ملامتیہ :۔ یہ صوفیا کی وہ جماعت ہے جو ریا سے بچتی ہے اور اخلاص میں کوشاں رہتی ہے اور لوگ ان کے متعلق غلط رائے قائم کر لیتے ہیں ان لوگوں نے نہ تو اپنے حالات پر نظر ثانی کی اور نہ ہی اپنے معاندین کے فیصلوں کو اہمیت دی وہ دار و رسن کو مقام عظمت جان کر قبول کر لیتے ہیں۔

قلندر :۔ قلندر کا مرتبہ بہت بلند ہے وہ حالات، کرامات اور مقامات سے تجاوز کرتا چلا جاتا ہے۔ حضرت شاہ نعمت اللہؒ ولی کہتے ہیں کہ جب صوفی منتہی اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے تو قلندر ہو جاتا ہے حضرت علامہ اقبالؒ کہتے ہیں۔

Marfat.com

قلندران کہ بہ تسخیر آب و گل کوشند
زشاہان تاج ستانید و خرقہ بر دوشند

مجذوب :۔ صوفیا میں مجذوب کا مقام نہایت ہی نازک اور منفرد ہے ۔ مجذوب کا مقام قلندر سے علیحدہ ہوتا ہے اسے بیگانے درخورِ اعتناء نہیں سمجھتے اور خاطر میں نہیں لاتے ۔ اس راستے پر چلنے والا سالک بعض اوقات یادِ باری تعالیٰ کے غلبہ میں پھنس جاتا ہے ۔ عالم و مافیہا کے تمام خیالات محو ہو جاتے ہیں منجانب اللہ ایک کشش ہوتی ہے جو باعث ترقیات مزید ہوتی ہے ۔ اس حالت کو صفائی مبتدی کہتے ہیں جو صفائی وقت کی ابتدائی منزل ہے اس حالت کے صوفی کو سالک صوفی کہتے ہیں ۔ صوفی پر مختلف مقامات آتے ہیں ۔ تجلیات وارد ہوتی رہتی ہیں اور وہ صفائی متوسط کے مقام پر پہنچ جاتا ہے پھر وہ جا کر مجذوب کامل بنتا ہے یہ مجذوب واصل ہو کر مقام تعینٓ پر پہنچ جاتا ہے یہ مقام صفائی منتہی ہے اور اس رتبہ پہ فائز صوفی کو مجذوب سالک کہا جاتا ہے ۔

صوفیائے اسلام کے مجذوبین کی ایک خاص تعداد ایسی ہے جسے تاریخ و سیر نے اپنے دامن میں جگہ دی ہے ۔ مجذوبین کا یہ طبقہ اصلاحِ عالم کے کسی مقام پر متعین نہیں ہوتا اور نہ ہی انھیں جذب حقیقی سے اس کی فرصت ملتی ہے کہ خلق کی اصلاح کا کام اپنے ذمہ لیں ۔ بایں ہمہ بعض حضرات ان مجاذیب کے گوشہ ابرو کی جنبش سے وارث ہوتے ہیں ۔

"انفاس العارفین" مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی میں لکھا ہے ۔

سرخیل مجذوب

فرماتے تھے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ساتویں آسمان میں ہوں وہاں میں نے

Marfat.com

ایک شخص کو کپڑا پھٹے ہوئے سوئے ہوئے دیکھا۔ جس میں محبت کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ معلوم ہوا کہ یہ مجذوبوں کا سردار ہے اور ہر مجذوب کو اس سے امداد پہنچتی ہے۔ بظاہر یہ مجذوب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے پہلے ہو گذرا ہے"

"نفحات الانس" مصنفہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ متوفی ۸۹۸ھ میں لکھا ہے :۔

"مجذوب وہ بندہ جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں منتخب فرمائے اور بغیر کوشش اور مجاہدہ کے اس کو تمام مقامات اور مراتب عالیہ پر پہنچا دے"۔

حضرت امام ابوبکرؒ بن ابواسحاق محمد بن ابراہیم بن یعقوب (متوفی اواخر چہارم صدی ہجری) اپنی تالیف "تعرف لمذہب اہل التصوف" میں لکھتے ہیں۔

"غلبہ ایک ایسی حالت ہے جب بندے پر طاری ہوتا ہے تو وہ اسباب کا ملاحظہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی آداب کا لحاظ رکھ سکتا ہے اور وہ اس میں اس قدر گرفتار ہوتا ہے کہ جو چیزیں اس کے سامنے آتی ہیں ان میں امتیاز نہیں کر سکتا اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ ایسی بات کر بیٹھتا ہے جسے وہ لوگ جو اس کی حالت نہیں جانتے ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں"

مزید فرماتے ہیں :۔

"سُکر یہ ہے کہ انسان اشیاء سے تو بے خبر نہ ہو مگر ان میں امتیاز کرنے سے غافل ہو اور یہ اس طرح ہے کہ حق کی موافقت کرتے ہوئے سودمند چیزوں کو غیر سودمند چیزوں سے اور لذیذ چیزوں کو غیر لذیذ چیزوں سے امتیاز نہ کر سکے۔ اس کے لیے پتھر، مٹی کے ڈھیلے سونا اور چاندی سب یکساں ہیں"۔

Marfat.com

" اور صحو جو سُکر کے بعد ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان اشیاء میں تمیز کر سکے "۔

یہ صوفیا کے احوال و آثار پر قدیم تذکرہ ہے۔

" کتاب اللمع فی التصوف " مصنفہ شیخ ابو نصر سراج رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۹۸ھ میں لکھا ہے :۔

" صوفیا کے کچھ مخصوص آداب ہیں مثلاً زیادہ کے مقابلے میں تھوڑی سی دنیوی دولت پر قناعت قوت لایموت، ضروری لباس، بچھونا اور دیگر انتہائی ضروری چیزوں پر گذارہ۔ فقیری کو امیری پر ترجیح، کثرت کے مقابلے میں قلت پر قناعت، شکم سیری پر بھوک کو اختیار کرنا۔ غرور فخر اور علو مرتبت سے کنارہ کشی۔ چھوٹوں پر شفقت، ہر ایک سے تواضع سے پیش آنا، خلق خدا کے لیے ضرورت کے وقت قربانی دینے کی جرأت، دنیا حاصل کرنے والوں پر رشک نہ کرنا، اللہ سے حسن ظن، طاعت میں سبقت، تمام اچھائیوں کی طرف قدم بڑھانا، توجہ الی اللہ، فقط اللہ سے لو لگانا، آزمائشوں پر صبر اختیار کرنا۔ اللہ کے ہر فیصلے پر اظہار رضا مندی، مسلسل مجاہدہ نفس، مخالفت خواہشات اور اس نفس امارہ سے دشمنی جسے اللہ نے امارہ بالسوء کے نام سے پکارا جاتا ہے " اور جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

" یہی نفس امارہ ہی وہ بدترین دشمن ہے جو تیرے پہلوؤں میں موجود ہے "۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

" میری اُمّت کے ستر ہزار افراد بلا حساب جنت میں داخل ہونگے

Marfat.com

صحابہ نے عرض کیا:۔

"یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے"؟

آپ نے فرمایا "جو خود کو داغتے ہیں اور نہ ہی جادو منتر کی طرف رجوع کرتے ہیں بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں"۔

حضرت یحییٰؒ بن معاذ فرماتے ہیں،۔ اگر فاقہ کشی بازار میں بکنے والی کوئی جنس ہوتی تو طالبین آخرت کے لیے بازار سے کوئی اور چیز خریدنا بہتر نہ ہوتا۔

ابو سلیمانؒ درانی کہا کرتے تھے: اللہ کے ہاں فاقے کے خزانے بھرے پڑے ہیں جو طلب کرے اسے عطا فرماتا ہے۔

ابن سالم علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ صوفیہ جب غذا کو کم کرنا چاہتے ہیں تو ہر جمعہ کے روز بلّی کے کان کے برابر کھانا کم لیتے۔

(کتاب اللمع فی التصوف)

حضرت امام شعرانیؒ لباس کے بارے میں فرماتے ہیں۔ درویش کا برہنہ جسم رہنا اشارہ ہے کہ باطن میں ہستی سے تجدید ہے۔

حضرت سیّد علیؒ بن عثمان ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش لاہوری متوفی ۴۶۵ھ اپنی تالیف لطیف "کشف المحجوب" میں لکھتے ہیں: کہ اس زمانہ میں صوفیائے کرام کے مختلف مکاتب ومذاہب ہیں، ان کی تعداد بارہ ہے ان میں دس مقبول اور دو مردود ہیں۔ مقبول مکاتب کی تفصیل اس طرح ہے۔

۱۔ محاسبیہ:۔ اس فرقہ کے راہنما ابو عبداللہ حارثؒ بن اسد محاسبی ہیں ان کا عقیدہ تھا کہ راضی بہ رضا رہنا کوئی مقام تصوف نہیں ہے بلکہ یہ صوفی کا ایک حال ہے۔

۲۔ قصاریہ:۔ اس کا تعلق ابو صالح بن حمدون بن احمد بن عمارہ القصارؒ سے ہے

Marfat.com

ان کا طریقہ اظہار ونشر ملامت ہے (ملامتی)

۳۔طیفوریہ :۔ یہ فرقہ ابویزید طیفور بن عیسیٰ بن سروشان بسطامی سے تعلق رکھتا ہے ان کا مسلک غلبہ سکر و فرطِ شوق الی اللہ ہے۔ یعنی حالت سکر میں رہتے ہیں۔

۴۔جنیدیہ :۔ اس فرقہ کا تعلق حضرت ابوالقاسم جنیدؒ بن محمد سے ہے۔ آپ کا مسلک صحو تھا۔

۵۔نوریہ :۔ فرقہ نوریہ کا تعلق حضرت ابوالحسنؒ احمد بن نوری سے ہے آپ کا مسلک تصوف میں پسندیدہ ہے۔

۶۔سہلیہ :۔ فرقہ سہلیہ کا تعلق حضرت سہلؒ بن عبداللہ تستری سے ہے آپ کا طریقہ اجتہاد و مجاہدہ نفس و ریاضت ہے۔

۷۔حکیمیہ :۔ اس فرقہ کے بانی حضرت ابوعبداللہؒ بن علی حکیم ترمذی ہیں۔ آپ کا طریق عمل ولایت و تصوف کے رنگ میں تھا۔

۸۔خرازیہ :۔ اس فرقہ کا تعلق حضرت ابوسعید خرازؒ سے ہے ان کے پاس شیر و رندے وغیرہ آتے تھے اور ان کو آپ کھلاتے اور رکھوالی کرتے تھے

۹۔خفیفیہ۔ اس فرقہ کا واسطہ حضرت ابوعبداللہ محمدؒ بن خفیف شیرازی سے ہے، جو شہوات نفسانیہ سے اجتناب برتتے تھے۔

۱۰۔سیاریہ :۔ اس کا تعلق حضرت ابوالعباسؒ سیاری سے ہے جو مرو کے امام تھے اور تمام علوم میں عالم کامل۔

۱۱۔حلولیہ :۔ ان کے دو گروہ ہیں جو مردود اور باطل ہیں۔

ا۔ پہلا گروہ ابی حلمان دمشقی کی تقلید کرتا تھا یہ ملحد ہیں ان کا کلام توحید اور تحقیق کے خلاف ہے۔

Marfat.com

ب :۔ دوسرا گروہ حسینؒ بن منصور حلاج کا تابع ہے صاحب "کشف المحجوب" لکھتے ہیں کہ آپ سرمستانِ بادۂ وحدت اور مشتاق جمالِ احدیت گذرے ہیں اور نہایت قوی الحال مشائخ میں تھے۔ ایک گروہ آپ کو مردود کہتا ہے اور دوسرا مقبول بارگاہ بتاتا ہے۔ مردود کہنے والوں میں حضرت عمروؒ بن عثمان مکّی، حضرت ابویعقوب نہرجوری، حضرت ابویعقوب اقطع اور حضرت علیؒ بن سہل اصفہانی سرفہرست ہیں اور مقبول بارگاہ ماننے والوں میں حضرت بایزیدؒ عطا محمد بن حنیف حضرت ابوالقاسم نصرآبادی وغیرہ ہیں۔ ان کے علاوہ تمام متاخرین صوفیہ انھیں مقبول مانتے چلے آرہے ہیں۔ حضرت جنید بغدادی، حضرت شبلیؒ، حضرت حریریؒ، حضرت مصریؒ ان کے معاملہ میں توقف کرتے ہیں علاوہ بریں حضرت شیخ المشائخ ابوسعید ابوالخیرؒ، حضرت شیخ ابوالقاسم گورگانی اور حضرت شیخ ابوالعباسؒ شقاقی وغیرہ حسین بن منصور حلاج کو صاحب سِرّ مانتے تھے اور ان کے نزدیک وہ ایک عارف کامل اور بزرگ تھے۔

حضرت داتا گنج بخشؒ مزید لکھتے ہیں۔ مشائخ میں چند ایک کے علاوہ کوئی بھی ان کی مقبولیت کا منکر نہیں بلکہ تمام مشائخ ان کے کمال افضل اور صفائی حال اور کثرت اجتہاد وریاضت کے معترف ہیں۔ حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں کہ میں اور حسین بن منصور حلاج ایک ہی طریق پر ہیں مگر مجھے میرے دیوانہ پن نے آزاد کرا دیا اور حسین بن منصور کو اس کی عقل مندی نے ہلاک کرا دیا۔

"سرالاسرار فیما یحتاج الیہ الابرار" مصنفہ حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادرؒ جیلانی متوفی ۵۶۰ھ میں لکھا ہے۔

تئیسویں فصل۔ اہلِ تصوّف کے بیان میں۔

اہلِ تصوّف بارہ قسم کے ہیں۔ پہلی قسم وہ لوگ ہیں جو سنتِ نبوی (علی صاحبہا

Marfat.com

التحیات والتسلیمات) کے ساتھ نسبت رکھنے والے ہیں ان سب کے اقوال و افعال شریعت اور طریقت کے مطابق ہیں۔ یہ لوگ اہل سنت و جماعت ہیں ان میں سے بعض بلاحساب کتاب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ اور بعض سے سہل حساب لیا جائے گا۔ اور وہ معمولی سزا پاکر جنّت میں داخل ہوں گے۔ باقی جتنے گروہ ہیں وہ سب بدعتی ہیں ان کی تفصیل اس طرح ہے۔

۱۔ فرقہ خلولیہ :۔ اس گروہ کا عقیدہ ہے کہ خوب صورت عورت اور بے ریش حسین لڑکے کے جسم کی طرف آنکھ اٹھا کر نظر کرنا حلال ہے یہ لوگ رقص کرتے ہیں اور ان کے مذہب میں بوس وکنا۔ مباح ہے اس قسم کا عقیدہ سراسر کفر ہے۔

۲۔ فرقہ حالیہ :۔ ان کا عقیدہ ہے کہ رقص اور تالی بجانا حلال ہے اس قسم کا عقیدہ بدعت اور خلاف سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

۳۔ فرقہ اولیائیہ :۔ ان کا عقیدہ ہے کہ بندہ جب مقام ولایت کو پہنچ جاتا ہے تو تکالیف شرعی اس سے ساقط ہو جاتی ہیں نیز وہ کہتے ہیں کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے اس قسم کا عقیدہ بھی کفر ہے۔

۴۔ فرقہ حبیبیہ :۔ ان کا عقیدہ ہے کہ بندہ جب مقام محبت تک پہنچ جاتا ہے تو شرعی تکالیف اس سے ساقط ہو جاتی ہیں۔ وہ اپنی شرمگاہوں کو نہیں ڈھانپتے۔

۵۔ فرقہ حوریہ :۔ یہ فرقہ وجد و رقص کی کیفیت میں حُور سے مباشرت (جماع) کرتے ہیں جب ہوش میں آتے ہیں تو غسل کرتے ہیں ان کا یہ اعتقاد باطل اور انکی ہلاکت کا موجب ہے۔

۶۔ فرقہ اباحیہ :۔ یہ لوگ حرام کو حلال اور عورتوں کو (ناجائز طور پر) مباح کرتے ہیں۔

Marfat.com

۷۔ فرقہ متکاسلہ:۔ یہ کاروبار ترک کرکے دربدر مانگتے پھرتے ہیں یہ لوگ اس عقیدے کے باعث ہلاکت کے گڑھے میں گر گئے۔

۸۔ فرقہ مستحابلہ:۔ یہ لوگ فاسقوں کی طرح کا لباس پہنتے ہیں جو کہ حضور پرنورؐ کے ارشادِ عالی کے خلاف ہے کہ جو کسی قوم کی مشابہت کرے وہ ان میں سے نہیں ہے

۹۔ طریقہ واقفیہ:۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت غیر اللہ کو ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی۔ اس واسطے انھوں نے طلب معرفت الٰہی ترک کردی اور اس جہالت کے باعث ہلاک ہوگئے۔

۱۰۔ فرقہ الہامیہ:۔ یہ لوگ علم دین کو ترک کرتے ہیں اور درس و تدریس کے بھی مخالف ہیں۔

۱۱۔ فرقہ شمرانیہ:۔ ان کا عقیدہ ہے کہ صحبت قدیمی ہے اور اس کے سبب امر و نواہی ساقط ہوجاتے ہیں۔ طنبورا اور دیگر آلات موسیقی اور لہو و لعب کو حلال جانتے ہیں اور عورتوں سے کسی قسم کا تمتع جائز نہیں رکھتے۔ یہ لوگ کافر ہیں اور ان کا خون مباح ہے۔

رجال اللہ کی بارہ اقسام ہیں۔ جن کی تفصیل اس طرح ہے۔ یاد رہے کہ یہ سب اولیاء اللہ کے مقامات اور عہدے ہیں اور یہ سب حضور پُرنورؐ کے نور سے حصّہ لیتے ہیں اور دنیا میں اس کو پھیلاتے ہیں۔

قطب:۔

قطب کو قطب اس لیے کہتے ہیں کہ وہ تمام مقامات اور حالات کا جامع ہوتا ہے اور سب کی گردش کا مرکز ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو چاروں اطراف مشرق، مغرب جنوب شمال میں اس طرح گھومنے پھرنے کی طاقت عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ آسمان

Marfat.com

افق سماوی میں گردش کرتا ہے ان کا مقام یمن بتایا گیا ہے۔ قطب ہر زمانہ میں ایک ہی ہوتا ہے۔اس کو قطب مدار، قطب الارشاد، قطب عالم، قطب جہان قطبُ الاقطاب اور قطبِ کبریٰ بھی کہا جاتا ہے۔

غوث :۔

یہ ہر زمانے میں صرف ایک ہی ہوتا ہے۔ عام طور پر اس کی رہائش مکہ معظمہ ہے۔

۳۔ امامان :۔

قطب الاقطاب کے دو وزیر ہوتے ہیں جنھیں امامان کہتے ہیں اور اس کے ماتحت کام کرتے ہیں۔

۴۔ اوتاد :۔

اوتاد اولیاء اللہ ہر زمانے میں چار ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے چاروں اطراف مشرق، مغرب، جنوب، شمال کی نگرانی کراتا ہے یہ زمین کے گوشوں میں سکونت پذیر ہوتے ہیں۔

۵۔ ابدال :۔

ابدال سے مراد وہ گروہ ہے جو اہلِ کشف، اہل مشاہدہ، اہلِ محبت اور اہل حضوری ہوتے ہیں اور لوگوں کو توحید الٰہی اور دینِ اسلام کی طرف بلاتے ہیں جب ان میں سے کسی کا انتقال ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدل دوسرے کو تعینات کر دیتے ہیں

Marfat.com

نیز اللہ کریم ان کے وجود کی برکت سے بندوں کو خوشحال اور شہروں کو آباد کرتا ہے اور ان کے طفیل لوگوں سے آفات، بلیات اور شر و فساد کو دور فرماتا ہے یہ تعداد میں چالیس ہوتے ہیں ان کا مقام ملکِ شام ہے۔ ابدالوں کی تعداد زیادہ ہی بتائی گئی ہے۔

۶۔ اخیار:۔

یہ تعداد میں سات ہوتے ہیں اور زمین پر سیاحت کرتے پھرتے ہیں۔ عراق میں بھی ہیں۔ کچھ بزرگان نے لکھا ہے کہ اخیار ابدالوں میں سے چالیس منتخب کر لیے جاتے ہیں۔

۷۔ ابرار:۔

یہ رجال اللہ بھی دنیا میں بے شمار پھیلے ہوئے ہیں۔

۸۔ نجباء:۔

بعض صوفیاء لکھتے ہیں کہ ان کی تعداد ستر ہوتی ہے مگر حضرت شیخ ابن عربیؒ "فتوحات مکیہ" میں لکھتے ہیں کہ ان کی تعداد ہر زمانے میں آٹھ ہوتی ہے اور یہ آٹھ صفات کے حامل ہوتے ہیں۔ نیز آٹھ آسمانوں کے علوم کے حامل ہوتے ہیں۔ عام طور پر ان کا مقام کوفہ ہے سب کا نام حسن بتایا جاتا ہے اور مصر میں بھی رہتے ہیں۔

۹۔ نقباء:۔

یہ تین سو ہیں۔ مگر حضرت شیخ محی الدینؒ ابنِ عربی فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں

~~1289~~ 129004

Marfat.com

جو نویں آسمان کے علم کے جامع ہوتے ہیں اور ہر زمانے میں بارہ ہی ہوتے ہیں لکھا ہے کہ سب کا نام علی ہوتا ہے۔

۱۰۔ عمد :۔

تعداد میں چار ہیں۔ محمد ان کا نام ہے۔ زمین کے مختلف زاویوں میں کام کرتے ہیں۔

۱۱۔ مکتوبان :۔

یہ چار ہزار ہیں یہ لوگ اپنے آپ کو نہیں پہچان سکتے۔

۱۲۔ مفردان :۔

جب قطب عالم ترقی کرتا ہے تو مفرد ہو جاتا ہے۔ ہر زمانے میں ان کی تعداد پانچ سو بہتر ہوتی ہے۔

شہزادہ دارہ شکوہ قادری اپنی تالیف "سفینۃ الاولیاء" میں لکھتا ہے :۔
"صوفیاء کا ایک گروہ وہ ہے جو اپنے آپ کو فرقہ ملامتیہ سے منسوب کرتا ہے ان کی شناخت بہت مشکل کام ہے ان کا طریق کار بظاہر شرع کے خلاف دکھائی دیتا ہے اس گروہ کے مشہور بزرگ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی ہیں۔ ایک دفعہ آپ دور دراز سفر سے اپنے وطن مالوف بسطام پہنچے آپ کے استقبال کے لیے یہاں کے اکابر اور اشراف حاضر ہوئے۔ آپ نے جب لوگوں کا یہ اژدہام دیکھا۔ اور

Marfat.com

فتنہ محسوس کیا تو لوگوں کو اپنے سے بدگمان کرنے کے لیے رمضان شریف کے مہینہ میں بازار سے روٹی منگوا کر کھانی شروع کردی۔ جب لوگوں نے یہ دیکھا تو آپ سے منحرف ہوگئے۔ رمضان شریف کے مہینہ میں ان کا روٹی کھانا بظاہر خلاف شرع تھا لیکن درحقیقت شرع کے خلاف نہ تھا، کیونکہ آپ مسافر تھے"۔

طریقہ ملامتیہ

طریقہ ملامتیہ حقیقتاً شرع کے خلاف نہیں ہوتا بلکہ یہ فرقہ اس کو اپنی قبا بنا لیتا ہے تاکہ لوگوں کی نظروں میں قابلِ ملامت بن کر لوگوں کے ہجوم اور رجوع سے جو نقصانات ذکر الٰہی میں پیدا ہوتے ہیں ان سے اپنے آپ کو محفوظ کرلے۔ اس گروہ کے کسی فعل پر انگشت نمائی نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان کے کاموں کی اصل حقیقت اور ان کے اصرار پر صحیح طور پر کسی کو اطلاع نہیں ہوتی۔

حضرت ذوالنون مصریؒ اور حضرت ابو تراب بخشیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے جس بندہ سے ناراض ہوتا ہے اس کی زبان کو اولیاء اللہ پر طعن و تشنیع اور اعتراضات و انکار کرنے میں دراز فرما دیتا ہے۔

حضرت پیر محمد صادق نقشبندی مجددی لاہوری نوراللہ مرقدہ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ حالتِ مجذوبیت میں بسر کیا۔ اور ان پر سکر و جذب کی حالت طاری رہی۔ لیکن آخری ایام میں آپ عالم صحو میں آگئے۔ باقاعدگی سے سنتِ محمدیہ کے عامل ہوگئے اور تا وفات اسی منزل پر فائز رہے رشد و ہدایت سے لوگوں کے قلوب کو مسخر اور منور کیا اور سچ ثابت کیا کہ اس سلسلہ کی خدمات بے پناہ ہیں۔

نقشبندیہ عجیب قافلہ سالار اند — کہ برند از رہِ پنہاں بحرم قافلہ را

Marfat.com

راقم الحروف اس کتاب کی تکمیل کے سلسلہ میں جناب شیخ محمد اقبال صاحب محمدی مارکیٹ شاہ عالم مارکیٹ لاہور کا بحد شکر گذار ہے کہ جنہوں نے اس کتاب کی تکمیل کے لیے بے پناہ کوشش کی۔ ہر قسم کا تعاون کیا اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر ان کا تعاون شامل حال نہ ہوتا تو یہ کتاب طباعت کے مرحلے میں نہ پہنچ پاتی۔ چونکہ وہ اپنے مرشد پاک کے عاشق زار ہیں اس لیے ان کا عشق اور خلوص کام آیا۔ اور یہ کتاب زیور طباعت سے آراستہ ہوئی جس کے لیے وہ لائق صد تحسین ہیں اس کے علاوہ حضور سائیںؒ صاحب کے دیگر مریدین ومنتبین بھی لائق ستائش ہیں کہ انھوں نے مؤلف سے مکمل تعاون کیا اور ہر قسم کا مواد مہیا کیا۔

اس بات کا امکان ہے کہ اس کتاب میں کچھ خامیاں اور سقم ہوں جس کے لیے مؤلف اہلِ فضل وکمال سے معذرت خواہ ہے یہ میری پہلی کوشش ہے اسلیے قارئین اگر اس میں کوئی سقم پائیں تو مؤلف کو اسکی نشاندہی کرائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ۔ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَحْبَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۝

مورخہ یکم جنوری ۱۹۸۷ء

خاک پائے اہل اللہ
محمد دین کلیم قادری
۱۶۔ برنی سٹریٹ ۔ گڑھی شاہو
لاہور ۵

Marfat.com

ابتدائی حالات

حضرت پیر محمد صادقؒ نقشبندی لاہوری رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۴ء موضع بوگڑہ منگ ڈڈر ہسپتال تحصیل مانسہرہ ضلع ایبٹ آباد میں مولوی عبدالواحد کے گھر پیدا ہوئے آپ کی والدہ کا نام ملک جانہ تھا۔ والد ماجد گاؤں کی مسجد کے امام تھے دادا مولانا عبدالصمد اور پردادا حافظ نجیب اللہ تھے جو متبحر عالم اور متقی و پرہیزگار بزرگ تھے درس و تدریس آپ کا پیشہ تھا کئی ایک جنات بھی آپ کے شاگرد تھے۔ حضرت پیر محمد صادقؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ ابھی آپ سن بلوغت کو پہنچے تھے کہ آپ کے والد ماجد انتقال کر گئے۔ اس کے بعد آپ کی والدہ کوٹلی بالا تحصیل مانسہرہ میں آباد ہوگئیں اس وقت آپ کی عمر گیارہ سال تھی۔ آپ کے خاندان کے مزارات حضرت غازی بابا کے دربار کے نزدیک ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ کے آباؤ اجداد کا اس پہاڑی علاقہ میں دُور دُور تک کا رقبہ ملکیت ہے آپ قریشی ہاشمی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔

Marfat.com

ورُودِ لاہور

حضرت پیر محمد صادقؒ نقشبندی ۱۹۲۸ء بعمر چودہ سال مدینۃ الاولیا لاہور تشریف لائے اور باغبان پورہ کے علاقہ محلّہ شاہ بخاری میں اقامت گزیں ہوئے۔ یہاں مسجد اللہ دین میں حافظ نابینا صاحب سے قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا اور بعض درس کتابیں مثلاً گلستان، بوستان، قدوری، ہدایہ شریف وغیرہ مدرسہ حضرت سیّد دیدارؒ علی شاہ اندرون دہلی دروازہ میں پڑھیں۔ اس زمانہ میں آپ لاہور کے مختلف مقامات میں پھرتے رہے آپ کا مدینۃ الاولیاء لاہور میں یہ قیام تین چار سال رہا۔ چونکہ آپ کی طبیعت میں شروع سے ہی سیر و سیاحت کا جذبہ تھا۔ اس لیے آپ ۱۹۳۲ء کے لگ بھگ ہندوستان کی سیر و سیاحت کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ اس زمانے میں آپ پر مجذوبیت کا جذبہ غالب تھا اور اسی غلبہ کے تحت آپ ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچے۔ لاہور سے بمبئی، پونا، ترچناپلی۔ پھر دہلی سے کلکتہ تک پہنچے۔ بے شمار اولیائے عظام اور صوفیائے کرام کے مزارات عالیہ پر حاضری دی۔ دور دراز پہاڑوں میں مجاہدات اور ریاضیات کیے اور اس حالت میں کئی سال بسر کیے کسی کے آگے دستِ سوال دراز نہ کرتے تھے۔

اس سے پہلے سفر ہندوستان میں امرتسر، انبالہ، اجمیر شریف، دہلی، کلکتہ ترچناپلی بمبئی اور پونا وغیرہ مقامات تک پہنچے۔ جس کی تفصیل آگے دی جاتی ہے۔

Marfat.com

پہلا سفر ہندوستان

جس زمانے میں آپ اپنے وطن مالوف سے لاہور تشریف لائے تو چند رے
قیام کے بعد آپ ہندوستان کی سیر و سیاحت کے لیے روانہ ہوئے ۔ یہ تقریباً
۱۹۲۸ء سے بعد کا زمانہ ہے جب آپ نے وہاں اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری
دی ۔ اور ریاضت و مجاہدات میں صرف کیے ۔ ان مقامات پر بھی گئے ۔ یہ سفر
۱۹۴۱ء تک محیط ہے ۔

اجمیر شریف

حضرت خواجہ خواجگان سید معین الدین اجمیری کے روضۂ منورہ پر حاضر ہوئے
اور وہاں سات سال قیام فرمایا اور چلّہ کاٹا ۔

پونا

اس شہر میں چار سال اقامت گزیں رہے ۔ یہاں آپ کے نام کی مسجد بھی
ہے خود فرمایا کرتے تھے کہ جس ہوٹل کے قریب میں رہتا تھا وہ آج بھی موجود ہے

بمبئی

جب بمبئی پہنچے تو وہاں دو سال قیام فرمایا ۔

Marfat.com

ترچناپلی

اس شہر کے قریب ایک جنگل میں مجاہدات وریاضات میں مصروف رہے اور چند سال وہاں ہی رہے ۔

کلکتہ

کلکتہ بھی گئے اور چنداں قیام فرمایا ۔

انبالہ

انبالہ بھی دیکھا ۔

دہلی

قیام دہلی میں آپ نے اس قدیم شہر کے بہت سے مزارات پر حاضری دی اور فیوض و برکات حاصل کیے ۔

امرتسر

امرتسر بھی پہنچے۔ شریف پورہ کی گول مسجد میں رہے اور وہاں دینی علوم بھی پڑھتے رہے

سہارنپور بھی گئے

کرنافلی (بنگال) بھی تشریف لے گئے ۔

Marfat.com

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت

ہندوستان سے واپسی کے بعد آپ لاہور آگئے پھر مرشد کی تلاش میں علی پور سیداں حضرت پیر حافظ جماعت علیؒ شاہ نقشبندی کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تین دن وہاں قیام کیا اور بیعت کی درخواست کی حضرت امیر ملتؒ نے فرمایا کہ تمھارا حصہ سیالکوٹ میں حضرت پیر حیاتؒ محمد نقشبندی کے پاس ہے، وہاں چلے جاؤ۔ چنانچہ آپ نے سیالکوٹ جا کر ان کے دستِ حق پرست پر بیعت کرلی۔ پھر لاہور آئے۔ یہاں آپ نے لاہور کی مختلف آبادیوں میں قیام فرمایا۔ ہنجروال کے قیام میں آپ نے وہاں ایک مسجد کی تعمیر شروع کرائی کچھ دن باغبانپورہ اور سنگھ پورہ میں گذارے۔

بیشتر اس کے کہ آپ کے حالات و واقعات درج کیے جائیں یہاں شجرۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حیاتیہ صادقیہؒ مع سوانح درج کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

حالاتِ بزرگان

شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ حیاتیہ صادقیہؒ

Marfat.com

تاجدار مدینہ
حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین، شہنشاہ کون ومکان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ۹ ربیع الاول عام الفیل ۲۰ اپریل ۵۷۱ء بروز دوشنبہ ۵۳ قبل ہجرت صبح صادق کو مکہ مکرمہ میں ہوئی والد ماجد کا اسم گرامی حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب اور والدہ مکرمہ کا حضرت آمنہ تھا آپ کی ولادت آپ کے چچا حضرت ابو طالب کے مکان میں ہوئی ولادت کے بعد آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب آپ کو اٹھا کر خانہ کعبہ لے گئے اور آپ کے لیے دعا مانگی۔ اور نام پاک محمدؐ رکھا۔ آپ کے والد حضرت عبداللہ آپ کی ولادت سے قبل ہی وفات پا گئے تھے۔ ولادت کے وقت آپ کی والدہ نے آپ کو دودھ پلایا۔ پھر ثوبیہ نے اور پھر حلیمہ سعدیہ آپ کو اپنے قبیلہ میں لے گئیں جہاں آپ نے تقریباً چھ سال گذارے اس کے بعد حلیمہ سعدیہ آپ کو لے کر مکہ معظمہ آئیں اور آپ کی والدہ کے سپرد کر دیا۔ چنانچہ اس سال حضرت آمنہ آپ کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ گئیں۔ اور واپسی پر مقام ابواء انھوں نے وصال فرمایا۔ اس وقت اُمّ ایمن آپ کو ساتھ لے کر مکہ معظمہ پہنچیں اور آپ کو آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب کے سپرد کر دیا۔ ۸ سال کی عمر پاک تک انھوں نے کفالت کی۔ پھر ان کی وفات کے بعد حضرت ابو طالب نے تاحیات آپکی کفالت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ سال کی عمر میں حضرت ابو طالب کے ساتھ شام کا تجارتی سفر فرمایا۔ وہاں بحیرہ راہب ملا جس نے حضرت ابو طالب سے کہا

Marfat.com

کہ یہ بچہ نبی آخر الزمان ہے اس کو اپنے وطن لے جاؤ مبادا نصاریٰ ان کو نقصان پہنچائیں۔ پندرہ سال کی عمر میں آپ نے جنگِ فجار میں شرکت فرمائی اور اسی سال حلف الفضول میں بھی حصہ لیا۔ شام کا دوسرا سفر آپ نے ۲۵ سال کی عمر میں مکہ معظمہ کی ایک امیر ترین اور پاکباز خاتون حضرت خدیجہؓ کے ایماء پر کیا۔ اس سفر میں ملک شام میں نسطورا راہب ملا۔ جس نے وہی الفاظ دہرائے جو قبل ازیں بحیرہ راہب کہہ چکا تھا اس سفر میں ملکِ شام میں حضرت خدیجہؓ کا غلام میسرہ بھی تھا۔ جس نے مکہ معظمہ پہنچتے ہی حضرت خدیجہؓ کو تمام واقعات سے آگاہ کیا۔ چنانچہ اس نے شادی کے لیے درخواست کی۔ جو آپ نے حضرت ابو طالب کے مشورہ سے قبول فرمائی ۲۸ سال کی عمر میں سیدنا حضرت قاسم ۳۰ سال کی عمر میں حضرت زینبؓ، ۳۳ سال کی عمر پاک میں سیدہ رقیہؓ، ۳۴ سال کی عمر میں سیدہ امّ کلثومؓ تولد ہوئیں۔ ۳۵ سال کی عمر پاک میں آپ نے تعمیر کعبہ میں حصہ لیا۔ جس کو شدید بارشوں کی وجہ سے کافی نقصان پہنچا تھا۔ اور اس سال خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی ولادت ہوئی ۴۰ سال کی عمر میں آپ پر نبوّت نازل ہوئی اور نزول قرآن کا سلسلہ شروع ہوا۔

۴۳ سال کی عمر میں اعلانیہ تبلیغ اسلام کا حکم ہوا اور ۴۵ سال کی عمر میں حبشہ کی طرف ہجرت ہوئی۔ ۴۶ سال کی عمر میں حضرت امیر حمزہؓ اور حضرت عمر فاروقؓ حلقہ بگوش اسلام ہوئے ۴۶ سال کی عمر میں شعب ابو طالب میں محصور ہوئے اور اس جگہ تین سال تک قریشِ مکہ کے بائیکاٹ کی وجہ سے انتہائی مشکل میں رہے۔ ۴۹ سال کی عمر میں اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اور حضرت ابو طالب نے وفات پائی۔ یہ سال عام الحزن کہلاتا ہے۔ حضرت سودہؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سے نکاح ہوا۔ دعوتِ اسلام کے لیے طائف کا سفر کیا۔ ۵۰ سال کی عمر میں معراج ہوا۔ نماز پنجگانہ کی فرضیت ہوئی۔ اوقات کا تعین ہوا۔ مدینہ کے وفد نے اسلام قبول کیا۔ ۵۱ سال کی عمر میں

Marfat.com

بیعتِ عقبیٰ اُولیٰ ہوئی ۔ پھر بیعتِ عقبیٰ ثانیہ ۔ ۵۲ سال کی عمر میں ہجرت ہوئی اسی سال انصار کے ۷۲ مرد اور ۲ عورتیں بیعت ہوئیں ۔

مدنی دَور کے کوائف اس طرح ہیں : ۔

سنہ ۱ھ : ہجرت فرما کر مدینہ منوّرہ پہنچے، مسجد قبا کی تعمیر ہوئی ۔ مواخات انصار و مہاجرین ۔ اذان کی ابتداء ۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی رخصتی ۔ مدینہ منوّرہ میں آپ کے میزبان حضرت ابو ایوبؓ انصاری بنے ۔ امہات المومنین کے لیے حجروں کی تعمیر ۔ میثاقِ مدینہ (مسلمانوں، یہودیوں اور نصاریٰ کے درمیان) مہاجرین کے لیے مکانات بھی تعمیر ہوئے ۔

سنہ ۲ھ : ۔ فرمانِ جہاد، غزوۂ بدر، نماز عیدین، زکوٰۃ کی فرضیت، حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا نکاح ۔ تحویل کعبہ (بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ) رمضان کے روزے فرض ہوئے اور نماز میں سلام و کلام کی ممانعت ہوئی ۔ نیز قربانی کا حکم نازل ہوا ۔

سنہ ۳ھ : ۔ ام المومنین حضرت حفصہؓ اور ام المومنین حضرت زینبؓ بنت خزیمہ سے نکاح ہوا ۔ غزوہ اُحد، غزوہ غطفان، غزوہ نجران ۔ قتل کعب بن اشرف اور ابی رافع ۔

سنہ ۴ھ : ۔ امّ المومنین حضرت اُمِ سلمہؓ سے نکاح ۔ غزوہ بنی نضیر، غزوہ ذات الرقاع غزوہ بدر الاخریٰ کے علاوہ حرمتِ شراب کے احکام نازل ہوئے ۔

سنہ ۵ھ : ۔ اُمّ المومنین حضرت جویریہؓ ۔ ام المومنین حضرت زینبؓ بنتِ جحش سے نکاح ۔ غزوہ دومۃ الجندل، غزوہ بنی مصطلق، غزوہ خندق، غزوہ بنی قریظہ کے علاوہ حجاب کی آیات نازل ہوئیں ۔

سنہ ۶ھ : ۔ امّ المومنین حضرت اُمِ حبیبہؓ سے نکاح ۔ بارہ تیرہ سرایات کے علاوہ

Marfat.com

غزوہ حدیبیہ بھی پیش آیا۔ کفار سے اہلِ اسلام کے نکاح کی حرمت نازل ہوئی

۷ھ :۔ سلاطین کو دعوت اسلام کے فرامین ارسال کیے گئے۔ اُمّ المومنین حضرت صفیہؓ اور ام المومنین حضرت میمونہؓ سے نکاح ہوئے۔ اُمّ المومنین حضرت میمونہؓ کے بعد آپ نے کسی سے نکاح نہیں کیا۔

غزوہ خیبر بھی اسی سال وقوع پذیر ہوا۔ نجد، غسان اور شام کے حاکموں کا قبولِ اسلام۔

۸ھ :۔ ماریہ قبطیہ کے بطن سے حضرت ابراہیم بن رسول اللہؐ تولّد ہوئے۔ حضرت زینبؓ دختر رسول اللہؐ کی وفات ہوئی۔

حضرت خالد بنؓ ولید اور حضرت عمرو بن العاصؓ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے فتح مکہ، غزوہ حنین، غزوۂ طائف اسی سال وقوع پذیر ہوئے۔ مسجد نبوی میں منبر بنایا گیا۔ حضرت عکرمہؓ بن ابوجہل نے اسلام قبول کیا۔

۹ھ :۔ حج اکبر کے موقع پر بے شمار قبائل سے وفود حاضرِ خدمت ہوئے۔ حج کی فرضیت اور سود کی حرمت نازل ہوئی۔ زکوٰۃ کی وصولی کے لیے عمال مقرر کیے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امیر الحجاج بنایا گیا اور حج ان ہی کی اقتدا میں ہوا۔ قبولِ اسلام عدیؓ بن حاتم۔ مسجد ضرار کا واقعہ بھی اسی سال پیش آیا اکیدر والی دومۃ الجندل اور ذی الکلاع بادشاہ حمیر مسلمان ہوئے۔ غزوہ تبوک۔ وفات حضرت اُمِ کلثومؓ دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات نجاشی شاہ حبشہ۔

۱۰ھ :۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات کا آخری سال۔ کئی وفود حاضرِ خدمت ہوئے۔ حجۃ الوداع۔ تقریباً ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کرام اس حج میں شامل ہوئے۔ وفات ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

Marfat.com

۱۱ھ:۔ وصال سے چند روز قبل جب مرض نے شدت اختیار کی تو آپ نے حضرت ابوبکرؓ صدیق کو امام مقرر فرمایا۔

۱۲ ربیع الاوّل بروز دوشنبہ مطابق ۸ جون ۶۳۲ء بعمر ۶۳ سال بروز سوموار آپ نے وصال فرمایا۔ وصال سے دو دن قبل آپ نے مسجد نبوی میں خطبہ دیا اور فرمایا میں سب سے زیادہ جس کی دولت اور رفاقت کا ممنون ہوں وہ ابوبکر ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اگر میں دنیا میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔ مسجد کے رخ کوئی دریچہ ابوبکرؓ کے دریچہ کے سوا باقی نہ رکھا جائے۔ حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ، حضرت فضلؓ، حضرت قثمؓ، حضرت اسامہؓ بن زید حضرت شقرانؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو غسل دیا اور تین جامہ سے کفن دیا اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ میں دفن کیا گیا۔

اخلاقِ حسنہ

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْم

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

اگر کل دنیا کے سمندروں کے پانی سیاہی بن جائیں اور جنگل کے درخت قلمیں بن جائیں تب بھی آپ کے اخلاق حسنہ احاطہ تحریر میں نہیں آسکتے۔ باوجود رحمۃ للعالمین۔ خاتم النبیین۔ شفیع المذنبین ہونے کے نماز اس قدر لمبی پڑھتے تھے کہ قدم مبارک متورم ہو جاتے تھے۔ روزانہ کا معمول تھا کہ عشاء کے بعد نصف شب تک استراحت فرماتے پھر تہجد ادا فرماتے۔ اور نماز فجر پڑھاتے۔ اپنی ذاتِ اقدس کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ وہ لوگ جو ۲۳ سال آپ پر

Marfat.com

ہر قسم کے جور و ستم کرتے رہے ان کو بھی معاف کر دیا۔ خود فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے مگر عطاؤں میں بادشاہوں کو شرماتے تھے۔ دوسرے دن کے لیے کسی چیز کو ذخیرہ بنا کر نہیں رکھتے تھے۔ ایسے باوقار تھے۔ کہ جو اچانک آپ کو دیکھتا ہیبت کھاتا۔ اپنے اصحاب سے کسی سے ملتے تو اوّل مصافحہ فرماتے۔ بھوکوں کو کھانا کھلانے مریضوں کی مزاج پرسی کرنا۔ تواضع سے پیش آنا۔ امانت میں خیانت نہ کرنا۔ سلام میں ابتداء کرنا۔ لوگوں کی خطاؤں سے درگذر کرنا۔ غصہ کا اظہار نہ کرنا۔ خندہ پیشانی سے پیش آنا۔ کبھی کھانے میں عیب نہ نکالنا۔ سودا سلف خود بازار سے خرید لانا۔ آپ کی ذاتِ اقدس کے بہترین اوصاف تھے۔

صوفیائے کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو تصوف کا سرچشمہ مانتے ہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ معرفت روحانیت کے اعلیٰ مقام اور تزکیۂ نفس و تصفیہ قلب کی اعلیٰ منازل اور ارفع مراتب پر فائز ہونے کے باوجود آپ کی حیاتِ پاک سرتاپا عمل تھی۔ کاشانۂ اطہر ہو یا مسجد نبوی بیت الحرام ہو یا بیت المقدس۔ عرش عظیم ہو یا صحرا میں ریت کے ذرات میدان جنگ ہو یا صلح کی حالت آپ ہمہ وقت سعی و عمل میں مشغول رہتے تھے۔ آپ کی سیرتِ طیبہ کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ آپ صرف حکم دینے پر ہی اکتفا نہ کرتے تھے۔ بلکہ اس کا عملی نمونہ پیش فرماتے تھے۔

لایمکن الثناء کما کان حقہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

Marfat.com

امیر المؤمنین خلیفۂ اوّل

حضرت ابوبکر صدیقؓ

اسم گرامی قدر عبداللہ۔ کنیت ابوبکر، لقب صدیق اور عتیق ہے۔ والد ماجد کا نام عثمان اور کنیت ابو قحافہ تھی۔ والدہ ماجدہ سلمیٰ تھی جن کی کنیت ام الخیر تھی۔ آپ قریش کی ایک شاخ بنو تیم سے تعلق رکھتے تھے۔

آپ کی ولادت باسعادت عام الفیل کے اڑھائی برس بعد ہوئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تین سال چھوٹے تھے۔ اوائل عمر سے ہی سلیم الفطرت تھے جوان ہوکر تجارت کا پیشہ اپنایا۔ بچپن سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عزیز دوست تھے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا تو سب سے پہلے آپ نے ہی اسے قبول فرمایا اور ساری عمر اس کے فروغ اور تقویت کے لیے کوشاں رہے۔ ہجرت سے قبل مکہ معظمہ میں آپ نے کفار مکہ کے ہر قسم کے جور و ستم سہے مگر آپ کے ایمان میں ذرہ برابر بھی فرق نہ پڑا۔ جب مسلمان دار ارقم میں پوشیدہ نماز ادا کیا کرتے تھے تو آپ بھی ان کے ساتھ تھے اس پر آشوب دور میں آپ نے حضرت بلالؓ، حضرت عامرؓ بن فہیرہ، حضرت عمارؓ بن یاسر، حضرت مصعبؓ بن عمیر، حضرت ابو فکیہؓ، حضرت لبنیہؓ، حضرت زنیرہؓ، حضرت نہدیہؓ، حضرت ام عبیسؓ وغیرہ غلاموں اور کنیزوں کو خرید کر آزاد فرمایا۔

Marfat.com

ہجرت کے وقت آپ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے معتمد رفیق رہے اور آپ کے ساتھ مکّہ سے مدینہ کا سفر فرمایا جب مدینہ میں مواخات کا رشتہ قائم ہوا تو آپ حضرت خارجہؓ بن زید انصاری کے بھائی بنے۔ مدینہ منوّرہ کی سب سے پہلی مسجد (مسجد نبوی) کی اراضی خریدنے کی سعادت آپ کو حاصل ہوئی۔ قیامِ مدینہ منوّرہ ان غزوات میں شرکت کی۔ غزوۂ بدر، غزوہ اُحد۔ غزوہ خندق۔ غزوہ بنی مصطلق۔ غزوہ خیبر۔ فتح مکہ غزوہ حنین۔ غزوہ موتہ۔ غزوہ ذات السلاسل۔ غزوہ تبوک وغیرہ۔ غرضیکہ ہر مشکل مقام پر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ رہے۔ حجۃ الوداع کے وقت آپ اپنے محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ہم رکاب تھے جب ۱۱ھ مطابق ۶۳۲ء کو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا وصال ہوا تو آپ امیرالمومنین اور خلیفہ اوّل منتخب ہوئے۔ دورانِ خلافت آپ نے نہایت تحمّل اور بُردباری سے تمام مسائل کو سلجھایا۔ جیشِ اسامہ کی روانگی۔ فتنۂ ارتداد کا کچلنا۔ سرکش اور باغی قبائل پر قابو پایا۔ منکرینِ زکوٰۃ سے نپٹنا۔ مسیلمہ کذاب کا استیصال، آپ کے عظیم الشان کارنامے ہیں۔ آپ ہی کی تبلیغ سے حضرت عثمان ذوالنورینؓ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص۔ حضرت زبیرؓ بن العوام اور حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ جو عشرہ مبشرہ میں تھے، ایمان لائے۔

آپ کے عہدِ خلافت میں مسلمانوں نے جزیرہ عرب سے نکل کر بحرین، عمان، یمن، حضر موت، حیرہ، دومۃ الجندل، کندہ وغیرہ تک فتوحات کیں قیصرِ روم کو سفارت بھیجی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ اگر میں خدا کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔ پھر فرمایا ہم نے ہر ایک کے احسان کا بدلہ دے دیا ہے مگر ابوبکرؓ کا احسان ایسا ہے کہ اس کا بدلہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ہی دے گا پھر فرمایا

Marfat.com

مجھے ابوبکر مردوں میں سب سے زیادہ محبوب ہے ۔

آپ کا نظام حکومت مثالی تھا۔ پوری مملکت کو مختلف صوبوں اور ضلعوں میں تقسیم کیا گیا ۔ اوران کے لیے علیحدہ علیحدہ حاکم مقرر کیے ۔ ریاست کی آمدنی اور مصارف پر آپ کا مکمل کنٹرول تھا ۔ بیت المال کا قیام ۔ فوج کی تشکیل نو ۔ قرآن پاک کا یکجا کرنا ۔ تعزیرات اور حدود قائم کرنا ۔ آپ کے بے شمار کارنامے ہیں

آپ کو ان باتوں پر اوّلیات حاصل ہے ۔

۱۔ مردوں میں سب سے پہلے آپ نے اسلام قبول کیا ۔

۲۔ قرآن پاک کو سب سے پہلے آپ نے جمع کرایا ۔

۳ ۔ قرآن پاک کا سب سے پہلے آپ نے نام مصحف رکھا ۔

۴ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اپنی حیات میں امام مقرر فرمایا اور آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی ۔

۵ ۔ سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو امیر حجاج مقرر فرمایا ۔

۶ ۔ آپ پہلے امیر المومنین ہیں ۔

۷ ۔ اسلام میں سب سے پہلے مسجد آپ ہی کے تعاون سے تعمیر ہوئی ۔

۸ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے آپ کو دوزخ سے نجات کی خوشخبری سنائی ۔

۹ ۔ ہجرت کرنیوالوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ ہی تھے ۔

۱۰ ۔ آپ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں ۔

۱۱ ۔ قرآن مجید میں آپ کے فضائل پر آیات ہیں

۱۲ ۔ آپ افضل البشر بعد الانبیاء ہیں ۔

Marfat.com

آپ نے چار نکاح کیے ۱۔ قتیلہ بنت عبدالعزیٰ ۲۔ اُمِّ رومانؓ ۳۔ حضرت اسماءؓ بنت عمیس اور ۴۔ حضرت حبیبہ بنت خارجہ۔ اولاد میں حضرت اُمِّ رومانؓ کے بطن سے حضرت عبدالرحمٰن۔ حضرت اسماءؓ کے بطن سے حضرت محمدؓ بن ابوبکر تولد ہوئے۔ حضرت عائشہؓ صدیقہ حضرت عبدالرحمٰنؓ کی حقیقی ہمشیرہ تھیں۔ جو ازدواج رسالتمآب میں ایک نہایت اونچا مقام رکھتی تھیں۔

آپ کا وصال ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ مطابق ۶۳۴ء بعمر ۶۳ سال مدینہ منورہ میں ہوا۔ حضرت اسماءؓ بنت عمیس نے غسل دیا۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عمر فاروقؓ۔ حضرت عثمانؓ غنی۔ حضرت طلحہؓ۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابوبکرؓ نے قبر میں اتر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے مرقد منور کے پہلو میں لٹا دیا کہ آپ کا سرِ اقدس رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شانہ مبارک تک آتا ہے۔ ترجمانِ حقیقت علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

آں امن الناس بر مولائے ما　　　آں کلیم اوّل سینائے ما
ہمّت او کشتِ ملت را چو ابر　　　ثانی اسلام و غار و بدر و قبر

حضرت سلیمانؓ فارسی نے آپ سے ہی اخذ فیض کیا اور اس سے آگے سلسلہ چلا۔

Marfat.com

حضرت سلیمان فارسیؓ

آپ کا نسب اصفہان کے خاندان آب الملک سے ملتا ہے آپ کے والد آتش پرست تھے۔ پہلے آپ دینِ مجوس سے بیزار ہو کر دین موسوی میں داخل ہوئے پھر اس کو چھوڑ کر نصارٰی مذہب اختیار کر لیا اور روم و شام میں رہبان نصارٰی کی خدمت میں رہے اور اس راہ میں سخت تکالیف برداشت کیں۔ تقریباً دس مرتبہ نوبت بہ نوبت فروخت ہوئے۔ آپ کا مجوسی نام مابہ تھا مدینہ میں ایک شخص نے غلامی کا بہتان لگا کر گرفتار کر لیا اور بنی قریظہ کے ایک یہودی نے خرید لیا اور پھر ۵ ھ میں یہودی کی غلامی سے بھی نجات ملی۔

اسلام میں داخل ہونے کا واقعہ اس طرح ہے آخیر راہب جس کے پاس آپ تھے مرنے لگا تو اس نے آپ کو بشارت دی کہ مدینہ میں پیغمبر آخرالزماںؐ کی بعثت کا زمانہ قریب آگیا ہے تو ان کا دین اختیار کرنا۔ چنانچہ راہب مذکور کے مرنے کے بعد آپ نے مدینہ کی راہ لی۔ ہجرت کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ منورہ پہنچے تو آپ ان کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا آپ کا نام سلیمان رکھا گیا۔ غزوہ خندق میں آپ ہی کے مشورہ سے خندق کھودی گئی تھی۔ مدینہ منورہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے مال میں برکت دی اور آپ نے وہاں کھجوروں کا ایک باغ لگایا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

Marfat.com

دست مبارک سے کھجوروں کا ایک پودا موجود ہے جو پھل دے رہا ہے ۔

آپ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ سے شرف بیعت تھا آپ اصحاب صُفّہ میں شامل تھے دن رات کا بیشتر حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت اور خدمت میں ہی بسر ہوتا تھا۔ جس سے آپ نے علوم دینی و معارف کا قرینہ حاصل کیا اور آپ کے خصوصی مقرب بنے ۔آپ کی شان میں ایک حدیث بھی ہے ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔کہ "سلیمان رضی اللہ عنہ ہمارے اہل بیت سے ہے"۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے کہ سلیمانؓ علم و حکمت میں لقمان حکیم کا ہم پلہ ہے ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں آپ مدائن کے گورنر تعینات کیے گئے ۔

مصنف "طبقات الصوفیہ" علامہ عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں کہ جب آپ کا وظیفہ آتا تھا تو اس کو کھڑے کھڑے خیرات کر دیتے تھے اور خود مزدوری کر کے کھاتے تھے ۔ گورنری کے دوران آپ کو پانچ ہزار درہم سالانہ ملتے تھے پہلے کوئی مکان نہ تھا جب مکان بنایا تو اس کی یہ حالت تھی کہ کھڑے ہوں تو سر چھت کو جا لگتا تھا ۔ بعض لوگ مزدور سمجھ کر سامان بھی اٹھوا لیتے اور معلوم ہونے پر معذرت کرتے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سابقین چار ہیں ۔

میں سابق عرب ہوں

صہیبؓ سابق روم

سلیمانؓ سابق فارس

اور بلالؓ سابق حبشہ

Marfat.com

آپ فرماتے ہیں :۔ تعجب ہے طالب دنیا پر جس کو موت طلب کر رہی ہے اور تعجب ہے اس غافل پر جس کو فراموش نہیں کیا گیا اور تعجب ہے اس ہنسنے والے پر جو یہ نہیں جانتا کہ اس کا پروردگار اس سے راضی ہے یا ناخوش ۔

آپ کی وفات ۱۰ رجب ۳۳ھ مطابق ۶۵۳ء مدائن میں ہوئی اور وہیں دفن ہوئے ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ کی تجہیز و تکفین کے فرائض انجام دیئے لکھا ہے کہ آپ کی عمر اڑھائی سو سال کی تھی ۔ بوقت وفات یہ آواز آ رہی تھی ۔

السلام علیک یا ولی اللہ ۔ السلام علیک یا صاحب رسول اللہ

ان کی زوجہ فرماتی ہیں ۔ کہ آواز دینے والا کوئی نظر نہیں آتا تھا ۔

Marfat.com

حضرت قاسمؓ بن محمدؓ بن حضرت ابوبکرؓ صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہم

امیرالمومنین خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت محمدؓ کے فرزند ارجمند تھے۔ نام قاسم اور کنیت حضرت سالم بن عبیداللہ بن عمر اور حضرت امام زین العابدینؓ آپ کے خالہ زاد بھائی تھے۔ کمسنی میں ہی آپ کے والد کا انتقال ہوگیا تھا اس لیے آپ کی پرورش و تربیت آپ کی پھوپھی اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کی۔

باطنی علوم کی تکمیل آپ نے حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کی۔ آپ زبردست فقیہہ تھے۔ حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز کا قول ہے کہ اگر خلافت کا معاملہ میرے اختیار میں ہوتا تو میں حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سپرد کرتا۔ اور ان کو خلیفہ بناتا۔ حضرت ابن عباس۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے علم حدیث پڑھا۔ اور اس طرح آپ ایک نامور محدث تسلیم کیے جانے لگے۔

آپ کی والدہ شاہ فارس یزدجرد کی لڑکی تھی جو حضرت محمدؓ بن صدیق اکبرؓ کے نکاح میں آئی۔

آپ مدینہ منورہ کے سات فقہاء میں سے تھے بکثرت صحابہ کرام سے آپ نے روایت کی۔ جلیل القدر تابعین میں سے تھے۔ زیادہ کی روایت ہے کہ آپ ایک متبحر عالم تھے۔ آپ کے تلامذہ میں بڑے بڑے آئمہ حدیث تھے جن میں عبدالرحمنؓ بن قاسم۔

Marfat.com

امام شعبیؒ۔ سالمؒ بن عبداللہ بن عمر۔ یحییٰؒ بن سعد انصاری۔ امام زہریؒ۔ عبیداللہؒ بن عمر۔ مالک بن دینار۔ نافع مولیٰ ابن عمر۔ سعیدؒ بن ابی ملیکہ۔ ایوبؒ۔ ابن عون۔ وغیرہ نہایت ممتاز و محترم شخصیات تھیں۔ یحییٰ بن معاذؒ کا کہنا ہے کہ ہم نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس کو حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دے سکیں حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے۔ اگر امیر خلافت میرے اختیار میں ہوتا تو میں قاسمؒ کے سپرد کرتا۔

مسجد نبوی میں آپ کا خاص حلقہ درس تھا۔ یہ جگہ روضہ نبویؐ اور منبر نبیؐ کے درمیان تھی۔ جس پر بعد ازاں حضرت امام مالکؒ کی مسند درس بچھی تھی۔ آپ امام زمانہ اور یکتائے عصر تھے۔

آپ کی وفات ۱۴ جمادی الاول ۱۰۶ھ مطابق ۷۱۶ء میں ہوئی۔ عمر پاک ۷۰ سال ہوئی۔ وفات مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام قدید میں ہوئی۔ اور مثلل میں دفن ہوئے جو قدید سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔

Marfat.com

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

اسم گرامی جعفر۔ کنیت ابو عبداللہ اور لقب صادق ہے آپ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ کی والدہ مکرمہ حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا حضرت قاسم بن محمد بن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم خلیفہ اوّل کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ۸ رمضان المبارک سنہ۸۰ھ مطابق سنہ۶۹۹ء مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کی نانی حضرت اسماءؓ بنت عبدالرحمٰن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔

باطنی علوم کی تحصیل و تکمیل آپ نے اپنے نانا حضرت قاسم رضی اللہ عنہ سے کی۔ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دربری اولاد ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ تبع تابعین میں سے تھے۔ علم حدیث آپ نے حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ۔ حضرت قاسمؓ بن محمدؓ۔ امام زہریؒ۔ امام نافعؒ۔ محمدؒ بن منکدرؒ۔ عبیداللہ بن ابی رافعؒ۔ عطا عروہ وغیرہ سے پڑھا اور تکمیل کی۔

آپ اہل بیت کے چھٹے امام ہیں اور آپ کی امامت و سیادت متفق علیہ ہے۔ تعظیم رسول میں بڑا بلند مقام تھا۔ حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ آپ کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آتا۔ تو رنگ زرد ہو جاتا آپ نے حدیث کبھی بے وضو نہ فرمائی۔ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت امام کا نسب صوری اور معنوی حضرت

Marfat.com

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ عمرو بن ابی اعقدام کا قول ہے کہ میں جس وقت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہوں معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ خاندانِ نبوّت سے ہیں۔

اہل بیت کرام میں آپ بے نظیر و بے عدیل تھے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اہل بیت میں سے آپ سے بڑھ کر کوئی فقیہہ نہیں دیکھا۔ علامہ ذہبی کہتے ہیں کہ آپ حفّاظ حدیث میں سے تھے۔ حضرت سید علیؒ بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش لاہوری لکھتے ہیں کہ آپ ارباب مشاہدۂ کبریاں، اولاد نبیؐ کے امام اور برگزیدہ علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

سخاوت آپ پر ختم تھی فرمایا کرتے تھے کہ علمائے شریعت پیغمبروں کے امین ہیں جب تک کہ بادشاہوں کے دروازوں پر نہ جائیں۔ سخاوت کا یہ عالم تھا کہ اوروں کو اتنا کھلاتے کہ اپنے اہل و عیال کے لیے کچھ باقی نہ رہتا۔ آپ کے تلامذہ میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت سفیان ثوری۔ حضرت ابن جریجؒ۔ حضرت سفیانؒ بن عیینہؒ۔ حضرت ابو عاصمؒ، حضرت شعبہؒ وغیرہ آئمہ کرام تھے اور انھوں نے آپ سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں حضرت امام محمد مالکؒ ایک مدت تک آپکی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے رہے ہیں۔ کشف و کرامات بے شمار ہیں۔

آپ کا قیام سرزمین عراق میں کافی عرصہ رہا۔ حضرت داؤدؒ طائی کئی مرتبہ آپکی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر فیضیاب ہوئے۔ خلیفہ منصور عباسی آپ کی عظمت کا بے حد معترف تھا۔

آپ کا وصال ۱۵ رجب المرجب ۱۴۸ھ مطابق ۷۶۵ء بعمر ۶۸ سال مدینہ منورہ میں ہوا۔ اور جنت البقیع میں قبّہ اہل بیت کرام میں مدفون ہوئے اس قُبّہ میں حضرت امام جعفر صادقؓ۔ حضرت امام زین العابدینؓ اور حضرت امام حسنؓ آرام فرما ہیں۔

Marfat.com

سلطان العارفین
حضرت بایزید بسطامی رح

آپ کا اسم گرامی طیفور بن عیسیٰ بن آدم بن شروسان تھا۔ کنیت ابویزید اور لقب سلطان العارفین تھا آپ کے دادا پہلے آتش پرست تھے پھر اسلام لے آئے۔ ولادت ۱۴۶ھ مطابق ۷۶۳ء میں ہوئی آپ نے اپنی والدہ کی بہت خدمت کی تھی جس کی وجہ سے آپ کو بلند مراتب ملے۔

آپ کو حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ سے اویسی نسبت تھی۔ شیخ فریدالدین عطار رح لکھتے ہیں کہ آپ نے ایک سو تیرہ مشائخ سے استفادہ کیا تھا جب آپ حج کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے یہ سفر بارہ سال میں اس طرح طے کیا کہ ہر قدم پر دو رکعت نماز ادا فرماتے رہے۔ حضرت شفیق بلخی رح اور حضرت ابوحفص یحییٰ رح سے آپ کی ملاقاتیں تھیں۔ حضرت شیخ ابوسعید رح ابوالخیر بھی آپ کی ملاقات کو آئے تھے۔

ریاضات و مجاہدات میں آپ بے نظیر و بے عدیل تھے جب بسطام سے باہر نکلے تو تیس سال تک جنگلوں، ویرانوں اور بیابانوں میں مجاہدات میں مصروف عمل رہے حضرت داتا گنج بخش رح صاحب "کشف المحجوب" لکھتے ہیں کہ آپ بسطام کی آبادی میں فرد الفرید تھے۔ حضرت جنید بغدادی رح فرمایا کرتے تھے کہ "راہِ توحید کے سالکوں کی انتہاء بایزید رح کی ابتداء کے برابر ہے" پھر فرمایا "بایزید رح ہماری جماعت میں ایسے ہیں، جیسے جبرئیل علیہ السلام فرشتوں میں۔"

Marfat.com

حب حج سے واپس آئے تو پھر اگلے سال مدینہ منورہ کی نیت سے احرام باندھ کر دیارِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری دی۔ گویا آپ کے کمال ادب نے گوارا نہ کیا کہ زیارت مدینہ منورہ کو حج کے تابع رکھا جائے اتباعِ سنت کا یہ عالم تھا کہ سنت کی تحقیق نہ ہو سکنے کی بناء پر خربوزہ نہ کھایا۔ زہد و ورع کے مالک اور ولایت کے ایک مدعی کو کعبہ شریف کی طرف تھوکتے دیکھا تو اس سے ملے بغیر واپس آ گئے۔

آپ کے ارشادات و فرمودات بے شمار ہیں۔ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نعمتوں سے سرفراز۔ تاکہ ان کے باعث وہ اپنے رب کی طرف راغب ہوں مگر وہ ان کے سبب سے غافل ہو گئے۔

آپ کی وفات ۱۵ شعبان المعظم ۲۶۱ھ مطابق ۸۷۴ء کو بعمر ۴، سال بسطام میں ہوئی۔ اور وہیں مزار پرانوار بنا۔ اور بعض نے ۲۳۴ھ مطابق ۸۴۹ء تحریر کی ہے۔

آپ کے بعد یہ سلسلہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی کی وساطت سے چلا۔

Marfat.com

حضرت ابوالحسنؒ خرقانی

اسمِ گرامی علی بن جعفر اور کنیّت ابوالحسن ہے ۔
آپ کو تصوّف میں حضرت خواجہ بایزیدؒ بسطامی اویسیت حاصل تھی ۔ آپ عشاء کی نماز خرقان میں باجماعت ادا کرتے اور پھر حضرت بایزیدؒ بسطامی کے مزارِ اقدس پر حاضری دیتے ۔ اور نمازِ صبح اس وضو سے خرقان واپس آکر ادا کرتے ۔ واپسی میں یہ اہتمام تھا کہ روضہ شریف کی طرف پیٹھ نہ ہو ۔ بارہ برس کے بعد حضرت بایزیدؒ بسطامی نے کامیابی کی خبر سنائی تو تمام علوم ظاہری و باطنی آپ پر منکشف ہو گئے ۔ آپ نے چالیس سال تک سر تکیہ پر نہیں رکھا ۔ اور صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھی ۔
لکھا ہے کہ آپ کے پاس ایک باغ تھا ایک بار جو آپ نے اسے کھودا تو اس میں سے چاندی نکلی ۔ دوسری بار کھودا تو سونا ملا تیسری بار ہیرے اور جواہرات ملے ۔ تب آپ نے کہا ۔ کہ اے بارِ الٰہا ۔ فقیر ابوالحسن کو ان چیزوں سے کوئی سروکار نہیں ہے اپنے عشق کے سوا مجھے اور کوئی چیز عطا نہ فرما ۔ ہمیشہ ریاضت و مجاہدہ میں مشغول اور حضور و مشاہدہ میں مستغرق رہتے تھے ۔

حضرت خواجہ فریدالدینؒ عطارؔ نے اپنی تالیف "تذکرۃ الاولیاء" میں لکھا ہے کہ آپ سلطان المشائخ اور قطب الاوتاد تھے ۔ وقت کے ابدال تھے ۔ صاحب "کشف المحجوب" حضرت سید علیؒ بن عثمان ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش لکھتے ہیں کہ آپ اجلۂ مشائخ میں سے

Marfat.com

تھے۔ حضرت شیخ ابوالعباسؒ قصاب نے فرمایا تھا کہ ہمارے بعد ہمارا بازار خرقانی سنبھالیں گے۔

حضرت شیخ بوعلی سیناؒ آپ کی زیارت کے لیے خرقان حاضر ہوئے تھے۔ اور حضرت شیخ ابوسعیدؒ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ نقل ہے کہ آپ کے پیر و مرشد حضرت بایزید بسطامیؒ جب دہستان میں شہیدوں کے مزارات کی زیارت کے لیے جاتے تو راستے میں خرقان میں ٹھہرتے اور سانس اوپر کھینچ کر فرماتے۔ چوروں کے اس گاؤں میں ایک مرد کی خوشبو سونگھتا ہوں۔ جس کا نام علی اور کنیت ابوالحسن ہوگی اور مجھ سے تین درجے بڑھ کر ہوگا۔ جو اہل وعیال کے ساتھ رہے گا۔ کھیتی باڑی کریگا درخت لگائے گا۔ حضرت مولانا رُومؒ نے اس طرح کی پیش گوئی کی تھی اور مثنوی میں اس کو نہایت دلچسپ پیرایہ میں نظم کیا ہے۔

سلطان محمود غزنوی کو آپ سے بے حد عقیدت وارادت تھی۔ اور وہ آپ کی خدمت اقدس میں اکثر وبیشتر حاضر ہوا کرتا تھا۔ سلطان نے آپ کی ہی دعا و برکت سے سومنات کا معرکہ سر کیا تھا یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوستان پر سلطان محمود غزنوی کے حملے شروع ہو چکے تھے۔

فرمایا کرتے تھے۔

۱۔ صدق یہ ہے کہ (انسان) دل سے بات کہے یعنی وہ بات کہے جو اس کے دل میں ہو۔

۲۔ جو کچھ تو خدا کے لیے کرتا ہے اخلاص ہے اور جو کچھ بندوں کے لیے کرتا ہے ریا ہے۔

۳۔ تمام مسلمان نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، لیکن مرد وہ ہے کہ ساٹھ سال اس پر گذر جائیں مگر فرشتہ اس کے نامہ اعمال میں کوئی حسنہ نہ ہے

Marfat.com

کہ جس کے سبب اسے اللہ تعالیٰ سے شرمندہ ہونا پڑے اور وہ حق کو ایک لمحہ فراموش نہ کرے۔

آپ کی وفات ۱۵ رمضان المبارک ۴۲۵ھ مطابق ۱۰۲۳ء خرقان میں ہوئی جو کہ بسطام کے مضافات میں ایک پہاڑی علاقے کے گاؤں کا نام ہے۔ آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ میری قبر بہت گہری کھودنا۔ تاکہ یہ لاش میرے پیر و مرشد کے جسد مبارک سے نیچی رہے۔ عمر پاک ۷۳ سال ہوئی۔ قبر شریف ۳۰ گز گہری کھودی گئی تھی۔

Marfat.com

حضرت خواجہ بوعلیؒ فارمدی

اسم گرامی فضل محمد بن علی کینت ابو علی اور وطن فارمد جو مضافات طوس کا ایک گاؤں ہے آپ کی ولادت ۴۳۴ھ مطابق ۱۰۴۲ء میں ہوئی۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت و خلافت حضرت خواجہ ابوالحسنؒ خرقانی سے ہے۔ نیز حضرت ابوالقاسمؒ گورگانی طوسی سے بھی بیعت تھی۔ جن سے آپ کو شرف خلافت و دامادی بھی حاصل تھا۔

نوجوانی کے عالم میں مروجہ علوم و فنون کی تکمیل کے لیے نیشاپور گئے۔ اور حضرت شیخ ابوسعیدؒ ابوالخیر کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر فیضان پایا۔ ازاں بعد حضرت امام ابوالقاسمؒ قشیری سے بھی فیوض و برکات حاصل کیے۔

مصنف رسالہ قشیریہ حضرت امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری متوفی ۴۶۵ھ مطابق ۱۰۷۳ء لکھتے ہیں کہ آپ وعظ میں منفرد انداز کے مالک تھے جو بات کرتے دلوں میں اتر جاتی۔ مجاہدات و ریاضات میں بے مثل تھے۔ حضرت مولانا عبدالرحمانؒ جامی اور حضرت امام ابوالقاسمؒ قشیری نے "نفحات الانس" اور "رسالہ قشیریہ" میں آپ کی بہت تعریف کی ہے اپنے زمانہ میں مشائخ کے پیشوا اور قطب رہتے تھے۔ خراسان، عراق اور آذربائیجان کے ہزارہا افراد نے آپ کی متابعت میں شریعت حقہ پر چلنے کی سعادت حاصل کی۔

Marfat.com

صاحب کشف وکرامات بزرگ تھے زہد وورع اور تلقین وارشاد میں یکتائے زمانہ تھے
اپنے پرتاثیر وعظ کی وجہ سے امرائے دربار بالخصوص نظام الملک کے ہاں بیحد
مقبولیت تھی کہتے ہیں کہ جو کچھ ملتا تھا وہ صوفیائے کرام پر صرف کر دیتے تھے ۔
صوفیائے کرام اور غرباء کے مرجع اور لسان الوقت تھے ۔

صاحبزادگان میں ابوالمحاسن علی ۔ ابوالفضل محمد اور ابوبکر عبدالواحد تھے جو سب
متبحر عالم تھے ۔

خلفائے کرام میں حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی اور حجۃ الاسلام حضرت
امام غزالیؒ بہت مشہور ہیں ۔

آپ کی وفات ۵۱۱ھ مطابق ۱۱۱۷ء طوس میں ہوئی ۔ اور وہیں مزار منور بنا
عمر شریف ۱۰۷ سال بتائی جاتی ہے اس وقت ہندوستان کا بادشاہ ارسلان سلطان الدولہ
غزنوی تھا ۔ صاحب "سفینۃ الاولیاء" نے تاریخ وفات ۴۷۷ھ لکھی ہے ۔ آپ کے
خلیفہ اعظم حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانیؒ سے آپ کا سلسلہ بڑھا ۔

Marfat.com

حضرت خواجہ ابُویوسفؒ ہمدانی

آپ کا نام یوسف اور کنیت ابویعقوب ہے ولادت ۴۴۰ھ مطابق ۱۰۴۸ء میں ہوئی والد ماجد کا نام ایوب تھا۔ اصل وطن ہمدان ہے۔ تحصیلِ علم شیخ ابواسحاق شیرازی سے کیا۔ آپ نے شیخ عبداللہ جوینی اور شیخ حسن سمنانی سے بھی فیض پایا۔

بیعت وخلافت آپ نے حضرت شیخ ابوعلی فارمدیؒ سے حاصل کی۔ اٹھارہ سال کی عمر میں آپ نے خراسان، عراق، سمرقند، بخارا، بغداد اور اصفہان وغیرہ کے بہت سے بزرگوں سے استفادہ کیا اور مروجہ علوم کی تحصیل کے علاوہ علمِ حدیث کی بھی تکمیل کی۔ حنفی المذہب تھے۔

آپ کی مجلس میں شیوخ زمانہ حاضر رہا کرتے تھے۔ حضرت سید معین الدینؒ چشتی اجمیری بھی آپ کی خدمتِ اقدس میں چھ ماہ رہے تھے۔ جب آپ بغداد شریف گئے تو حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادرؒ جیلانی کی محافل اور مجالس میں شرکت کی تھی اور وہ آپ کی بہت تعریف فرماتے تھے۔

اپنے زمانہ کے مجدّد اور غوث تھے۔ ساٹھ سال سے زیادہ عرصہ سجادہ نشینی پر متمکن رہے۔ کافی مُدت مرو میں بھی قیام پذیر رہے۔ صاحب "نفحات الانس" آپ کو عارف ربانی لکھتا ہے۔

فرمایا کرتے تھے کہ تم اللہ تعالیٰ سے صحبت رکھو اور اگر یہ میسّر نہ آئے تو اس

Marfat.com

شخص کے ساتھ محبت رکھو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت رکھتا ہے ۔

تصنیفات میں منازل السالکین ۔ منازل السائرین اور زینت الحیاء بہت مشہور ہیں ۔

خلفائے کرام میں حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ ۔ حضرت خواجہ حسنؒ انداقی ۔ حضرت خواجہ عبداللہؒ برقی اور حضرت خواجہ احمدؒ لیسوی بہت ممتاز ہیں ۔

آپ کی وفات ۲۰ رجب المرجب ۵۳۵ھ مطابق ۱۱۴۰ئہ بعمر ۹۵ سال مرو میں ہوئی اور وہیں مزار پر انوار بنا ۔ ان دنوں ہندوستان پر بہرام شاہ یمین الدولہ غزنوی حکمران تھا ۔

سلسلہ نقشبندیہ آپ کے بعد حضرت خواجہ عبدالخالقؒ غجدوانی سے بڑھا ۔

Marfat.com

حضرت خواجہ عبدالخالقؒ غجدوانی

اسم گرامی عبدالخالق اور لقب خواجہ جہاں تھا۔ والد ماجد امام عبدالجلیل حضرت امام مالکؒ صاحب موطا کی اولا د امجاد میں سے تھے۔ ولادت غجدوان جو مضافات بخارا میں ایک بڑا شہر ہے، ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ سلطان روم کی نسل سے تھیں۔ تفسیر آپ نے مولانا صدرالدین سے پڑھی۔ آپ کا مولد مسکن غجدوان بخارا سے چھ فرسنگ کے فاصلے پر ہے۔ آپ کے والد حضرت خضر علیہ السلام کے صحبت دار تھے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت و خلافت حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانیؒ سے تھی جب حضرت ہمدانیؒ بخارا تشریف فرما ہوئے تو ان کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر خلافت حاصل کی۔ اس وقت آپ کی عمر بائیس سال کی تھی۔

آپ نے دنیائے اسلام کی کافی سیر و سیاحت کی۔ جب شام گئے تو وہاں ایک نہایت عالیشان خانقاہ تعمیر کرائی۔ لیکن مقیم غجدوان میں ہی رہے آپ سے بے شمار خوارق و کرامات ظہور پذیر ہوئی۔ حج کی سعادت سے بھی مشرف ہوئے۔ آٹھ کلمات جو خواجگان نقشبند کے طریق عمل کو ظاہر کرتے ہیں انھی سے رائج ہوئے ہیں۔

۱۔ ہوش دردم ۲۔ نظر برقدم ۳۔ سفر در وطن ۴۔ خلوت در انجمن

۵۔ یاد کرد ۶۔ باز گشت ۷۔ نگہداشت ۸۔ یادداشت

آپ کے خلفاء میں حضرت خواجہ محمد عارف ریوگریؒ۔ حضرت خواجہ اولیاؒ کبیر۔

Marfat.com

حضرت خواجہ احمد صدیقؒ اور حضرت خواجہ سلیمان کرمینیؒ بہت مشہور تھے۔ آپ نے ایک وصیت نامہ اپنے خلیفہ و فرزند معنوی حضرت خواجہ اولیائے کبیرؒ کے لیے لکھا تھا آپ کی بے شمار کرامات مشہور ہیں۔

آپ کا وصال ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ مطابق ۱۱۷۹ء غجدوان میں ہوا اور مزار منور وہاں ہی بنا اس وقت پنجاب پر غزنوی خاندان کا آخری تاجدار خسرو ملک تاج الدولہ تھا جس کا پایہ تخت اور رہائش لاہور تھی۔

آپ سے سلسلہ نقشبندیہ آپ کے مرید خواجہ محمد عارف ریوگریؒ سے آگے بڑھا

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد عارف ریوگریؒ

آپ کی ولادت قصبہ ریوگر میں ہوئی۔ جو بخارا سے اٹھارہ میل دور ہے۔ یہ گاؤں غجدوان سے ایک فرسنگ کے فاصلے پر ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت و خلافت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ سے حاصل تھی۔ ساری عمر ان کی ہی خدمتِ اقدس میں رہے ان کی وفات کے بعد آپ مسندِ ارشاد پر بیٹھ کر ہدایتِ خلق میں مصروف رہے۔

تصنیفات میں ایک رسالہ "عارف نامہ" ہے جو تصوّف کے مضامین پر مشتمل ہے سرزمین ہرات کے ایک بزرگ قاضی شیخ شمس الدینؒ نے بھی آپ سے ملاقات کی تھی اور فیوض و برکات حاصل کیے تھے۔ اس رسالے کا قلمی نسخہ موسیٰ زئی خانقاہ (ڈیرہ اسماعیل خاں) کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

خلفائے کرام میں حضرت خواجہ محمود انجیر فغنویؒ نے بہت شہرت حاصل کی۔

آپکی وفات یکم شوال المکرم ٦١٦ھ مطابق ١٢١٩ء ریوگر میں ہوئی اور وہیں مزار پرانوار بنا۔ آپکے زمانہ خلافت میں ہندوستان میں سلطان شمس الدین التمش حکمران تھا۔

آپ کے وصال کے بعد یہ سلسلہ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی سے چلا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمود انجیر فغنویؒ

حضرت خواجہ محمود انجیر فغنویؒ قصبہ انجیر فغنہ میں پیدا ہوئے جو بخارا سے نو میل کے فاصلے پر واقع ہے یہ گاؤں بخارا کے قصبہ امکنہ کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جب ہوش سنبھالا تو قصبہ امکنہ میں اقامت گزیں ہو کر گلکاری کا پیشہ اختیار کیا۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں آپ کی بیعت و خلافت حضرت خواجہ محمد عارف ریوگریؒ قدس سرہ العزیز سے تھی۔ ان کے وصالؒ کے بعد آپ اس گدّی کے سجادہ نشین ہوئے۔ اور طالبانِ حق کی دستگیری کرنے لگے۔ حضرت علامہ علی بن حسین واعظ کاشفی نے اپنی تالیف "رشحات" میں آپ کی بہت تعریف کی ہے۔

آپ کا وصال ۱۷ ربیع الاوّل ۷۱۵ھ مطابق ۱۳۱۵ء میں انجیر فغنہ میں ہوا اور وہیں مدفون ہوئے۔ "سفینۃ الاولیاء" میں آپ کی تاریخ وفات ۷۱۷ھ درج ہے۔

آپ کے وصال کے بعد سلسلہ نقشبندیہ حضرت خواجہ عزیزانِ علی رامتینیؒ سے آگے بڑھا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ عزیزان علیؒ رامیتنی

نام علی اور لقب عزیزان تھا چونکہ آپ اپنے نفس کو عزیزان کہا کرتے تھے۔ اس لیے عزیزان کے لقب سے معروف ہوئے۔ پیدائش قصبہ رامتین کی ہے جو بخارا سے دو فرسنگ کے فاصلے پر ہے۔ ازاں بعد باورد اور پھر خوارزم میں بھی اقامت گزیں رہے۔

آپ نے بیعت و خلافت حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی سے حاصل کی۔ آپ کو حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت حاصل تھی۔ بعض فرماتے ہیں کہ مولانا جلال الدین رومی کے اس شعر میں آپ ہی طرف اشارہ ہے۔

گر نہ علم حال فوق قال بودے کے شدے   بندہ اعیان بخارا خواجہ نسّاج را

ترجمہ:۔ یعنی علم حال اگر قال سے بہتر نہ ہوتا تو سرداران بخارا خواجہ نسّاج (بافندہ) کے کب غلام بنتے۔

مولانا جامی نفحات الانس میں لکھتے ہیں کہ رزق حلال کے حصول کے لیے آپ نے کپڑا بنانے کا پیشہ اپنایا ہوا تھا۔ صاحب کمالات و مقامات بزرگ تھے۔ کشف و کرامات بے شمار ہیں۔ صاحب ریاضات و مجاہدات بزرگ تھے۔ آپ کی درگاہ میں ہر روز صبح مزدور آتے تو ان میں سے ایک دو مزدور اپنے مکان میں لے جاتے، اور فرماتے کہ پورا وضو کرو اور نماز دیگر تک باوضو ہمارے پاس رہو اور ذکر کرو۔ بعد ازاں

Marfat.com

اپنی مزدوری لے کر چلے جاؤ۔ مزدور بہت خوشی سے ایسا کرتے اور نماز دیگر تک آپ کی صحبت میں رہتے۔ اس طرح جو مزدور ایک دفعہ آپ کی خدمت میں گزارتا وہ پھر واپس جانے کا ارادہ نہ کرتا۔ اس طرح آپ کے گرد طالبوں کا ایک بڑا مجمع ہو گیا۔

رسالہ "عزیزان" آپ کی تصنیف ہے جس میں ظاہری و باطنی طہارت۔ خلوت و عزلت۔ ذکر الٰہی اور توکل کا بیان ہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ اگر حضرت شیخ عبدالخالق غجدوانی کے فرزندوں میں سے کوئی ایک بھی اس زمانہ میں ہوتا تو حسین بن منصور حلاج کو تختۂ دار پر نہ چڑھایا جاتا۔ یہ مشہور رباعی آپ کی ہے۔

با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت — وز تو نرمید زحمتِ آب و گلت
از صحبت وے اگر تبرا نہ کنی — ہرگز نکند روحِ عزیزاں بحلت

(رشحات)

آپ کے خلفاء میں آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ خورد۔ حضرت بابا سماسی۔ حضرت خواجہ محمد یا وردی خوارزمی۔ حضرت خواجہ محمد صالح بلخی۔ حضرت خواجہ محمد کلاہ دوز خوارزمی بہت مشہور ہیں۔ صاحبزادگان میں خواجہ محمد اور خواجہ ابراہیم تھے آپ کے بعد خواجہ ابراہیم سجادہ نشین رہے۔

آپ کی وفات ۲۸ ذی قعدہ ۷۱۸ھ مطابق ۱۳۱۸ء خوارزم ہوئی اور وہیں مزار پر انوار بنا۔ اس وقت آپ کی عمر ایک سو تیس سال کی تھی۔ شہزادہ داراشکوہ قادری نے آپ کی تاریخ وفات ۷۲۱ھ تحریر کی ہے۔

آپ کی وفات کے بعد سلسلہ نقشبندیہ حضرت خواجہ محمد بابا سماسی سے چلا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد بابا سماسیؒ

اسم گرامی محمد۔ لقب بابا سماسی اور وطن سماس ہے جو رامتین سے ایک کوس اور بخارا سے نو میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے۔ سماس میں آپ کا ایک باغ تھا جب کبھی آپ تاک کی ایک شاخ کاٹا کرتے تھے تو آپ پر بے خودی طاری ہو جاتی تھی اور وہ اندازہ سے زیادہ کٹ جاتی تھی۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدثؒ دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ قصبہ مضافاتِ مشہد میں سے ہے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں آپ نے بیعت و خلافت حضرت خواجہ عزیزانؒ علی رامیتنی سے حاصل کی۔

آپ بڑے صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے۔ جذبات اور واردات الٰہیہ کے غلبہ سے اکثر وارفتگی طاری رہتی تھی۔ حضرت سید بہاؤالدینؒ نقشبندی کو آپ نے اپنی فرزندی میں قبول کیا۔ واقعہ اس طرح ہے کہ جب کبھی آپ کوشک ہندواں سے گذرتے تو فرماتے "اس زمین سے ایک مرد کی خوشبو آتی ہے۔ جلدی ایسا ہوگا کہ کوشک ہندواں قصرِ عارفاں بن جائیگا۔ ایک روز آپ اپنے خلیفہ حضرت سید امیر کلال کے مکان سے قصر عارفاں کی طرف متوجہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے فرمایا: کہ وہ خوشبو اب زیادہ ہو گئی ہے اور انھیں ایام میں حضرت سید بہاؤالدینؒ نقشبندی کی ولادت ہوئی جس کو آپ نے اپنی فرزندی میں قبول کیا۔

Marfat.com

آپ کے خلفائے کرام میں حضرت خواجہ شمس الدین امیر کلالؒ ، حضرت محمود سماسیؒ ، حضرت خواجہ صوفیؒ سوخاری اور حضرت مولانا علی دانش مندؒ تھے ۔ فرزند حضرت خواجہ محمود سماسی تھا جس کو خلافت بھی حاصل تھی ۔

آپ کی وفات ١٠ جمادی الثانی ۷۵۵ھ مطابق ١٣٥٤ء موضع سماس میں ہوئی ۔ جہاں آپ کا مزار پرانوار مرجع خلائق ہے ۔ ان ایام میں ہندوستان میں سلطان فیروز شاہ تغلق حکمران تھا ۔

سلسلہ نقشبندیہ کا سلسلہ آپ سے حضرت امیر کلالؒ کو تفویض ہوا ۔

Marfat.com

حضرت خواجہ شمس الدینؒ امیر کلال

آپ کا نسب حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ تک منتہی ہوتا ہے۔ ولادت قصبہ سوخار میں ہوئی جو بخارا سے چند میل کے فاصلے پر ہے۔

آپ کاشتکاری بھی کیا کرتے تھے لیکن کوزہ گری میں بھی کمال حاصل تھا۔ بخارا میں کوزہ گر کو کلال کہا جاتا ہے اسی لیے امیر کلال کے لقب سے مشہور زمانہ ہوئے

اوائل عمر کشتی کا شوق تھا۔ ایک دن آپ کشتی میں مصروف تھے کہ اُدھر سے حضرت خواجہ محمد بابا سماسیؒ کا گزر ہوا۔ وہ وہاں ٹھہر گئے اور کشتیاں دیکھنے لگے۔ کشتی سے فراغت کے بعد جب حضرت امیر کلالؒ کی نظر حضرت بابا سماسیؒ کے روئے اقدس پر پڑی۔ تو ان کی توجہ نے حضرت امیر کو اپنا بے دام غلام بنالیا اور اس وقت آپ کے ہمراہ چل دیئے۔ حضرت بابا صاحب نے اپنے گھر پہنچ کر امیر کلالؒ کو طریقہ نقشبندیہ کی تلقین فرمائی۔ نیز اپنی فرزندی میں قبول فرمایا۔ آپ بیس سال تک اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں رہے۔ فیوض و برکات حاصل کیے۔ نیز شرف بیعت وخلافت حاصل کیا

جب امیر تیمور سمرقند میں مقیم ہوا تو اس نے قاصد کے ذریعے آپ کو بلایا۔ اور درخواست کی کہ اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس سرزمین کو مشرف کریں۔ آپ خود تو نہ گئے مگر اپنے صاحبزادے امیر عمر کو بھیج دیا۔ اور اس سے کہا کہ بادشاہ سے جاگیر نہ لینا جب وہاں گیا تو امیر تیمور نے اس کو بخارا کی جاگیر عطا کرنی چاہی۔ مگر اس نے قبول نہ کی۔

Marfat.com

امیر حمزہ، امیر شاہ، امیر عمر، امیر برہان الدین آپ کے فرزندان تھے سب سے بڑے صاحبزادے امیر برہان الدین تھے۔ جن کو آپ نے حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی کی صحبت میں دے دیا۔

لکھا ہے کہ آپ کے ایک سو چودہ خلفاء اور بے شمار مرید تھے۔ آپ اپنی زندگی کے آخری ایام میں اپنے اصحاب و احباب کو حضرت خواجہ بزرگ کی اتباع اور حصولِ فیض کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

آپ کی وفات ۱۱ جمادی الثانی ۷۷۲ھ مطابق ۱۳۷۰ء بروز پنجشنبہ نماز فجر کے وقت اپنے قصبہ سوخار میں ہوئی اور وہیں مزار اقدس بنا۔ ان ایام میں ہندوستان کا بادشاہ فیروز شاہ تغلق تھا۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ آپ سے حضرت سید بہاؤ الدین نقشبندی بخاری کو منتقل ہوا۔

Marfat.com

خواجۂ خواجگان حضرت سیّد بہاؤالدّینؒ نقشبندی

اسم پاک محمد بن محمد بخاری ۔ کنیت بہاؤالدّین اور لقب نقشبند ہے ۔ سادات عظام میں حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد امجاد سے تھے ۔ ولادت باسعادت ۴ محرم الحرام ۷۱۸ھ مطابق ۱۳۱۸ء قصر ہندواں میں جو بخارا سے تین میل کے فاصلے پر ہے ہوئی ۔ جب آپ کا ورود مسعود یہاں ہوا تو اس کو قصر عارفاں کہا جانے لگا ۔ آپ مادرزاد ولی اللہ تھے ۔ آپ نے امیر تیمور کا زمانہ پایا ہے ۔

حضرت خواجہ محمد بابا سماسیؒ نے بچپن سے ہی آپ کو اپنی فرزندی میں لے لیا تھا اور تعلیم و تربیّت کے لیے آپ کو حضرت سیّد امیر کلالؒ کے سپرد کر دیا تھا جنھوں نے آپ کو حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی کی کلاہ مبارک عنایت فرمائی تھی اور بعیت و خلافت سے سرفراز فرمایا ۔ آپ کو حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ کی اویسیّت بھی حاصل ہے ۔

کمخواب بافی کا پیشہ اپنانے کے باعث آپ نقشبند کہلائے اور اسی نام سے یہ سلسلہ چلا ۔ خواجگان نقشبند کے سلسلہ میں حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی کے وقت سے حضرت سیّد امیر کلالؒ کے زمانے تک ذکر خفیّہ کو ذکر علانیہ کے ساتھ جمع کرتے تھے مگر آپ ذکر خفیّہ کیا کرتے تھے ۔ اور ذکر علانیہ سے پرہیز کیا کرتے تھے ۔ آپ کو حضرت خضر علیہ السّلام کی صحبت بھی حاصل تھی ۔

آپ حنفی المذہب تھے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد تھے

Marfat.com

حرمین الشریفین کی زیارتِ مقدسہ سے بھی مشرف ہوئے تھے ۔ نہایت مستغنی المزاج اور زہد و ورع کے مالک تھے ۔ تحریر و تقریر میں منفرد مقام رکھتے تھے ۔ نذر و نیاز کی طرف کم توجہ کرتے تھے ۔ اور اگر کوئی ہدیۃً پیش کرتا تو ویسی ہی کوئی چیز اور آپ ہدیۃً اس کو پیش کرتے ۔ اتباعِ سنت کا خاص اہتمام تھا ۔ بڑے بڑے علماء و فضلاء آپ کی صحبت میں حاضر رہا کرتے تھے ۔ بخارا کے مولانا حسام الدین اصفہلی ۔ مولانا حسام الدین شاشی اور ہرات سے مولانا زین الدین ہراتی اکثر آپ کی صحبت میں رہا کرتے تھے ۔ نہایت مستجاب الدعوات اور پیر روشن ضمیر تھے ۔ لاتعداد کشف و کرامات آپ سے ظہور پذیر ہوئیں ۔ قبل ازیں اس طریقہ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت سے صدیقیہ ۔ پھر حضرت بایزید بسطامیؒ کی وجہ سے طیفوریہ ۔ اور پھر حضرت خواجہ عبدالخالقؒ غجدوانی کی وجہ سے خواجگانیہ کہا جاتا تھا ۔ کئی بار حج کی سعادت سے مشرف ہوئے ۔

آپ کا گزارہ زراعت پر تھا ۔ ہر سال کچھ جَو اور ماش آتے ۔ بیج زمین اور بیلوں سے کام لینے میں بڑی احتیاط کرتے ۔ علماء اور درویش جو حاضرِ خدمت ہوتے ان کو طعام بطور تبرک کھلاتے ۔ آپ کے پاس کوئی خادم یا خادمہ نہ تھی ۔ ایک دفعہ ملک حسین والئ ہرات نے علماء و مشائخ کو دعوت دی ۔ آپ بھی اس میں شریک تھے ۔ مگر جب کھانا لایا گیا تو آپ نے نہ کھایا اور فرمایا کہ ہرات میں اکثر لوگ اس وقت بھوکے ہیں ۔ ان کو کھانا کھلایا جائے اس وقت آپ حضرت شیخ عبداللہ انصاریؒ کی خانقاہ میں فروکش تھے ۔ امیر مذکور نے تحائف بھیجے مگر آپ نے وہ بھی قبول نہ فرمائے ۔

فرمایا کرتے تھے ۱ ۔ جس شخص نے اللہ کو پہچان لیا اس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی

۲ ۔ درویش کیا ہے ۔ باہر بے رنگ اور اندر بے جنگ ۔

آپ کے خلفائے عظام میں حضرت خواجہ علاؤالدین عطارؒ ، حضرت خواجہ محمد پارساؒ

Marfat.com

حضرت خواجہ علاؤالدین غجدوانیؒ۔ حضرت مولانا یعقوب چرخیؒ۔ مولانا سیف الدینؒ مناری۔ شیخ سراج الدین دیرستیؒ۔ حضرت میر سید شریف جرجانیؒ۔ حضرت خواجہ شاہ مسافر خوارزمیؒ مایہ ناز بزرگان دین تھے۔

آپ کی اولاد میں سے صرف ایک صاحبزادی تھی جس کا نکاح حضرت خواجہ علاؤالدین عطارؒ سے ہوا تھا۔

آپ کا وصال ۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ مطابق ۱۳۸۸ء بروز دوشنبہ بعمر ۷۳ سال ہوا۔ سالِ وفات "قصر عارفاں" کے اعداد سے نکلا۔ آنجناب نے وصال سے قبل وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازے کے آگے یہ رباعی پڑھی جائے۔

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو
شیئاً للہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانب زنبیلِ ما
آفریں بردست و بر بازوئے تو

آپ کے خلیفہ اعظم حضرت خواجہ علاؤالدین عطارؒ کے ارشاد کے مطابق آپکے ملفوظات صالح بن مبارک بخاری نے "عمدۃ السالکین" کے نام سے لکھے۔ اس وقت ہندوستان پر سلطان فیروز شاہ تغلق حکمران تھا۔ آپ کے بعد یہ سلسلہ حضرت خواجہ علاؤالدین عطارؒ کے سپرد ہوا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ علاؤالدّینؒ عطّار

اسم گرامی محمد بن محمد بخاری تھا۔ سرزمین خوارزم کے رہنے والے تھے جب آپ کے والد وفات پا گئے تو آپ نے ان کے ترکہ میں سے کوئی چیز قبول نہ کی۔ اور دینی علوم کے حصول کیلئے گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور بخارا پہنچے وہاں کے ایک مدرسہ میں تحصیل علوم میں مشغول ہو گئے۔ حضرت خواجہ خواجگان سید بہاؤالدّین نقشبندیؒ نے آپ پر خصوصی توجہ فرمائی۔ اور طالب علمی ہی کی حالت میں اپنی صاحبزادی کا نکاح آپ سے کر دیا۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں آپ نے بیعت و خلافت حضرت بہاؤالدین نقشبندیؒ سے کی۔ آپ کے پیرو مرشد کی آپ پر خصوصی توجہ تھی۔ مجالس میں ان کو اپنے قریب بٹھاتے اور بار بار آپ کی طرف متوجہ ہوتے۔ لوگوں کے استفسار پر حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ میں ان کو اپنے پاس اسی لیے بٹھاتا ہوں کہ اس کو بھیڑیا نہ کھا جائے۔ ان کے نفس کا بھیڑیا گھات میں ہے۔ اس لیے میں ہر لحظہ ان کا حال دریافت کرتا رہتا ہوں۔ چنانچہ حضرت خواجہ بزرگؒ کی توجہات عالیہ نے آپ کو مقامات بلند عطا کر دیا۔ نیز انھوں نے اپنی حیات میں ہی بہت سے طالبوں کی تربیت آپ کے سپرد کر دی تھی۔ فرمایا کرتے تھے کہ علاؤالدّین نے ہمارا بوجھ ہلکا کر دیا ہے۔ قدوۃ المحققین سید شریفؒ جرجانی جو آپ کے اصحاب میں سے تھے فرمایا کرتے تھے کہ جب تک میں شیخ زین الدّین کی

Marfat.com

صحبت میں نہ پہنچا، رفض سے رہائی نہ پائی اور جب تک حضرت خواجہ علاؤالدین عطارؒ کی صحبت سے سرفراز نہ ہوا۔ میں نے خدا کو نہ پہچانا۔

حضرت خواجہ علاؤالدینؒ عطار سے طریقہ خاص جاری ہوا۔ ان کے طریقہ کو علائیہ کہا جاتا ہے۔ حضرت امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنے مکتوبات میں اس کا ذکر دفتر اوّل۔ مکتوب نمبر ۲۹ میں بالتفصیل کیا ہے۔

آپ سے بے شمار کرامات و خوارق ظہور پذیر ہوئے۔ آپ کو بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی حاضری کی سعادت حاصل تھی۔ حضرت خواجہ بزرگؒ فرماتے ہیں کہ عطار کو ان کی قبر سے ہر طرف چالیس فرسنگ تک شفاعت کا مرتبہ عطا ہوا ہے فرمایا کرتے تھے کہ صحبت سنت مؤکدہ ہے ہر روز یا ہر دوسرے روز اولیاء اللہ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے اور ان کے آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

آپ کے دو صاحبزادے تھے (۱) حضرت خواجہ حسن عطار اور (۲) حضرت خواجہ حسین عطار۔ حضرت خواجہ خاوند محمود المعروف بہ حضرت ایشان نقشبندی لاہوری حضرت خواجہ حسین عطار کی اولاد امجاد میں سے تھے۔ جن کا عالی شان مقبرہ بیگم پورہ لاہور میں واقع ہے۔

آپ کی وفات ۲۰ رجب المرجب ۸۰۲ھ مطابق ۱۳۹۹ء بروز چہارشنبہ بوقت عشاء ہوئی اور مزار پرانوار موضع صفاتیاں ماوراءالنہر میں مرجع خلائق ہے یہ وہ زمانہ تھا، جب امیر تیمور نے ہندوستان پر حملہ کیا تھا اور یہاں خاندانِ تغلق کا دورِ انحطاط تھا۔

آپ کے بعد سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی ترویج و اشاعت آپ کے مرید حضرت خواجہ یعقوبؒ چرخی سے چلا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ یعقوبؒ چرخی

آپ کی ولادت باسعادت موضع چرخ نزد غزنی میں ہوئی۔ نام نامی حضرت مولانا یعقوبؒ بن عثمان بن محمود بن محمد بن محمود غزنوی ہے۔ آپ کے والد ماجد صاحب علم و تصوّف بزرگ تھے۔

ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے مواضعات حصار سے حاصل کی پھر جامع ہرات سے حصولِ تعلیم کے لیے آپ دربارِ مصر تک پہنچے۔ چنداں بدخشاں رہے اور شیخ زین الدّین خوافیؒ کے ساتھ مصر میں ہمدرس رہے۔ یہ دونوں حضرات مولانا شہاب الدّین سیرامی سے بھی فیض یاب ہوئے تھے۔ فتویٰ کی اجازت آپ نے علمائے بخارا سے حاصل کی۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت حضرت خواجہ خواجگان سید بہاؤالدّینؒ نقشبندی قدس سرہ العزیز سے حاصل تھی۔ سلوک و معرفت کی تکمیل حضرت خواجہ علاؤالدّینؒ عطّار سے کی۔ جس زمانے میں آپ بخارا سے شہر کش (از مواضعات اصفہان پہنچے اور کچھ عرصہ قیام کیا تو وہاں ہی آپ نے اپنے پیرومرشد کے وصال کی خبر سنی جس کی وجہ سے آپ کو بہت قلق ہوا۔ اور کچھ عرصہ بعد حضرت خواجہ عطّارؒ کی خدمت میں موضع چغانیاں قیام پذیر رہے۔ ان کی وفات پر آپ چغانیاں سے بلاد حصار میں منتقل ہو گئے اور سلسلہ کی نشر واشاعت میں مصروفِ عمل ہو گئے۔ حضرت خواجہ بہاؤالدّین نقشبندی نے آپ کو اپنا کلاہ مبارک بھی عطا کیا تھا جو تمام عمر آپ کے پاس رہا۔

Marfat.com

سلسلہ نقشبندیہ کی ترویج واشاعت میں آپ نے بہت کام کیا۔ بیشمار لوگوں نے آپ سے فیوض وبرکات حاصل کیے۔

حضرت خواجہ بہاؤالدینؒ نقشبندی سے اپنی بیعت کا حال خود بیان کرتے ہیں۔

"میں شام کے وقت فتح آباد میں جو اس فقیر کا مسکن تھا۔ شیخ عالم سیف الحق والدین باخرزی کے مزار کی طرف متوجہ بیٹھا تھا۔ کہ اچانک اللہ تعالیٰ کی قبولیت کا قاصد آپہنچا اور مجھ میں بے قراری پیدا ہوئی۔

میں نے حضرت خواجہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہونے کا قصد کیا۔ جب میں موضع کوشک ہندواں (قصر عارفاں) میں جو آپ کی قیام گاہ تھی، پہنچا تو حضرت خواجہ خواجگان کو راستے میں منتظر پایا۔ آپ لطف واحسان سے پیش آئے اور نمازِ شام کے بعد صحبت کا شرف بخشا۔ آپ کی ہیبت مجھ پر اس قدر غالب ہوئی کہ دیکھنے کی مجال نہ ہوئی۔ آپ نے فرمایا علم دو ہیں۔ ایک قلب کا علم جو نبیوں اور رسولوں کا علم ہے دوسرا زبان کا علم جو بنی آدم کا حصہ ہے امید ہے علمِ باطن تجھے ملے گا"۔

بیعت کی اور کچھ عرصہ آپ کی خدمتِ اقدس میں فیوض وبرکات حاصل کرتا رہا۔

تالیفات میں "رسالہ انسیہ" آپ کی ایک معروف تصنیف ہے جو مؤلف کے اپنے پیرومرشد شہنشاہِ نقشبند حضرت سید بہاؤالدین نقشبندیؒ کے ملفوظات پر مشتمل ہے اس میں فاضل مؤلف نے حضرت خواجہ نقشبند کے ملفوظات کے علاوہ آپ کے مناقب دوامی وضو کی فضیلت۔ نفلی نمازیں۔ ذکرِ خفی (خصوصی طریقہ سلسلہ نقشبندیہ) اوران فوائد کو بھی بیان فرمایا ہے۔ جو آپ نے حضرت خواجہ علاؤالدین عطارؒ سے حاصل کیے۔ علاوہ بریں رسالہ جمالیہ۔ مائیہ۔ روائح۔ حورائیہ۔ شرح رباعی ابوسعید ابوالخیر۔ شرح اسماء الحسنیٰ اور ابدالیہ بھی آپ کی تصانیف میں شامل ہیں۔

آپ کی وفات ۵ صفر المظفر ۸۵۱ھ مطابق ۱۴۴۷ء کو بعمر ۹۰ سال بمقام ملفون

Marfat.com

یا (ملفوتو) مضافات حصار شادمان ماوراالنہر میں ہوئی اور وہیں مزار پُرانوار بنا۔ ان ایام میں ہندوستان پر علاؤالدین سادات خاندان کی بادشاہت تھی۔ شہزادہ داراشکوہ قادری مصنف سفینۃ الاولیاء نے آپ کے مزار اقدس پر حاضری دی تھی۔

آپ کے خلفائے کرام میں حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ نے بہت مقام حاصل کیا اور ان سے مشائخ نقشبند کا سلسلہ چلا۔

حضرت خواجہ یعقوب چرخیؒ کی قرآنِ پاک کی تفسیر جو آخری دو پاروں پر مشتمل ہے۔ دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور میں "تفسیر چرخی" کے نام سے موجود ہے اس فارسی مخطوطہ کے ۲۴۶ صفحات ہیں۔ اس کا ایک اور قلمی نسخہ "نوادرات علمیہ" اٹک۔ کیمبل پور میں موجود ہے۔ حضرت یعقوب چرخیؒ کی یہ تفسیر مشائخ نقشبند میں بڑی ممتاز حیثیت کی حامل ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ

اسم گرامی عبید اللہ۔ لقب ناصر الدین اور احرار ہے۔ ولادت ماہِ رمضان المبارک ۸۰۶ھ مطابق ۱۴۰۳ء میں تاشقند (باغستان) میں ہوئی۔ والد ماجد کا اسم گرامی خواجہ محمود بن شہاب الدین شاشی تھا۔ جن کا شمار بزرگانِ دین میں ہوتا ہے اوائل عمر سے ہی آپ اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری دیا کرتے تھے۔

حصولِ علم کے لیے آپ نے سمرقند سے بخارا تک کا بھی سفر اختیار کیا۔ خراسان ہرات وغیرہ مقامات پر بھی گئے کافی عرصہ حضرت خواجہ علاؤ الدینؒ عطاؔر کی خدمتِ اقدس میں رہے۔ اور ساتھ ساتھ دیگر شیوخِ زمانہ سے بھی استفادہ کرتے رہے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں انھیں سے بیعت و خلافت حاصل کی۔ پھر تکمیل سلوک حضرت خواجہ یعقوبؒ چرخی سے کی اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بزرگان میں ایک نہایت اہم مقام حاصل کیا حضرت مولانا نظام الدینؒ خلیفہ حضرت خواجہ علاؤ الدینؒ عطاؔر سے بھی استفادہ کرتے رہے۔ سمرقند میں حضرت سید قاسم تبریزی کی صحبت سے بھی مشرف ہوئے۔

آپ اپنے زمانہ کے قطب الاقطاب۔ صاحب کرامات، کبریٰ اور ولی کامل بزرگ تھے اپنے وقت کے مجدد تھے۔ یہاں تک کہ سلطان ابو سعید مرزا والد ظہیر الدین بابر بادشاہِ ہندوستان آپ کا مرید ہو گیا۔ آپ کی وجہ سے دینِ اسلام کو بے حد تقویت نصیب ہوئی۔

Marfat.com

آپ کاشت کاری کرتے تھے اور اسی پر گزران کرتے تھے۔ رزقِ حلال کھاتے تھے آپ کے مقامات بلند اور کرامات ارجمند بے حد و حساب ہیں۔ نہایت امیر کبیر تھے اور شاہانہ ٹھاٹھ سے رہا کرتے تھے۔ گھوڑے باندھنے کی میخیں سونے چاندی کی تھیں لیکن آپ کے زہد و ورع اور پرہیزگاری و تقویٰ میں ذرہ برابر بھی فرق نہ پڑا۔ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میخیں مٹی میں گاڑی جاتی ہیں نہ کہ عارف کے دل میں۔ کئی بادشاہوں نے آپ سے راہِ ہدایت پائی۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں آپ منفرد بزرگ ہیں۔ جنھوں نے عام لوگوں کی اصلاح کے علاوہ ہمعصر سلاطین کو اپنے زیر اثر کیا۔ بلکہ خاندانِ تیموریہ کے امیر آپ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ مرزا بابر بن مرزا شاہ رُخ بن امیر تیمور ایک لاکھ سپاہ کے ساتھ خراسان سے آکر سمرقند پر حملہ آور ہوا۔ مرزا سلطان ابوسعید مرزا آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر معروض ہوا۔ کہ میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اس کے ساتھ سپاہ کثیر ہے آپ نے فرمایا کہ فکر نہ کر۔ اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ ہے چنانچہ بعد ازاں ان میں صلح ہو گئی۔

جب سلطان ابوسعید مرزا ۲۵ رجب ۸۷۳ھ بمطابق ۱۴۶۹ء شہید ہو گیا۔ تو اس کے گیارہ لڑکوں میں چار بر سر حکومت تھے۔ مرزا الغ بیگ کابل میں۔ مرزا سلطان احمد سمرقند میں۔ مرزا عمر شیخ اندجان و فرغانہ میں۔ مرزا سلطان محمود حصار و قندز و بدخشاں میں مرزا سلطان محمود نے سمرقند کے محاصرے کا ارادہ کیا تو آپ نے اس کو منع فرمایا۔ مگر وہ باز نہ آیا۔ حملہ کر دیا۔ حضرت کی دعا و برکت سے سخت آندھی آئی اور مرزا سلطان محمود کو شکست ہوئی اور اس کے بھاگنے پر بہت سا مالِ غنیمت ہاتھ آیا۔

آپ کے خلفائے کرام میں حضرت مولانا نور الدین عبدالرحمٰن جامیؒ۔ حضرت خواجہ محمد زاہدؒ حضرت مولانا برہان الدین ختلانیؒ۔ حضرت مولانا ابوسعید اوبہیؒ۔ حضرت مولانا خواجہ علی تاشقندی حضرت مولانا محمد قاضیؒ۔ بہت معروف ہیں۔

Marfat.com

آپ کی تصانیف میں رسالہ "انفاسِ نفیسہ" کو ایک خاص مقام حاصل ہے جس میں توبہ، صحبت ناجنس سے اجتناب، نماز پنجگانہ کی باجماعت ادائیگی، معمولات شب بیداری۔ طریقہ نماز تہجد۔ دعائے صبح گاہی۔ نوافل چاشت (اشراق) کی ادائیگی کا طریقہ اور فضائل پر مفصل بحث کی گئی ہے۔

آپ کا وصال ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ مطابق ۱۴۸۹ء بعمر ۹۰ سال شب شنبہ بمقام سمرقند ہوا۔ آپ کے مزار اقدس پر آپ کی اولاد نے نہایت عالی شان مقبرہ بنایا جو آج بھی مرجع عوام وخواص ہے۔ مزار اقدس محلہ خواجہ کفیر میں ہے ان ایام میں سلطان ابراہیم لودھی ہندوستان پر حکمران تھا۔

آپ کے بعد مشائخ نقشبند کا سلسلہ حضرت خواجہ محمد زاھد قدس سرہٗ سے چلا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمّد زاہدؒ

آنجناب اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ یعقوب چرخیؒ کے قرابتداروں میں سے تھے کچھ آپ کو ان کا نواسہ کہتے ہیں۔ ولادت موضع وخش واقعہ ملک حصار (افغانستان) میں ہوئی۔ اوائل عمر سے ہی نہایت عبادتگذار تھے اور ذکر و اشغال میں مشغول رہا کرتے تھے جب حضرت خواجہ عبیداللہؒ احرارؒ کے علم و فضل کی شہرت سُنی تو ان کی خدمتِ اقدس میں سمرقند پہنچے اور وہاں محلہ وانسرا میں اقامت گزیں ہوئے۔ ایک دن صاف ستھرا لباس پہن کر ان کی خدمت میں جانے کی تیاریاں کرنے لگے۔ دوسری طرف حضرت خواجہ احرارؒ کو بھی بذریعہ کشف اس کا علم ہوگیا۔ چنانچہ وہ بھی اونٹ پر سوار ہو کر مع مریدین ان کی طرف روانہ ہوئے جب راستے میں ملاقات ہوئی تو بہت خوش ہوئے اور پھر ان کو شرف بعیت و خلافت سے سرفراز فرمایا۔

آپ کی وفات ربیع الاول ۹۳۶ھ مطابق ۱۵۲۹ء موضع وخش میں ہوئی اور وہیں مزار بنا۔ اس زمانے میں ہندوستان پر ظہیر الدین بابر حکمران تھا۔

آپ کے وصال کے بعد سلسلہ نقشبندیہ حضرت خواجہ درویش محمدؒ سے چلا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ درویش محمدؒ

حضرت خواجہ درویش محمدؒ اپنے مرشد حضرت خواجہ محمد زاہدؒ کے بھانجے تھے جنھوں نے بذاتِ خود انکی تعلیم و تربیت پر مکمل توجہ فرمائی اور علوم ظاہری و باطنی میں یکتائے زمانہ کر دیا۔ آپ تفسیر حدیث، فقہ اور دیگر علوم کے متبحر عالم تھے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد زاہدؒ قدس سرہ العزیز سے شرف بعیت و خلافت حاصل کیا۔ بعیت ہونے کے بعد پندرہ سال تک مجاہدات و ریاضات میں مشغول رہے اور یہ حالت تجرید و تفرید بے خورد بے خواب بیابانوں اور ویرانوں میں رہا کرتے تھے انھیں ایام میں حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ دنیاوی شہرت سے بہت ڈرتے تھے اس لیئے بچوں کو قرآن پاک پڑھاتے تھے جب شیخ نورالدین خوافی آئے تو انھوں نے لوگونکو آپ کے مقامات بلند وارجمند سے آگاہ کیا۔

آپ کی وفات ۱۹ محرم الحرام ۹۷۰ھ مطابق ۱۵۶۲ء میں بروز پنج شنبہ موضع اسقرار متصل شہر سبز ماوراء النہر میں ہوا اور وہیں مزار اقدس بنا۔

آپ کے وصال کے بعد سلسلہ نقشبندیہ حضرت مولانا خواجگی محمد امکنگیؒ سے چلا۔

Marfat.com

حضرت مولانا خواجگی امکنگیؒ

اسم مبارک محمد تھا۔ والد ماجد حضرت مولانا درویش محمدؒ تھے چونکہ رہائش موضع امکنہ (من مضافات) بخارا تھی اس لیے امکنگی کہلائے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں اپنے والد مکرم سے بعیت وخلافت پائی اور تیس سال تک مسند خلافت پر رونق افروز رہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۹۱۸ھ مطابق ۱۵۱۲ء میں ہوئی۔ تمام عمر درس وتدریس اور سلسلہ کے فروغ میں بسر کی اپنے حالات کے اخفاء میں کوشاں رہتے تھے نہایت متواضع قسم کے بزرگ تھے۔ مہمانوں کی خدمت گذاری میں کوئی فروگذاشت نہ اٹھا رکھتے بلکہ خود ان کی اور ان کی سواریوں کی نگہداشت کرتے تھے۔

آپ کے زہد وورع کے باعث آپ کی شہرت دُور دور تک تھی۔ توران کے حاکم عبداللہ خاں نے آپ کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار کی دربانی کرتے دیکھا تو نیازمندانہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔

علماء، فضلاء امراء اور فقراء وغیرہ آپ کی خدمت میں بغرض استفادہ واستفاضہ حاضر رہا کرتے تھے۔

ایک دفعہ پیر محمد خاں نے پچاس ہزار سوار کے ساتھ سمرقند پہ حملہ کیا۔ باقی محمد خاں حاکم سمرقند کے پاس چودہ ہزار سوار وپیادہ تھے۔ جب اس نے آپ سے استمداد طلب کی تو آپ نے اس کے حق میں دعائے خیر کی۔ اور پیر محمد خان شکست کھا کر بھاگ گیا۔

Marfat.com

آپ کی کرامات بے شمار ہیں۔

آپ کا وصال ۱۰۰۸ھ مطابق ۱۵۹۹ء بعمر ۹۰ سال موضع امکنہ میں ہی ہوا۔ جو بخارا سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ ان ایام میں ہندوستان پر شہنشاہ جلال الدین اکبر کی حکومت تھی۔ آپ نے وفات سے چند روز قبل حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ اپنے خلیفہ اعظم کو خط لکھا تھا جس میں یہ دو اشعار تحریر فرمائے۔

زماں تا زماں مرگ یاد آیدیم　　ندانم کنوں تا چہ پیش آیدم
جدائی مبادا مرا از خدا　　دگر ہرچہ پیش آیدم شایدم

آپ کے وصال کے بعد سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا سلسلہ ہندوستان میں سرخیل سلسلہ نقشبندیہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ دہلوی سے چلا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد باقی باللہ دہلوی رح

اسم گرامی سید رضی الدین محمد باقی تھا آپ کو خواجہ بیرنگ بھی کہا جاتا ہے۔ مگر دنیائے تصوف میں حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کے نامِ نامی سے مشہور ہوئے۔ والد کا نام قاضی عبدالسلام خلجی سمرقندی تھا جو کہ ایک متبحر عالم تھے۔ انھوں نے کابل میں شادی کی تھی۔ اور اس عفیفہ سے حضرت خواجہ محمد باقی باللہ تولد ہوئے۔ ولادت باسعادت ۹۷۱ھ مطابق ۱۵۶۳ء کابل میں ہوئی۔ آپ حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے تھے۔ آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ اور مولانا محمد صادق حلوائی کے درس میں شامل ہوئے۔ پھر ان کے ساتھ بلخ، بخارا، بدخشاں اور ماوراء النہر تک کا سفر تحصیل علوم وفنون کے لیے کیا۔ بے شمار شیوخ زمانہ سے تحصیل علم کی اور پھر ہندوستان تشریف لے آئے۔ بلند ہمتی اوائل عمر سے ہی آپ کی پیشانی مبارک سے نمایاں تھی۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں آپ کو بیعت وخلافت حضرت خواجہ محمد امکنگی رح سے حاصل ہوئی۔ عبادت وریاضت میں بے نظیر تھے۔ نمازِ عشاء سے نمازِ تہجد تک دو قرآن شریف ختم کرتے تھے۔ اور پھر تہجد سے صبح کی نماز تک اکیس مرتبہ سورت یٰس کی تلاوت کرتے تھے۔ اور یہ روزمرہ کا معمول تھا۔ قیامِ لاہور میں بہت سے سالکوں اور مجذوبوں سے ملاقات کی۔ ۱۵۹۳ء میں آپ لاہور تشریف لائے اس زمانہ میں

Marfat.com

نواب مرتضیٰ خان شیخ فرید بخاری بھی لاہور میں تھا۔ اس نے آپ کے تمام مصارف کی ذمہ داری اپنے پر لی۔ خواجہ محمد ہاشم کشمی اپنی تالیف "زبدۃ المقامات" میں لکھتے ہیں کہ اس وقت بہت سے علماء و فضلاء نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر فیضان پایا۔ اس دوران آپ کا لاہور میں قیام ایک سال کے قریب رہا۔ پھر ماوراء النہر کی طرف چلے گئے۔ اس سفر میں حضرت شیخ الہ داد نقشبندی لاہوری آپ کے ہم سفر تھے۔ قیام لاہور میں آپ کو ایک مجذوب جو صاحب احوال تھا، ملا۔ آپ اس کے پیچھے پیچھے پھرا کرتے۔ وہ جس وقت آپ کو دیکھتا سوائے گالیاں دینے کے کچھ نہ کہتا۔ کبھی آپ پر پتھر پھینکتا اور کبھی دور بھاگ جاتا مگر آپ نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا۔ بالآخر آپ نے اس سے اپنا مقصد حل کر لیا۔

۱۵۹۹ء میں دوسری مرتبہ مدینۃ الاولیاء لاہور تشریف لائے "حضرات القدس" مصنفہ بدرالدین سرہندی اور "زبدۃ المقامات" مصنفہ محمد ہاشم کشمی میں لاہور کے بہت سے واقعات تحریر کیے گئے ہیں۔

فرمایا ہمارے طریقے کا دارومدار تین باتوں پر ہے۔

۱۔ اہل سنت و جماعت کے عقائد پر ثابت قدمی

۲۔ آگاہی

۳۔ عبادت

آپ اپنے وقت کے امام اور مقتدائے زمانہ، جامع کمالات ظاہری و باطنی۔ زاہد، عابد اور متقی با اوصاف کریمہ تھے۔ کم گو، کم خور اور کم خواب تھے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی روح پرفتوح آپ پر ظاہر ہوا کرتی تھی اور فقہی مسائل میں ان ہی کے مقلد تھے۔

آپ کے خلیفہ اعظم امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی تھے، جن سے

Marfat.com

تمام ہندوستان اور افضلائے عالم میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی نشر و اشاعت ہوئی مکتوبات امام ربّانی میں بیس مکتوب آپ کے نام ہیں یہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا زمانہ حکمرانی تھا ۔

امرائے دربار میں سے نواب مرتضیٰ خاں شیخ فرید بخاری ۔ نواب قلیچ خاں اندجانی حاکم پنجاب ۔ خانِ اعظم مرزا عزیز کوکہ امیر الامراء مرزا عبدالرحیم خان خاناں ۔ صدر الصدور نواب صدر جہاں ۔ مرزا حسام الدین احمد بہنوئی علامہ ابوالفضل اور دیگر جلیل القدر امراء وزراء اور سپہ سالاران آپ کے عقیدت مند تھے ۔

پھر دہلی تشریف لے گئے اور اس کو اپنا مستقل مستقر بنا لیا اور تلقین و ارشاد کی محافل برپا کیں ۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی آپ کے بے حد عقیدت مند اور ارادت مند تھے ۔

خلفائے عظام میں حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانیؒ ۔ حضرت شیخ تاج الدینؒ سنبھلی ۔ خواجہ حسام الدین احمد ۔ شیخ اللہ داد اور خواجہ محمدؒ نور بہت معروف ہیں ۔

صاحبزادگان میں حضرت خواجہ عبید اللہ (خواجہ کلاں) اور عبداللہ (خواجہ خورد) تھے ۔

آپ نے وصیّت فرمائی تھی :۔

"کہ میری وفات کے بعد گنبد نہ بنانا"۔

چنانچہ مرزا حسام الدین احمد نے ایک بلند چبوترے پر آپ کی قبر بنا دی ۔ اللہ کی قدرت دیکھیے کہ اس چبوترے پر موسم گرما میں بھی پاؤں کو تکلیف و حرارت محسوس نہیں ہوتی ۔

آپ کا وصال ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ مطابق ۱۶۰۳ء بروز شنبہ بوقت عصر اپنے مکان واقع کوٹلہ فیروز شاہ میں ہوا ۔ عمر پاک ۴۰ سال ہوئی ۔ مزار پر انوار

Marfat.com

قطب روڈ سے اجمیری دروازہ کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں قدم شریف صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک قبرستان میں ہے۔

آپ کی وفات کے وقت حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانیؒ جن سے آپکا سلسلہ نقشبندیہ آگے چلا، اس وقت لاہور میں تھے۔ وفات کی خبر سنتے ہی فوراً جانبِ دہلی روانہ ہوگئے۔

Marfat.com

حضرت امام ربّانی

مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ

(قیوم اوّل)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ فاروقی حضرت مخدوم عبدالاحد چشتی صابری کے ہاں شہر سرہند میں ۱۴ شوال المکرم ۹۷۱ھ مطابق ۱۵۶۳ء بوقت شب جمعہ پیدا ہوئے۔ مولانا کمال الدین کاشمیری سے مروجہ علوم و فنون کی تکمیل کی قرآن پاک حفظ کیا۔ شیخ یعقوب کاشمیری سے کتب احادیث پڑھیں۔ حدیث کی سند قاضی بہلول بدخشانی سے حاصل کی۔ یہاں تک کہ جوانی میں تمام مروجہ علوم میں یکتائے زمانہ بنے۔ حضرت شیخ محدثؒ دہلوی اپنی تالیف "اخبار الاخیار" میں لکھتے ہیں کہ آپ کا نسبی سلسلہ حضرت فاروقؓ اعظم تک ۲۸ واسطوں سے ملتا ہے۔ حضرت فریدالدّینؒ گنج شکر کا نسب بھی شیخ شہاب الدّین علی ملقب بہ فرخ شاہ کابلی سے ملتا ہے جو حضرت مجدّد الفؒ ثانی کے پندرھویں جدّ میں سے تھے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت و خلافت حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ دہلوی سے تھی جب اکبرآباد پہنچے تو آپ کے علم و فضل کی دھوم مچ گئی۔ علامہ ابوالفضل اور فیضی نے جب آپ کی آمد کی خبر سنی تو حاضر خدمت ہوئے۔ اس زمانہ میں آپ نے بے نقط تفسیر "سواطع الالہام" کی تصحیح فرمائی۔ پھر آپ کو ان کے ملحدانہ عقائد کی بناء پر نفرت ہوگئی اور آپ اپنے وطن مالوف واپس آگئے۔

Marfat.com

پھر آپ کی شادی حاجی سلطان تھانیسری کی دختر نیک اختر سے ہو گئی۔ ۱۰۰۷ھ مطابق ۱۵۹۸ء میں آپ کے والد بزرگوار انتقال کر گئے۔ تو اگلے سال آپ حج کے لیے روانہ ہوئے۔ دہلی پہنچے۔ تو حضرت خواجہ باقی باللہؒ سے ملاقات ہو گئی اور ان کی خدمتِ اقدس میں رہ کر سلوک کی منازل طے کرنے لگے۔ چندے قیام کے بعد سرہند شریف واپس تشریف لے آئے۔ اور گوشہ نشینی اختیار فرما لی۔ عبادت و ریاضات میں مشغول ہوئے۔ جب آپ نے ملکی حالات دیکھے کہ کس طرح بادشاہ مذہبِ اسلام کو خراب کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور نئے جھوٹے مذہب دینِ الٰہی کی ترویج و اشاعت میں مصروفِ عمل ہے۔ تو آپ نے اصلاحِ اُمت کا بیڑہ اٹھایا اور ۱۶۰۲ء میں تجدید کا کام شروع کر دیا۔ یہ تجدید احیائے دین کا پہلا سال تھا۔ ۱۶۰۴ء میں آپ کو حضرت شاہ سکندرؒ قادری کیتھلی نے آپ کو حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانیؒ کا خرقہ مبارک پیش کیا۔ جو حضرت سید تاج الدین عبدالرزاقؒ سے آپ کو نسلاً بعد نسل منتقل ہوتا رہا۔ تجدید کے بارہویں سال آفتابِ پنجاب ملا عبدالحکیم سیالکوٹی آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر شرفِ بیعت سے مشرف ہوئے۔ شہنشاہ نورالدین جہانگیر آپ کے ان تجدیدی کاموں سے بوکھلا گیا۔ کچھ اس کی بیگم ملکہ نور جہاں نے ورغلایا۔ جس پر اس نے آپ کو گوالیار کے قلعہ میں محبوس کر دیا۔ یہ ۱۶۱۹ء کا واقعہ ہے اس پر امراء اور سپہ سالار دربار شاہی مثلاً عبدالرحیم خان خاناں۔ صدر الصدور سید صدر جہاں، مہابت خاں۔ مرتضیٰ خاں شیخ فرید بخاری۔ خانِ اعظم مرزا عزیز۔ خانِ جہاں لودھی قاسم خاں۔ حیات خاں سکندر لودھی، تربیت خان اور دریا خان جیسے اعیانِ سلطنت جن کو آپ کے پیر و مرشد اور آپ سے بے حد عقیدت تھی۔ بادشاہ کے خلاف ہو گئے۔

جب جہانگیر کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو آپ کو رہا کر دیا گیا مگر اس نے اپنی تصنیف "توزک جہانگیری" میں آپ کا ذکر مغرورانہ انداز میں کیا ہے۔ پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ

Marfat.com

آپ شاہی لشکر کے ساتھ رہیں اور تبلیغ اسلام کا کام جاری رکھیں یہ سلسلہ تین چار سال تک قائم رہا۔ اس سے جہانگیر کا ذہن بدل گیا۔ اور وہ اسلام کی طرف زیادہ توجہ دینے لگا۔

۱۶۲۲ء میں آپ حضرت سلطان الہند سیّد معین الدین چشتیؒ اجمیری کے روضہ اقدس پر حاضر ہوئے دیر تک مراقبہ میں رہے۔ اس سفر میں حضرت خواجہ محمد ہاشمؒ کشمی بھی ساتھ تھے۔

آپ کی تصنیفات یہ ہیں۔ مکتوبات امام ربانی۔ رسالہ در ردّ روافض۔ اثبات النبوۃ۔ رسالہ تہلیلیہ۔ شرح رباعیات حضرت خواجہ باقی باللہؒ۔ مبداء و معاد۔ مکاشفات غیبیہ رسالہ معارف لدنیہ۔

آپ کی ولادت باسعادت سے قبل آپ کے والد حضرت شیخ عبدالاحد کو خواب آیا کہ آپ کے گھر ایک عالی مرتبت ولی اللہ تولد ہو گا۔ حضرت خواجگی امکنگیؒ حضرت احمد جامؒ اور حضرت شاہ کمالؒ کیتھلی کی پیشگوئیاں بھی تھیں اور حضرت غوث الاعظم سیّد عبدالقادر جیلانی کا جُبّہ مبارک حضرت شاہ سکندرؒ کیتھلی کے ذریعے آپ تک پہنچا۔ یہ تمام باتیں اس امر کی غمازی کرتی ہیں کہ آپ سرزمین ہندوستان میں ایک صحیح اسلامی حکومت قائم فرمائیں گے اور حقیقتاً ایسا ہی ہوا۔ مگر بقائے دوام کے دربار میں آپ کو مکتوبات کی وجہ سے جو عالمگیر شہرت نصیب ہوئی اس کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔

ان مکتوبات شریفہ کے تین دفتر ہیں۔

(۱) دفتر اوّل (دار المعرفت) مرتبہ خواجہ یار محمد جدید بدخشانیؒ طالقانی یہ ۳۱۲ ہیں۔

(۲) دفتر دوم (نور الخلائق) مرتبہ حضرت خواجہ عبدالحی حصاری شادمانی یہ ۹۹ ہیں۔

(۳) دفتر سوم (معرفت الحقائق) مرتبہ حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی برہان پوری یہ ۱۱۴ ہیں۔

Marfat.com

یہ مکتوبات آپ نے شہنشاہ جہانگیر۔ حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ۔ مرزا حسام الدین احمد۔ مرزا النعمان بدخشانی۔ خواجہ محمد اشرف کابلی، ملّا عبدالغفور سمرقندی۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ کے علاوہ صدر الصدور میراں صدر جہاں۔ خانِ اعظم مرزا عزیز کوکہ نواب خانِ جہاں حسین قلی بیگ۔ مرزا عبدالرحیم خانخاناں۔ نواب قلیچ خان اندجانی۔ نواب مرتضیٰ خان شیخ فرید بخاری۔ خضر خان لودھی۔ وغیرہ کو لکھے۔

مدینۃ الاولیاء لاہور کے ان بزرگان کو خطوط لکھے۔

شیخ محمد مکی ولد حاجی قاری موسیٰ لاہوری۔ شیخ عبدالمجید شیخ محمد تقی لاہوری۔ شیخ العالم مولانا حاجی محمد لاہوری۔ ملا عبدالواحد لاہوری۔ حافظ محمود لاہوری۔ ملّا طاہر لاہوری۔

حضرت امام ربانی مجدد الفؒ ثانی مدینۃ الاولیاء لاہور میں کئی مرتبہ تشریف لائے اور لوگوں کو اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمایا۔ ۱۰۲۳ھ میں جب آپ لاہور تشریف لائے تو سارا شہر آپ کی طرف امڈ پڑا۔ پھر آپ نے علمائے لاہور سے ملاقاتیں کیں۔ صوفیائے کرام کے مقابر پر حاضری دی۔ فاتحہ خوانی کی۔ لاہور کی یہ محافل اور مجالس اہالیانِ شہر کے لیے نعمتِ عظمیٰ سے کم نہ تھیں۔ اہالیان لاہور نے آپ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ باقی باللہ اور آپ کی ذاتِ گرامی سے ان کے قیام لاہور کے دوران بہت سے فیوض و برکات حاصل کیے۔ اب بھی مغل پورہ ریلوے سٹیشن کے پاس مسجد نور ہے جس میں ان دونوں بزرگان نے نماز ادا کی تھی۔

آپ کے سینکڑوں کی تعداد میں خلفائے کرام تھے جن کو آپ نے اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک خلافت دے کر تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے لیے روانہ کیا۔ ان میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی اس طرح ہیں۔ مولانا بدرالدین سرہندیؒ مصنف "حضرات القدس" حضرت میر صفر احمد رومیؒ متوفی ۱۰۳۰ھ۔ حضرت شیخ طاہر بندگی لاہوری م ۱۰۴۲ھ۔ حضرت مولانا محمد ہاشم کشمی برہان پوری۔

Marfat.com

حضرت مولانا یار محمدؒ جدید بدخشی طالقانی جامع مکتوبات شریف
حضرت شیخ محمد صادق کابلی م ۱۶۰۹ء ۔ حضرت مولانا امان اللہ لاہوری وغیرہ ۔
اس کے علاوہ آپ کے مریدین باصفا کی تعداد تو ہزاروں میں تھی جو سارے ہندوستان میں پھیلی ہوئی تھی ۔

بیرون ملک شام ۔ ترکستان ۔ روم ۔ کاشغر ۔ توران ۔ بدخشاں ۔ خراسان قبچاق وغیرہ تک آپ کے خلفاء گئے

اولاد پاک میں حضرت خواجہ محمد صادقؒ م ۱۶۱۶ء ۔ حضرت خواجہ محمد سعیدؒ م ۱۶۵۹ء حضرت خواجہ محمد معصومؒ م ۱۶۶۸ء ۔ حضرت خواجہ محمد فرخؒ م ۱۶۱۶ء ۔ حضرت خواجہ محمد عیسیٰؒ م ۱۶۱۶ء ۔ حضرت خواجہ محمد اشرفؒ م ۱۶۱۶ء ۔ حضرت خواجہ محمد یحییٰؒ م ۱۶۸۴ء کے علاوہ تین صاحبزادیاں بی بی رقیہ بانو ۔ بی بی اُمّ کلثوم اور بی بی خدیجہ بانو تھیں ۔
۱۶۰۲ء میں آپ قیوم اوّل بنے ۔

آپ کا وصال ۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ مطابق ۱۶۲۴ء بروز سہ شنبہ سرہند شریف میں ہوا ۔ عمر پاک ۶۳ سال پائی ۔ آپ کے بھتیجے شیخ بہاؤالدین نے غسل دیا حضرت مولانا بدرالدینؒ سرہندی صاحب " حضرات القدس " پانی ڈالتے رہے آپکو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا ۔

نماز جنازہ آپ کے فرزند رشید حضرت خواجہ محمد سعیدؒ نے پڑھائی ۔ مزار مبارک اس قبہ منورہ میں ہے جو آپ نے اپنے صاحبزادے خواجہ محمد صادقؒ کی تربت پر تعمیر کرایا تھا ۔ موجودہ مقبرہ کو حاجی سیٹھ ولی محمد و حاجی ہاشم خلف حاجی دادا ساکن دوراجی ملک کاٹھیاواڑ گجرات نے دوبارہ بنوایا ہے ۔ قبہ قدیمہ کو بحال رکھ کر اس کے اوپر سنگ مرمر کا عالیشان گنبد تعمیر کیا گیا ہے اس جدید عمارت پر تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے اس زمانے میں خرچ ہوئے ۔ اور پانچ سال میں مکمل ہوا ۔

Marfat.com

جنوبی دروازے پر یہ عبارت تحریر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لآ الٰہ اِلاّ اللہ محمدؐ رسول اللہ

مزار پر انوار حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی رحمت اللہ علیہ۔

ایں روضہ منورہ بتاریخ ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹۲۵ء تعمیر یافت

Marfat.com

عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصومؒ
(قیوم ثانی)

عروۃ الوثقیٰ قیوم ثانی حضرت خواجہ محمد معصومؒ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے تیسرے صاحبزادے تھے۔ ولادت باسعادت ۱۱ شوال المکرم ۱۰۰۷ھ مطابق ۱۵۹۸ء عہد جلال الدین اکبر بمقام بسی نزد سرہند ہوئی۔

۱۶ سال کی عمر میں آپ نے تمام متداولہ علوم میں مہارت حاصل کر لی۔ درس کتب اپنے برادر معظم خواجہ محمد صادقؒ سے پڑھیں، اپنے والدِ مکرم سے بھی استفادہ کیا۔ کچھ کتب حضرت شیخ طاہرؒ بندگی لاہوری سے پڑھیں۔ قرآن مجید تین ماہ میں حفظ کر لیا۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں اپنے والد ماجد سے شرف بیعت و خلافت حاصل کیا۔

لکھا ہے کہ نو لاکھ آدمیوں نے آپ کے دست حق پرست پر توبہ کی۔ سات ہزار خلفاء صاحب ارشاد ہوئے۔ مفتی غلام سرور لاہوریؒ "حدیقۃ الاولیاء" میں لکھتے ہیں کہ آپ کے تین لاکھ مرید تھے لکھا ہے کہ ماوراءالنہر، خراسان اور بدخشاں وغیرہ ممالک کے بادشاہوں نے اپنے وکیل معہ تحائف وغیرہ بھیج کر دوبارہ غائبانہ بیعت کی۔ روم توران، کاشغر، یمن اور شام کے بادشاہ مرید ہوئے۔ شاہِ سلیمان بادشاہِ ایران رفض سے تائب ہوا۔ ہزارہا شیعہ بھی اس کے ساتھ ہی تائب ہو کر مرید ہوئے۔

۲۷ ذی الحجہ ۱۰۲۱ھ مطابق ۱۶۱۲ء میں آپ کا نکاح میر صفر احمدؒ رومی کی صاحبزادی سے لاہور میں ہوا۔ جن کا نام بی بی رقیہ تھا۔ حضرت میر صفر احمدؒ رومی

Marfat.com

حضرت امام ربانی کے خلیفہ تھے۔
لکھا ہے کہ ۱۶۲۴ء میں آپ کو اپنے والد بزرگوار کی طرف سے قبولیت کی سند ملی۔ اس دن پچاس ہزار افراد نے آپ سے بیعت کی۔ جہانگیر خود سرہند شریف حاضر ہوا۔ اور جب اس کا انتقال ہوا تو آپ نے اس کے حق میں دعائے خیر کی۔
شاہ جہان جب تخت نشین ہوا تو اس نے بھی آپ سے بیعت کی۔ اور کئی ایک بدعات جو عہد اکبر سے رواج پذیر تھیں۔ دور کیں۔ نیز اس نے آپ کے ایماء سے شاہی سکے پر کلمہ طیبہ کی مہر جاری کرنے کا فرمان دیا۔ تین لاکھ مساجد اور ایک لاکھ مدرسے تعمیر کرائے۔
۱۶۳۷ء میں اورنگ زیب عالمگیر نے آپ سے بیعت کی۔ ۱۶۳۸ء میں شہزادی روشن آرا بیگم بیعت ہوئی۔ نواب مکرم خان گورنر لاہور آپ کا عقیدتمند تھا۔ یہاں تک کہ شاہی خدمت چھوڑ کر آپ کی ہی خدمت اقدس میں سرہند شریف رہنے لگا۔
۱۶۵۶ء میں اپنے دو برادران خواجہ محمد سعید خازن رحمت اور شیخ محمد یحییٰ کے علاوہ کئی ہزار مریدوں کے ہمراہ حج کے لیے تشریف لے گئے۔ ۱۶۵۷ء میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی زیارت پاک ہوئی۔ ۱۶۵۸ء میں واپس ہندوستان پہنچے۔ صاحب "نزہت الناظرین" لکھتا ہے کہ مریدوں کی تربیت واقعات کی تعبیر اور مشکلات کے حل میں اپنے بھائیوں اور اپنے ہم عصر مشائخ سے ممتاز تھے۔
مشہور فارسی شاعر ناصر علی سرہندی آپ کا مرید تھا۔
"مکتوبات معصومیہ" جو تین جلدوں پر مشتمل ہے آپ کے ہی مکتوبات کا گراں قدر سرمایہ ہے۔ پہلی جلد میں ۲۳۹ دوسری جلد میں ۱۵۸ اور تیسری جلد میں ۲۵۵ کل ۶۵۲ مکاتیب ہیں "مکتوبات امام ربانی" میں ۲۷ مکاتیب آپ کے نام ہیں۔
اولاد میں چھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں۔ فرزندان کے نام اس طرح ہیں

Marfat.com

۱۔حضرت شیخ محمد صبغت اللہ ۲۔ حجت اللہ محمد نقشبند ۳۔ خواجہ محمد اشرف ۴۔ شیخ محمد صدیق ۵۔ شیخ سیف الدین ۶۔ خواجہ محمد عبیداللہ

آپ کا وصال ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ مطابق ۱۶۶۸ء عہد اورنگ زیب عالمگیر میں بمقام سرہند شریف ہوا۔ اورنگ زیب عالمگیر نے تاریخ وفات کہی

۱۔ ”نور عالم رفت“ ۲۔ ”عالم تاریک شد“

شہزادی روشن آرا بیگم بنت شاہ جہان نے اپنے خرچ سے روضہ تعمیر کرایا۔ نماز جنازہ آپ کے فرزند حضرت شیخ عبداللہ نے پڑھائی۔ اس کی تعمیر کے لیے شہزادی نے ایران کے اعلیٰ درجہ کے استاد معمار طلب کیے تھے۔ اور روضہ شریف پر سنہرا کام کیا گیا تھا۔ دروازوں کے پردے شامیانے اور مزار پوش زربفت کے تھے۔ لکھا ہے کہ روضہ شریف کی عمارت اور سامان فرش فروش پر ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ خرچ ہوا۔ پانچ ہزار اشرفی گنبدوں پر خرچ ہوئی۔ آپکے اس روضہ کے اندر آٹھ قبریں ہیں۔

Marfat.com

حضرت خواجہ حجت اللہ محمد نقشبند رح

(قیوم ثالث)

آپ عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے دوسرے فرزند ارجمند ہیں۔ ولادت پاک بروز جمعۃ المبارک، رمضان المبارک ۱۰۳۴ھ مطابق ۱۶۲۵ء عہد نورالدین جہانگیر میں سرہند شریف میں ہوئی۔ علوم ظاہری و باطنی اپنے والد مکرم سے حاصل کیے آپ کا لقب نقشبند ثانی ہے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں اپنے والد ماجد سے بیعت و خلافت حاصل کی۔ اور قیومیت آپ کو ۱۰۷۴ھ مطابق ۱۶۶۴ء عہد اورنگ زیب عالمگیر میں ملی۔ نیز قطب الاقطاب کی بشارت دی۔ ۱۱ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ مطابق ۱۶۶۹ء کو مسند ارشاد پر جلوس فرمایا۔ بے شمار لوگ آپ کے مرید ہوئے۔ لکھا ہے کہ روئے زمین کے مختلف حصوں سے لوگ ٹڈی دل کی طرح آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ایران، توران، ترکستان اور بدخشاں کے بادشاہ اپنی اپنی حدود تک استقبال کے لیے آئے اور اپنے اپنے ایلچی مع ہدایا و تحائف آپ کی خدمت میں بھیجے۔

قیومیت کے پچیسویں سال روزانہ چار پانچ سو آدمی بیعت ہوتے۔ علاوہ بریں

Marfat.com

بڑے بڑے مشائخ اور علماء حلقہ ارادت میں آئے۔

آپ کے چھ صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں تھیں۔

آپ کا وصال ۲۹ محرم الحرام ۱۱۱۴ھ مطابق ۱۷۰۲ء بروز شب جمعہ سرہند شریف میں ہوا۔ آپ کو اس مکان میں جو قدیم سے آپ کی ملکیت تھا حضرت عروۃ الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک سے شمال کی طرف تین تیر پرتاب کے فاصلہ پر فتح باغ کے قریب دفن کیا گیا اور مرقد مبارک پر نہایت عالیشان قبہ بنایا گیا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد زبیرؒ

(قیوّم رابع)

حضرت خواجہ محمد زبیرؒ قیوم رابع بن حضرت ابوالعلیٰ بن عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصومؒ قیوم ثانی بروز دوشنبہ ۵ ذی قعدہ ۱۰۹۳ھ مطابق ۱۶۸۲ء سرہند شریف میں تولد ہوئے۔ حضرت خواجہ حجت اللہ محمد نقشبندؒ (قیوم ثالث) نے ان کو قیومیت کی بشارت دی تھی۔ چنانچہ آپ نے یکم سفر المظفر ۱۱۱۴ھ مطابق ۱۷۰۳ء بوم شنبہ مسند قیومیت دار شاد پر جلوس فرمایا۔ حضرت قیوم ثالثؒ جب حج بیت اللہ شریف کے لیے گئے۔ تو آپ کو ہمراہ لے گئے۔ اورنگ زیب کی وفات کے بعد اس کے لڑکوں میں جنگ تخت نشینی لاہور میں چھڑ گئی۔ اس وقت شہزادہ معظم جو خواجگان مجددیہ کا ارادت مند تھا۔ آپ سے دعا کا طالب ہوا۔ چنانچہ آپ کی دعا و برکت سے شہزادہ معظم بہادر شاہ اوّل کے لقب سے ہندوستان کا بادشاہ بنا۔ پھر حضرت قیوم رابعؒ مدینۃ الاولیاء لاہور تشریف لائے تو ہزارہا لوگوں نے آپ سے فیوض و برکات حاصل کیے۔ بادشاہِ وقت اور بہت سے امراء وزراء آپ کے مرید بنے۔ آپ آدھی رات کو تہجد کے لیے اٹھتے اور بعد نماز تہجد کبھی چالیس بار کبھی ساٹھ بار سورت یٰسٓ پڑھتے تھے۔ نماز اوابین کے بعد دس ہزار بار ذکر نفی اثبات کرتے پھر مریدوں کا حلقہ فرماتے اور انھیں توجہ دیتے

Marfat.com

عشاء کی نماز کے بعد آپ شاہی محلات میں تشریف لاکر عورتوں کا حلقہ فرماتے۔ آپ کے حلقۂ ذکر میں ہزار ہزار مرد اور دو دو تین تین سو عورتیں ہوتی تھیں۔ فجر سے چاشت تک مراقبے میں مصروف رہتے پھر مردوں کو حلقے میں توجہ دیتے۔ دم کے ساتھ دن میں چوبیس ہزار بار ذکر نفی اثبات اور پندرہ ہزار بار ذکر اسمِ ذات کرتے تھے۔

آپ کا وصال ۴ ذی قعدہ ۱۱۵۳ھ مطابق ۱۷۴۱ء میں دہلی میں ہوا۔ آپ کی نعش مبارک کو دہلی سے لاکر سرہند شریف میں شیخ سعدالدین کی حویلی میں دفن کر دیا گیا۔ جس کو آپ نے شیخ مذکور کے فرزند سے چار ہزار روپے دیکر خرید لیا تھا پھر آپ کے مرقد مبارک پر ایک عالی شان روضہ تعمیر کیا گیا جو رنگا رنگ کے نقش و نگار سے آراستہ تھا اور جس میں چین اور فرنگ کی گلکاری کی ہوئی تھی۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد اشرفؒ مدنی

نام قطب الدین بخاری لقب سید حسین المعروف حضرت خواجہ محمد اشرفؒ مدنی ہے آپ کا اصلی وطن ماوراالنہر ہے۔ ظاہری علوم کے حصول کے بعد سرہند شریف تشریف لے آئے اور یہاں باطنی علوم کی تحصیل کی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں آپ نے قیوم رابع حضرت خواجہ محمد زبیرؒ سے بیعت و خلافت حاصل کی۔ ان کے وصال کے بعد مسند ارشاد پر متمکن ہوئے اور کچھ مدت سرہند شریف میں ہی قیام فرمایا۔ ولادت آپ کی ۱۰۴۷ھ مطابق ۱۶۳۸ء ہے۔ براستہ لاہور سرہند شریف گئے تھے۔ تفسیر، حدیث اور فقہ کے عالم باعمل اور فاضل بے بدل تھے۔

جب حضرت مجدد الفؒ ثانی کی اولاد امجاد سے اختلاف ہوا۔ تو بارہویں صدی کے آغاز میں مدینہ منورہ چلے گئے۔ آپ کی ناراضگی سے چھ سال تک سرہند شریف میں سخت تباہی مچی۔ اس لیے آپ کو خالیٔ سرہند کہا جاتا ہے۔

آپ کو اغنیاء اور امراء کے اختلاط سے سخت نفرت تھی۔ حج سے فراغت کے بعد مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے تو دو دو قدم پر سو سو بار درود شریف پڑھتے اور ہر ہر فرسنگ پر دوگانہ نماز ادا کرتے تھے۔ جب مدینہ کے نزدیک پہنچے تو دوگانہ شکریہ ادا کرکے پابرہنہ شہر میں داخل ہوئے۔ اور شرف زیارت سے مشرف ہوئے پھر آپ کو مدینہ منورہ کی جدائی گوارا نہ ہوئی۔ اس لیے آپ جنت البقیع میں حضرت امام حسن علیہ السلام کے

Marfat.com

روضہ مبارک کے متصل جہاں قبہ مبارک کا پانی گرتا ہے جا بیٹھے اور ذکر الٰہی میں مشغول ہوئے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سے لوگوں کو بشارت ہوئی۔ کہ خواجہ محمد اشرفؒ میرا فرزند اور مہمان ہے اس سے علم باطن کی نعمت حاصل کرو۔ چنانچہ بیشمار لوگ آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر اس نعمتِ عظمیٰ سے مالا مال ہوئے۔ اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں شامل ہوئے۔

آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ۱۱۵۰ھ مطابق ۱۷۳۸ء میں ہوئی اور جنت البقیع میں روضہ حضرت عثمان ذی النورین کے روضہ پُر انوار سے متصل بنایا گیا اس کے نزدیک ہی حضرت خواجہ محمد پارساؒ اور حضرت آدم بنوریؒ کے مزارات مقدسہ ہیں۔ ایک مصنف آپ کی وفات کا سال ۱۱۸۰ھ مطابق ۱۷۶۶ء لکھتا ہے وہ لکھتا ہے کہ حضرت عثمانؓ کے روضہ مبارک کی چھت کا پانی آپ کے مرقد پر گرتا ہے۔

Marfat.com

حضرت حافظ سیّد جمال اللہؒ رامپوری

آپ بخارا سے ترکِ وطن کر کے براستہ لاہور سرہند شریف پہنچے۔ حافظ قرآن مجید اور متبحر عالم تھے۔ صحیح النسب سادات سے تعلق رکھتے تھے۔ جس وقت بخارا سے سرہند شریف آئے تو آپ پر مجذوبیت کی حالت تھی اور یہاں آکر حضرت خواجہ محمد اشرفؒ مدنی کی خدمت میں رہ کر فیوض و برکات حاصل کیے۔ نیز بعیت و خلافت سے سرفراز ہوئے آپ کا سلسلہ نسب حضرت سید عبدالقادرؒ جیلانی تک پہنچتا ہے۔

آپ روزانہ دو قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔ اپنے استاد حضرت خواجہ قطب الدین کے ہمراہ حج کے لیے گئے۔

آپ کو شکار کا بھی شوق تھا اور آپ نے اپنی زندگی میں کئی شیروں کو مارا۔

سرہند شریف ویران ہونے کے بعد آپ رامپور تشریف لے گئے روایت ہے کہ جب حضرت شاہ جمال اللہؒ نے حضرت خواجہ محمد فیض اللہؒ کو افغانستان جانے کا حکم دیا تو بطور وصیت یہ دو رباعیاں سنائیں۔

(۱) مایہ دیں را بدنیا دادن از بے ہمتی است
زانکہ دنیا جملگی رنج است و دیں است

Marfat.com

رباعیاں

نعمت نالی ستانی دولت باقی وہی
اندریں سودا خرد داند کہ عین مجاش است
کوش تا دلِ صاحب نظر بدست آری
کہ نیست در جہان دولتے ازیں بہتر
مکن عمارت دُنیا ۔ بکن عمارت دل
کہ عرش اعظم است ایں دل بقول پیغمبرؐ

آپ کے خلفاء میں مُلّا شیر خاںؒ تیراہی حضرت سید محمدؒ عیسیٰ ۔ سیّد ملّاںؒ امان تیراہی شاہ دُرگاہیؒ غزنوی ۔ وارث خاں بنارسی اور سیّد محی الدّین تیراہی وغیرہ تھے ۔

تمام عمر مجرّد رہے ۔ آپ کی ستودہ صفات سے اُمراء اور رؤسا فیضیاب ہوئے ۔ اور حلقہ ارادت میں آئے ۔ لنگر شاہی تھا ۔ جہاں روزانہ سینکڑوں لوگ کھانا کھاتے تھے ۔ جودوسخا اور خوش خلقی کے بادشاہ تھے ۔ مستجاب الدعوات تھے ۔ کئی قسم کی کرامات اور خوارق آپ سے ظہور پذیر ہوئے ۔

آپ نے ۲ صفر المظفر ۱۲۰۹ھ مطابق ۱۷۹۵ء میں وصال فرمایا ۔ مزار پُرانوار شہر رامپور کے متصل دروازہ عیدگاہ میں واقع ہے ۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد عیسٰیؒ نقشبندی

آنجناب قصبہ چوڈہ ضلع ملتان کے رہنے والے تھے۔آپ کا شجرۂ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جا ملتا ہے نہایت عالم فاضل بزرگ تھے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ جمال اللہ نقشبندیؒ سے باطنی استفادہ فرمایا۔اور خلافت حاصل کر کے موضع گونڈاپور ضلع بنوں چلے گئے اور وہاں سلوک و ارشاد کی محافل گرم کیں۔بیشمار لوگوں نے آپ سے فیض حاصل کیا۔حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے بھی آپ کی ملاقات تھی اور ہر روز آپ سے ایک دفعہ ملاقات کیا کرتے تھے آپ اپنے خلیفہ اعظم حضرت خواجہ محمد فیض اللہؒ کے ہمراہ تیراہ شریف بھی گئے تھے۔

آپ کی کرامات بے شمار ہیں۔

آپ کے تین صاحبزادے تھے (۱) خواجہ پیر محمد (۲) خواجہ جان محمد (۳) خواجہ علی محمد۔آپ کے وصال کے بعد حضرت خواجہ جان محمد سجادہ نشین ہوئے۔

آپ کی وفات ۷ ذی الحج ۱۲۲۰ھ مطابق ۱۸۰۶ء میں گونڈا پور میں ہوئی اور وہیں مزار شریف بنا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد فیض اللہؒ تیراہی نقشبندی

آپ کی ولادت قصبہ تیراہ۔ کابل (افغانستان) کی ہے۔ شجرہ نسب ۳۲ واسطوں سے امام رفیع الدینؒ فاروقی سے ملتا ہے والد ماجد کا نام حضرت قاضی خان محمد تھا۔ جو موضع شادی خیل نزد شہر کوہاٹ علوم دینیہ کی تدریس کے فرائض سرانجام دیتے تھے آپ کی شادی قاضی عبدالمجید مفتی علاقہ کوہاٹ کی صاحبزادی سے ہوئی جو خود بڑی عالمہ فاضلہ تھی۔

دوران ملازمت آپ رامپور میں رہے۔ لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت خواجہ سید جمال اللہؒ اپنے ہمراہیوں سمیت سیر کی غرض سے اُدھر گئے۔ چنانچہ ان کو دیکھتے ہی وارفتہ ہوگئے۔ اس وقت آپ کے ساتھ حضرت خواجہ محمد عیسیٰؒ بھی تھے۔ انھوں نے آپ سے بیعت کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ انھوں نے آپ کو حضرت خواجہ محمد عیسیٰؒ کے سپرد کر دیا۔ چنانچہ آپ نے ملازمت ترک کردی۔ اور اپنے پیر و مرشد کے ساتھ رہنے لگے۔

آپ نے اپنی حیات میں دور دراز علاقوں کا سفر کیا اور بے شمار بزرگانِ دین سے استفادہ و استفاضہ کیا۔ بے شمار لوگ آپ کی تربیت سے سلسلہ نقشبندیہ میں شامل ہوئے۔ بڑے مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ آپ کی کئی ایک کرامات مشہور ہیں۔

Marfat.com

آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ نور محمدؒ جن کا مزار شریف چورہ شریف ضلع کیمبل پور میں ہے بہت شہرت حاصل کی ۔

آخری عمر میں آپ کافی کمزور ہو گئے تھے اور پالکی میں سفر کر کے آیا جایا کرتے تھے ۔

آپ کی وفات ۲۰ ربیع الاول ۱۲۴۵ھ مطابق ۱۸۳۰ء موضع تیزی شریف تیراہ شریف (کابل) میں ہوئی اور وہیں مرقد پاک بنا ۔

Marfat.com

حضرت خواجہ نور محمدؒ نقشبندی

حضرت خواجہ نور محمدؒ حضرت خواجہ فیض اللہؒ تیراہی کے فرزند ارجمند تھے۔ پیدائش ۱۱۷۹ھ مطابق ۱۷۶۶ء میں ہوئی۔ اسی سال تک تیراہ میں رہے۔ ۳۲ واسطوں سے شجرہ نسب حضرت فاروق اعظمؓ تک منتہی ہوتا ہے۔

تحصیل علوم وفنون اور باطنی تعلیم اپنے والد مکرم سے حاصل کی اور خلافت و اجازت سے سرفراز ہوئے۔ آپ مادرزاد ولی اللہ تھے۔

آپ شریعت محمدیہ کے پابند طریقت کے شہسوار اور معرفت کے مقامات بلند پر فائز تھے۔ والد ماجد کی وفات کے بعد افغانستان سے ہجرت فرما کر چورہ شریف ضلع کیمبل پور آکر سکونت اختیار فرمائی۔ اور خلق خدا کی روحانی تربیت میں مشغول ہوئے تیراہ سے چورہ شریف آکر تقریباً ڈیڑھ سال کے بعد وفات پا گئے۔ آپ حضرت باباجیو صاحب کے نام سے معروف ہوئے آپ کی بہت سی کرامات ہیں۔

صاحبزادگان میں حضرت خواجہ احمد گل جو تیراہ شریف میں رہے حضرت دین محمد، حضرت خواجہ شاہ محمد اور حضرت خواجہ فقیر محمد تھے۔

آپ کی وفات ۱۲ شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۸۷۰ء میں بعمر ۱۰۶ برس بروز جمعرات چورہ شریف میں ہوئی۔ آپ کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت باداجی فقیر محمد سجادہ نشین ہوئے آپ کے ستائیس نامور خلفاء ہوئے ہیں۔

Marfat.com

حضرت خواجہ فقیر محمدؒ نقشبندی

حضرت خواجہ فقیر محمدؒ المعروف بہ حضرت باباجی حضرت خواجہ نور محمدؒ تیراہی کے دوسرے فرزند رشید تھے۔ آپ کی ولادت کے وقت آپ کے جدّ امجد حضرت خواجہ محمد فیضؒ اللہ تیراہی بقید حیات تھے۔ انھوں نے اپنا لعابِ دہن ان کے منہ میں دیا۔ اور فرمایا۔ یہ لڑکا بڑا نیک بخت ہوگا۔

آپ نے علوم ظاہری و باطنی اپنے والد سے حاصل کیے۔

بیس سال کی عمر میں اپنے والد مکرم سے خرقہ خلافت نقشبندیہ حاصل کیا اور پھر اپنے بھائی خواجہ دین محمد کے ہمراہ پنجاب میں تشریف لائے۔ جب باڈلی شریف ضلع جہلم پہنچے تو محمد خان عالم کے فرزند غلام محی الدین اور دوسرے لوگ آپ کی توجہ سے سلسلہ میں داخل ہوئے پھر سیالکوٹ تشریف لے گئے وہاں بھی سینکڑوں آدمی حلقہ ارادت میں آئے۔ مدینۃ الاولیاء لاہور کئی دفعہ تشریف لائے۔

شریعتِ نبویہ کے ازحد پابند تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق ان کے قدم بقدم چلتے تھے۔ غرباء اور مساکین کی صحبت میں بہت خوش رہتے تھے آپ اس قدر متبحّر عالم تھے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کے جدا جدا اسرار و رموز بیان فرماتے۔ جسے سن کر بڑے بڑے عالم فاضل انگشت بدنداں رہ جاتے طبیعت جمالی تھی۔ کسی پر غصّہ نہ فرماتے تھے۔ کسی دوست کی شکایت سننا گوارہ نہ فرماتے تھے

Marfat.com

تحمل، بردباری اور انکساری میں بے مثال تھے۔ آپ کی مجلس میں بڑے بڑے علماء اور امراء بیٹھتے تھے۔ مگر آپ کی ذی وقار اور بارعب شخصیت کے سامنے کسی کو لب کشائی کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ خوراک نہایت سادہ تھی جو خمیری روٹی اور کھچڑی پر مشتمل ہوتی تھی۔ اپنے مریدوں کو "مرید" کہہ کر نہ بلاتے۔ بلکہ لفظ یار یا دوست استعمال فرمایا کرتے تھے۔ اپنے خلفاء کی بہت عزت فرمایا کرتے تھے۔ آپکی بے شمار کرامات زبان زدِ عام ہیں۔ توجہ میں کیمیائی اثر رکھتے تھے۔

خلفائے کرام میں حضرت امیر ملت سید جماعت علیؒ شاہ علی پوری۔ حضرت ثانی لاثانی پیر جماعت علی شاہ علی پوری۔ حضرت خواجہ غلام محی الدینؒ باڈلی شریف حضرت حافظ عبدالکریمؒ راولپنڈی کو کافی شہرت حاصل ہوئی۔ خلفاء اور مریدین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

آپ کی وفات ۲۱ محرم الحرام ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۸۹۸ء چورہ شریف میں ہوئی اور وہیں مزار پُر انوار بنا۔ جو آپ کے والد ماجد حضرت خواجہ نور محمدؒ تیراہی کے مزار سے چند سو قدم کے فاصلے پر ہے۔

Marfat.com

امیر ملّت

حضرت حافظ جماعت علیشاہؒ محدّث علی پوری

امیر ملت حافظ پیر سید جماعت علیشاہؒ محدث علیپوریؒ ۱۲۵۷ھ مطابق ۱۸۴۱ء میں علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ سید کریم شاہ شیرازی کے ہاں تولّد ہوئے۔ آپ کا خاندان سادات شیراز سے تعلّق رکھتا تھا سلسلہ نسب ۳۸ واسطوں سے خلیفہ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد میں ایک بزرگ سید محمد حنیف عہد جلال الدین اکبر میں شیراز سے آکر علی پور سیداں میں اقامت گزیں ہوئے۔

آپ نے علی پور سیداں میں حافظ شہاب الدین کشمیری سے قرآن مجید حفظ کیا ابتدائی کتب مولانا عبدالوہاب امرتسری اور مولانا عبدالرشید علی سے پڑھیں۔ حضرت مولانا غلام قادر بھیرویؒ چشتی لاہوری اور مولانا فیض الحسن سہارنپوریؒ سے اکتساب فیض کیا کانپور جاکر مولانا محمد علی مونگیری ناظم ندوۃ العلماء سے بھی استفادہ کیا۔ مولانا احمد حسن کانپوری کی خدمت میں بھی حاضر رہے۔ قاری عبدالرحمٰن پانی پتی سے بھی فیض یاب ہوئے مولانا عبدالحق مہاجر مکّی سے سند حدیث حاصل کی۔ اور حضرت مولانا فضل الرحمٰنؒ گنج مراد آبادی سے بھی سندِ حدیث کی۔ آپ نے فضل محمد عبداللہ ٹونکی پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور سے بھی استفادہ کیا تھا۔ حضرت مولانا محمد مظہر سہارنپوری (بانی مدرسہ مظہریہ) سے بھی علوم عقلیہ و نقلیہ پڑھے۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ فقیر محمدؒ المشہور حضرت باباجی صاحب (چورہ شریف) سے شرف بعیت و خلافت حاصل کی۔

Marfat.com

آپ نے اشاعت و تبلیغ اسلام کے لیے تمام ہندوستان کا دورہ کیا اور پشاور سے راس کماری اور کراچی سے رنگون تک تشریف لے گئے۔ غیر مقلدین کے علاوہ آپ نے عیسائی مشنریوں اور آریہ سماجیوں کی ریشہ دوانیوں کا مقابلہ کر کے ان کو ناکام کیا۔ ہزار ہا عیسائیوں اور ہندوؤں کو مشرف با اسلام کیا۔ شدھی تحریک کے خلاف بھرپور جدوجہد کی مرزائے قادیانی کے باطل دعویٰ کی زبردست تردید کی۔ ہندوؤں اور عیسائیوں کیخلاف آگرہ میں تبلیغی مرکز قائم کیا۔ دینی مدارس کے ساتھ تعاون اپنا فرضِ منصبی سمجھتے تھے سلطان عبدالمجید ترکی کی اپیل پر حجاز ریلوے فنڈ میں چھ لاکھ روپے جمع کرائے۔ ایک دفعہ سرزمینِ عرب میں قحط پڑ گیا۔ تو آپ نے ایک لاکھ روپیہ کی رقم ارسال کی۔ شاردا ایکٹ کی منسوخی کے لیے آپ نے بہت کام کیا۔ مجبوراً حکومت کو اس قانون میں ترمیم کرنا پڑی۔ آپ نے فتنہ ارتداد کے قلع قمع کرنے کے لیے علمائے کرام کے بہت سے وفود مختلف مقامات پر بھیجے۔ اور خود بھی ان کے ساتھ رہے۔ لکھا ہے کہ آپ نے تین ماہ میں ۸۶ وفد بھیجے۔

آپ کی سیاسی خدمات بھی بے شمار ہیں۔ تحریک ترکِ موالات اور تحریک ہجرت سے مسلمانوں کو باخبر کیا۔ تحریک مسجد شہید گنج لاہور ۱۹۳۵ء میں اسلامیان ہند کی راہنمائی کی۔ بادشاہی مسجد لاہور میں لاکھوں کے مجمع سے آپ نے ولولہ انگیز تقریر کی اور "امیر ملت" کا خطاب پایا۔ علی گڑھ یونیورسٹی کے قیام پر کئی لاکھ روپیہ چندہ جمع کرایا۔ بادشاہی مسجد لاہور کے اجلاس میں یہ بندہ حقیر پُر تقصیر بھی شامل تھا۔

تحریکِ پاکستان کے لیے بھی آپ کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ آل انڈیا سُنّی کانفرنس (بنارس) ۱۹۴۶ء میں بحیثیت سرپرست شامل ہوئے۔ نیز تمام متحدہ ہندوستان کا تحریک پاکستان کی حمایت میں دورہ کیا۔ جلسے کیے اور قائداعظم محمد علی جناح کا پیغام گھر گھر پہنچایا۔ اس زمانہ میں دیوبندی، اہلِ حدیث اور دوسرے چوٹی کے نیشنلسٹ

Marfat.com

علماء نے قائدِ اعظم اور تحریک پاکستان کی شدید مذمت کی ۔ کانگریس کے روپیہ پر ان علماء نے ہندوستان کے دُور دراز مقامات کا دورہ کیا قائدِ اعظم پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا ۔ اور تحریک پاکستان کو ایک غلط اقدام قرار دیا گیا ۔ مگر آپ کے مخلصانہ عزائم کے سامنے ان کی کوئی پیش نہ گئی ۔ آپ حضرت قائدِ اعظم سے کئی دفعہ ملے ۔ اور ان کو اپنی اور اپنے مریدوں کی طرف سے مکمل یقین دہانی کرائی ۔

حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمۃ آپ کا بے حد احترام کرتے تھے ۔ ایک دفعہ آپ انجمن حمایتِ اسلام لاہور کے جلسہ کی صدارت فرما رہے تھے کہ علامہ اقبال آکر آپ کے قدموں میں بیٹھ گئے ۔ اور کہا کہ بزرگوں کے قدموں میں بیٹھنا سعادت ہے ۔ آپ نے فرمایا : اقبال جس کے قدموں میں ہو اسے اور کیا چاہیے ۔ علامہ اقبال نے سب سے پہلے خود اپنی قادری سلسلہ میں بیعت کا ذکر آپ سے کیا تھا ۔ آپ کو بھی حضرت علامہ اقبال سے بہت محبت تھی ۔ زندگی کے آخری ایام میں وہ اکثر علامہ کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے ۔

تیری بندہ پروری سے میرے دن گذر رہے ہیں
نہ گلہ ہے دوستوں کا نہ شکایتِ زمانہ

آپ کے اخلاقِ حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ بیشمار ہیں ۔ تقریباً پچاس مرتبہ حج حرمین الشریفین کی سعادت حاصل کی ۔ سینکڑوں مسجدیں تعمیر کرائیں ۔ دینی مدارس کا ملک کے اکثر حصوں میں اجراء کیا ۔ ۱۹۰۴ء میں انجمن خُدّام الصوفیہ لاہور کی بنیاد رکھی ۔ علی پور سیّداں میں آپ نے سنگِ مرمر کی ایک نہایت خوبصورت مسجد تعمیر کرائی ۔ جو مسجدِ نور کے نام سے مشہور ہے ۔ جس زمانہ میں یہ مسجد تعمیر ہوئی تھی اس پر چھ لاکھ روپیہ خرچ ہوا تھا ۔ اس مسجد کے دروازے صندل کی لکڑی کے اور ہاتھی دانت سے مرصّع ہیں ۔ مسجد میں چھت پر وہیل مچھلی کا ۲۱ فٹ لمبا کانٹا خوبصورتی کے لیے لگایا گیا ہے ۔

آپ کے عقیدتمندوں میں آغا خلیل کنجی بردار دربار رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

Marfat.com

نادر شاہ شہید والیِ افغانستان ۔ میر عثمان علی خان، نظام حیدر آباد دکن، قائدِ ملت چوہدری غلام عباس ۔ نواب بہادر یار جنگ ۔ سر آغا خان، نواب وقار الملک، علامہ سر محمد اقبال، قائدِ اعظم ۔ نواب محمد اسماعیل خاں ۔ وغیرہ ہیں ۔

تصنیفات میں ضرورتِ شیخ ۔ اطاعتِ مرشد ۔ مرید صادق ۔ یارانِ طریقت کے علاوہ کئی ایک قابلِ قدر مقالہ جات فضیلتِ تہجد اور فضائلِ مدینہ یاد گار ہیں

آپ کا وصال ۲۶ ذی قعدہ ۱۳۷۰ھ مطابق ۳۱ اگست ۱۹۵۱ء بروز جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب علی پور سیداں میں ہوا اور وہاں ہی آپ کا مزار پرانوار مرجعِ خلائق ہے ۔

Marfat.com

حضرت حاجی پیر حیات محمدؒ نقشبندی

آپ کے آباؤ اجداد سرزمین کشمیر میں بیج وہاڑہ کے رہنے والے تھے۔ ایک زمانہ میں آپ کے بزرگ وہاں سے سیال کوٹ میں نقل مکانی کر آئے۔ اور یہاں مستقل طور پر اقامت گزیں ہو گئے۔ آپ کے والد کا نام پیر بہار شاہ تھا۔ آپ کے دادا کشمیر سے سوہدرہ چلے آئے تھے اور وہیں آپ کی وفات ہو گئی اور وہاں کے مقبرہ مستان شاہ کے قبرستان میں دفن ہوئے اس موقع پر پیر بہار شاہ نے اپنی رہائش مستقلاً سوہدرہ میں ہی اختیار کر لی پھر بمعہ اہل و عیال سیالکوٹ چلے گئے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں آپ نے امیر ملت حضرت حافظ جماعت علی شاہ علی پوریؒ سے شرفِ بیعت حاصل کیا اور بعد ازاں خلافت حاصل کر کے ان کے خلفائے اعظم میں شامل ہوئے۔ حضرت امیر ملت آپ پر خصوصی توجہ فرماتے تھے۔ سلسلہ کی تبلیغ کے لیے آپ پنجاب اور کشمیر کے بے شمار دیہات گئے اور وہاں اس کے فروغ کے لیے کام کیا۔

آپ نے سلسلہ کی ترویج و اشاعت میں بہت کام کیا۔ اور دیہات کے بہت سے لوگوں نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ حضرت محدث علی پوریؒ کے کشمیر کے تبلیغی دوروں میں اکثر ان کے ہمراہ رہتے تھے اور آپ کے مواعظ حسنہ کا کشمیری زبانوں میں ترجمہ کرتے تھے۔ اکثر اکیلے ہی کشمیر کے تبلیغی دوروں پر جاتے اور سلوک و ارشاد کی محافل برپا کرتے تھے۔ آپ کی وعظ و نصیحت سے بیشمار لوگ

Marfat.com

فیض یاب ہوئے۔ برصغیر پاک و ہند میں آپ کے کثیر التعداد مرید ہیں۔

بڑے پرہیزگار۔ شب زندہ دار۔ صاحب کشف وکرامات بزرگ اور عابد زاہد بزرگ تھے۔ باطنی علوم میں بحر ذخّار تھے۔ جس مجلس میں رونق افروز ہوتے تو وہ منوّر ہو جاتی۔ صاحب اسرار و مکاشفات بزرگ تھے۔

آپ حج حرمین الشریفین کی سعادت سے بھی فیض یاب ہوئے تھے۔

خلفاء میں حضرت پیر محمد خلیل احمد فرزند و سجادہ نشین۔ مفتی محمد شفیع خطیب کا مونکے اور پیر محمد صادق نقشبندی لاہوری ہیں۔

آپ کی اولاد میں پیر محمد خلیل۔ پیر جمیل احمد۔ بشیر احمد اور پیر محمد شریف ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد پیر محمد خلیل سجادہ نشین ہوئے۔ جن کی وفات ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۹۸۳ء، ۱۵ اپریل بروز جمعۃ المبارک بوقت بعد از جمعہ ہوئی۔ پیر محمد خلیل کی ولادت ۱۹۰۶ء میں ہوئی تھی۔ وہ عالم فاضل بزرگ تھے۔ تبلیغ وارشاد میں سرگرم و کوشاں تھے۔

آپ کی وفات ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۶ جون ۱۹۴۲ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نمازِ مغرب سیالکوٹ میں ہوئی۔

آپ کے یارانِ طریقت میں ملک عبدالعزیز کوٹلوی۔ عبدالکریم اور نظام الدین موٹر سائیکل کے ذریعے علی پور شریف پہنچے اور حضرت امیر ملتؒ کو آپ کی وفات سے مطلع فرمایا۔

حضرت امیر ملتؒ فوراً تشریف لائے اور پنجاب کے دیگر علاقوں سے بھی بزرگ تشریف لائے۔ حضرت مولانا ابوالبرکات قادریؒ لاہوری۔ حضرت فقیہ اعظم مولانا محمد شریفؒ کوٹلوی۔ مولانا مفتی نورالحسن خطیب جامع مسجد عبدالحکیم۔ مولانا محمد یوسف سیالکوٹی۔ مولانا امام الدین مدیر ماہنامہ "انوار الصوفیہ"، مولانا عبدالغنی

Marfat.com

خطیب مسجد دو دروازہ اور دیگر علمائے کرام کے علاوہ ہزاروں افراد نے نماز جنازہ پڑھی۔ نماز جنازہ حضرت امیر ملت ؒ نے پڑھائی اور خود بہ نفسِ نفیس پیر صاحب کے جنازے کو اپنا کندھا دیتے ہوئے قبرستان پہنچے۔ اور اپنے روبرو اپنے خلیفہ کو دفن کرایا۔ جنازہ دوسرے دن چار بجے بعد نماز عصر محلہ کچی مسجد سے اٹھایا گیا تھا۔

Marfat.com

دورِ مجذوبیّت

۱۹۴۸ء سے ۱۹۷۸ء تک

اس دور مجذوبیت میں آپ لاہور کی مختلف آبادیوں میں قیام فرمارہے۔ باغبانپورہ سنگھ پورہ۔ ہنجروال وغیرہ آبادیوں میں پھرتے رہے۔ پھر مقبرہ نواب بہادر خان نزد ریلوے پھاٹک نمبر ۲ مغلپورہ قیام کیا۔ اس وقت جذب وسکر کا غلبہ تھا۔ تقریباً تیس سال آپ نے اس حالت میں گذارے۔ سردی گرمی سے بے نیاز رہے۔ سخت سردی میں بھی ایک تہبند میں پڑے رہتے اور نہر میں گھنٹوں پڑے رہتے۔ گرمیوں میں چودہ چودہ گرم کوٹ زیب تن کیے رہتے۔ اور کبھی کبھی کئی کئی دن گدڑی کمبل میں پڑے رہتے۔

ریلوے اور نہر والوں سے تنازعہ۔

آپ مقبرہ نواب بہادر خان میں کئی سال ریاضات ومجاہدات میں مشغول رہے اور اس مقبرہ کی سب سے اونچی سطح پر رہتے تھے۔ ازاں بعد سڑک کے کنارے نہر کے پاس شہتوت کے درخت تلے آگئے۔ وہاں سے ۱۹۶۵ء کی جنگ پاک بھارت کے بعد نہر کی دوسری جانب شیشم کے درخت تلے آگئے اور تا وصال وہیں قیام فرما رہے

Marfat.com

اور ایک معمولی سا کچا پکا کمرہ بنوالیا۔ جس پر نہر والوں اور ریلوے والوں نے جھگڑا شروع کر دیا۔ مگر ان کی اس میں کامیابی نہ ہو سکی۔ اور آپ کا مستقل مستقر وہاں ہی بنا۔

محمد سرفراز، باغبان پورہ لاہور فرماتے ہیں کہ جب نہر کے محکمہ کے افسران نے اس جگہ کے متعلق تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ نہر والوں نے جو نقشہ اس زمین کا پیش کیا ہے وہ ۱۹۲۲ء کا ہے اور اس میں اس متنازعہ جگہ کا اندراج ہی نہیں ہے کیونکہ نہر سے ۱۲۰ فٹ تک اس محکمہ کی جگہ ہوتی ہے اس طرح ریلوے والوں کے پاس ۱۹۲۸ء کا نقشہ تھا۔ اس میں بھی اس جگہ کا اندراج نہیں تھا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے خصوصی تصرف باطنی تھا۔ کہ ان محکموں کے پاس اس متنازعہ جگہ کی ملکیت کا کوئی ثبوت ہی نہ نکلا۔

اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے مجاذیب و مجانین کا بھی مختصر تذکرہ کر دیا جائے جو یقیناً قارئین کرام کے لیے سود مند ہو گا۔

Marfat.com

لاہور کے مجاذیب و مجانین

خاکسارانِ جہاں را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

مدینتہ الاولیاء لاہور میں بھی بے شمار مجاذیب و مجاذنین ہر دور میں گذرے ہیں۔ جن کی تفصیل بہت کم ملتی ہے مگر پھر بھی ہم نے کوشش کی ہے کہ ان کا اجمالی تذکرہ کر دیا جائے۔

Marfat.com

مجاذیبِ لاہور

عہد سلاطین

پیر ڈھل مجذوبؒ

آپ کا نام نامی سید عبدالحکیم بخاری بتایا جاتا ہے۔ سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں حضرت شیخ عبدالجلیلؒ چوہڑ بندگی سہروردی لاہوری متوفی ۵۰۴ھ کے مرید تھے یہ لودھی سلاطین کا عہدِ حکومت تھا آپ مجذوب تھے اور جذب وسکر کی حالت میں رہتے تھے۔ مجذوبوں کی طرح گلیوں، بازاروں اور ویرانوں میں گشت لگایا کرتے تھے اکثر اوقات آپ اس جگہ پر بیٹھتے تھے جہاں اب آپ کا مزار ہے۔ صاحبؒ "حدیقۃ الاولیاء" مفتی غلام سرور لاہوری نے آپ کو ایک صاحب کشف وکرامت بزرگ لکھا ہے۔

آپ کا مزار اندرون شہر شاہ عالمی اور موچی دروازہ کے درمیان ڈھل محلہ میں مرجع خلائق ہے۔ مزار مسجد بکن خان کے غربی کوچہ نیویں گلی سے جانبِ مغرب واقع ہے۔

Marfat.com

پیر بھولا مجذوب

آپ بزرگان لاہور میں مست جذب و سکر، مجذوب اور کشف و کرامت بزرگ تھے۔ سوائے خورد سال بچوں کے آپ کسی سے بھی التفات نہ رکھتے تھے دنیا اور اہلِ دنیا سے متنفر تھے۔ نذر و نیاز اور فتوحات ہزاروں روپوں کی تعداد میں آتی۔ مگر آپ سب بچوں میں تقسیم فرما دیتے۔ سارا دن شہر میں گشت کیا کرتے تھے اور بچے جوق در جوق آپ کے ہمراہ رہتے تھے۔ موجودہ صورت میں آپ کا مزار چوک لوہاری منڈی سے بازار سوتر منڈی کو جائیں تو کوچہ پیر بھولا میں آپ کا مزار ہے۔

Marfat.com

مجاذیب لاہور

مُغلیہ دور

میاں مونگر مجذوب رح

آپ کا قیام مدینۃ الاولیاء لاہور میں تھا اپنے وقت کے مجذوب اور جذبہ قوی کے مالک تھے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلوی م ۱۶۴۲ء اپنی تصنیف "اخبار الاخیار" میں لکھتے ہیں کہ میں شیخ حسن بودلہ مجذوب دہلی کے ہمراہ لاہور میں تھا کہ میاں مونگر مجذوب لاہوری ہماری مجلس میں آگیا۔ جب اس کی نگاہ شیخ حسن بودلہ مجذوب پر پڑی تو فرمانے لگے کہ تم یہاں کیوں آئے ہو؟ تمھیں ان حضرات سے کیا واسطہ ہے۔ شیخ حسن بودلہ یہ سنتے ہی مجلس سے بھاگ گئے اور اس دن کے بعد ان کو کسی نے لاہور میں نہیں دیکھا۔ اور ہمیں یہ دونوں مجذوب دہلی دروازے تک دوڑتے نظر آئے۔

آپ کی وفات ۹۸۰ھ مطابق ۱۵۷۳ء عہد جلال الدین اکبر میں ہوئی اس وقت گورنر لاہور خان جہان حسین قلی خان تھا۔

مفتی غلام سرور لاہوری نے آپ کی تاریخ وفات اس طرح کہی ہے ؎

Marfat.com

جناب شیخ مونگر عاشق مست | چو در خلد معلیٰ یافت توفیق
چو سال ارتحالش جست سرور | عیاں شد از معلی پیر تحقیق

شیخ یوسفؒ مجذوب

صاحب "اخبار الاخیار" لکھتے ہیں کہ لاہور کے مجذوب تھے بلند قامت موٹے تازے باہیبت۔ صاحب عظمت اور پابند اوقات تھے۔ سر پر مصافحہ باندھتے اور سر منڈاتے تھے نیز صاحب کشف اور کشادہ باطن تھے۔ حضرت شیخ محدثؒ دہلوی فرماتے ہیں کہ میں دہلی سے لاہور آیا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ آپ لاہور کے نخاس (موجودہ لنڈا بازار) میں کھڑے اونچی اونچی باتیں بول رہے تھے اور عجیب وغریب اسرار ورموز بیان کر رہے تھے۔ حضرت محدثؒ دہلوی فرماتے ہیں کہ انھوں نے میری بہت سی پوشیدہ باتیں بیان کیں۔ جنھیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ دوسرے دن میں ان کی طرف روانہ ہوا۔ تاکہ اپنے سفر دہلی کے لیے ان سے نیک فال لے لوں۔ مگر وہاں آپ سے ملاقات نہ ہو سکی جب میں اپنی رہائش گاہ پر واپس آیا تو آپ بھی وہاں آ نکلے اور مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ہرگز سفر نہ کرنا۔ مبارک نہیں ہے۔ حاضرینِ مجلس نے کہا کہ شیخ یوسف کامل بارہ برس کے بعد اس طرف آرہے ہیں۔ حالانکہ قبل ازیں وہ کبھی بھی اس طرف نہ آئے تھے۔

Marfat.com

مستی مجذوبؒ

لکھا ہے کہ شہنشاہ جلال الدین اکبر کے عہد حکومت میں ایک مست فقیر مجذوب لاہور میں رہتا تھا جو عموماً شاہی قلعہ لاہور کے گرد و نواح میں گھومتا پھرتا تھا۔ جب وہ فوت ہو گیا تو اس کو اندرون مستی دروازہ دفن کر دیا گیا آج بھی اس کی قبر پولیس چوکی مستی دروازہ کے متصل موجود ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ مستی دروازہ کا نام اسی مست فقیر مجذوب کے نام پر مشہور ہوا۔

نامعلوم الاسم مجذوب

حضرت محمد ہاشم کشمیؒ خلیفہ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اپنی تصنیف "زبدۃ المقامات" میں لکھتے ہیں کہ جن دنوں سرخیل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ دہلوی م ۱۶۰۳ء لاہور تشریف لائے تھے۔ ان دنوں کا واقعہ ہے کہ آپ اکثر لاہور کے قبرستانوں اور ویرانوں میں کسی اہلِ دل کی تلاش میں پھرا کرتے ہیں۔ ایک دفعہ ان کو معلوم ہوا کہ لاہور کے اطراف و جوانب میں ایک گورستان کے قریب ایک مجذوب رہتا ہے چنانچہ آپ اس کے پاس پہنچے تو وہ آپ کو دیکھتے ہی بھاگ گیا آپ جب بھی جاتے تو وہ آپ کو دیکھ کر خود ہی بھاگ جاتا۔ یا آپ کو مار مار کر بھگا دیتا

Marfat.com

مگر آپ نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا ۔ یہاں تک کہ ایک دن اس مجذوب نے خوش ہو کر آپ کو بلایا اور حصولِ مراد کے لیے دعائیں دیں ۔ حضرت خواجہ کو اس کی دعاؤں سے بہت فوائد حاصل ہوئے ۔

منگا مجذوب

یہ مجذوب لاہور شہر میں حضرت شیخ حسن شاہ ولیؒ (حضرت مستو تیلی) م ۱۶۰۲ء کے وقت تھا ۔ حضرت حسو تیلی کا ایک سیوک صورت سنگھ عاقلؔ تھا جس نے آپ کی حیات کے متعلق ایک منظوم فارسی کتاب لکھی ہے اس میں لکھا ہے کہ صورت سنگھ عاقل کو اس مجذوب سے بے پناہ عقیدت تھی اور اس کے آستانہ پر اکثر حاضری دیا کرتا تھا ۔ ایک دفعہ اس مجذوب کی نشاندہی پر صورت سنگھ کو اس مکان سے ایک دفینہ ملا تھا وہ لکھتا ہے ۔

بحکم منگا مجذوب آمد آن خانہ
مرا بدست بہفصد روپیہ پاک عیار

یہ صورت سنگھ عاقل لاہور کے محلہ ٹلہ میں رہا کرتے تھے ۔

Marfat.com

شیخ کمالؒ مجذوب

حضرت شیخ حسنؒ شاہ ولی المعروف بہ حسنو تیلی م ۱۶۰۲ء جن کا مزار ایبٹ روڈ نزد لیڈی جمعیت سنگھ ہسپتال واقع ہے کے مرید تھے، مجذوب تھے اور ملامتیہ مشرب رکھتے تھے۔ کثرت سے ہندو اور مسلمان ان کے پاس آتے تھے۔ ان کی خانقاہ میں ہر وقت لنگر جاری رہتا تھا جہاں سے مسافر اور ان کے مرید کھانا کھاتے تھے لکھا ہے کہ جب نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ لاہور آیا تو وہ شیخ کمالؒ مجذوب کی خانقاہ میں حاضر ہوا تھا اور ان سے ملاقات کی تھی۔

لکھا ہے کہ ایک دفعہ آپ سے پوچھا گیا کہ شہزادہ داور بخش عرف بلاقی کو لاہور میں آصف جاہ نے تخت نشین کر دیا ہے اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے، تو شیخ کمالؒ نے کہا کہ یہ عارضی دَور ہے جلد ہی شاہ جہان تخت نشین ہوگا۔ کچھ دنوں کے بعد آصف جاہ نے شہزادہ داور بخش کو قتل کر دیا اور اپنے داماد شاہ جہان کی تخت نشینی کا اعلان کر دیا۔

شیخ کمالؒ مجذوب کی وفات سنہ ۱۰۳۹ھ مطابق سنہ ۱۶۲۹ء میں لاہور میں ہوئی۔ مزار کا پتہ نہیں چل سکا۔

Marfat.com

حضرت شاہ عبدالحقؒ مجذوب

حضرت شاہ عبدالحقؒ مجذوب قادری حضرت میاں میرؒ قادری فاروقی لاہوری کے مرید تھے۔ آپ مجذوب درویش تھے۔ اکثر لاہور کے قبرستانوں اور ویرانوں میں پھرا کرتے تھے آپ کی کئی ایک کرامات مشہور ہیں۔

لاہور میں ایک شخص بدھو ولد سدھو رہا کرتا تھا جس نے ایک پژاوہ بنایا ہوا تھا اور جو اینٹیں اس پژاوہ میں بنتی تھیں وہ امراء اور وزراء اپنی رفیع الشان عمارات اور حویلیوں کی تعمیر کے لیے خریدتے تھے۔ یہ پژاوہ گرینڈ ٹرنک روڈ پر واقع ہے جو قبرستان بدھو کا آوا اور مقبرہ نواب خان دوران بالمقابل انجینئرنگ یونیورسٹی واقع ہے۔ عہد شاہ جہاں میں نواب علی مردان خان اور نواب خلیل اللہ خان نے اس کو اینٹوں کی سپلائی کا ٹھیکہ دیا۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ شیخ عبدالحقؒ مجذوب سردیوں کے موسم میں اس طرف آ نکلے اور وہ پژاوہ پر چلے گئے۔ بھٹہ کے ملازمین نے آپ سے استہزاء کیا اور آپ کو آگ کے پاس سے نکال دیا۔ خدا کی قدرت دیکھو کہ اس وقت سے اینٹیں پکنی بند ہو گئیں اور وہ سرخ ہونے کا نام ہی نہ لیتی تھیں۔ نتیجتاً بدھو بہت غمگین ہوا۔ جب اس کو اس کارروائی کا علم ہوا کہ اس کے ملازمین نے ایک مجذوب کو دھکے دیکر نکال دیا ہے۔ تو بدھو اس کی تلاش میں نکلا اور اس کو تلاش کر لیا اس کو گھر لے آیا اور بہت اس کی خدمت کی۔ مجذوب بہت خوش ہوا اور کہا کہ اینٹیں سرخ تو نہ ہوں گی مگر یہ اینٹیں اچھے بھاؤ پر فروخت ہو جائیں گی چنانچہ یہ تمام بے رنگ اینٹیں شالامار باغ کی بنیادوں کے لیے خرید لی گئیں۔

Marfat.com

آپ کی وفات ۱۰۸۲ھ مطابق ۱۶۷۱ء بمقام لاہور ہوئی یہ اورنگ زیب عالمگیر کا عہد حکومت تھا۔ بدھو نے آپ کا مقبرہ موجودہ نہر اپر باری دوآب کے کنارے ریلوے کی کوٹھیوں میں گاف گراؤنڈ کے پاس بنوادیا۔ اب مقبرہ مسمار ہو چکا ہے اور قبر ایک اونچے چبوترے پر واقع ہے اردگرد بے شمار درخت ہیں اور نیچے ایک نالی نہر سے آرہی ہے۔ کوٹھی نمبر ۴۵ ہے۔ محکمہ ریلوے نے اس مزار کے اردگرد لوہے کا جنگلہ لگا دیا ہے۔ کوٹھیوں کے اس مزار کے چاروں اطراف میں نہر، مقبرہ حضرت پیر سائیں محمد صادقؒ نقشبندی۔ مقبرہ نواب بہادر خاں آہنی پل ریلوے لائن امرتسر مسجد مولوی تاج دینؒ قادری (پرانا قصاب خانہ) اور گاف گراؤنڈ ہے۔

گھلن شاہ مجذوبؒ

آپ حضرت طاہر بندگیؒ لاہوری م ۹۳۰ھ کے مرید تھے اور مجذوب و صاحب کرامت بزرگ تھے۔ مفتی نور احمد چشتی اپنی تالیف "تحقیقات چشتی" میں لکھتا ہے کہ آپ کا مزار باغیچہ سرکاری تحت نواب غلام جیلانی خاں میں تھا اب یہ بدرو کے پاس نئی تعمیر شدہ مسجد کے ساتھ ہے جہاں پہلے میونسپل باغ تھا۔ آپ کی وفات ۹۹۴ھ مطابق ۱۵۸۶ء میں ہوئی اور یہاں دفن ہوئے۔

Marfat.com

صابرؒ شاہ مجذوب

آپ حسین شاہ ولد امستا حلال خور کے گھر لاہور میں پیدا ہوئے اس کے دادا اور والد درویش منش بزرگ تھے صابر شاہ نے اس ماحول میں پرورش پائی اس مجذوب پر جذب و سکر کی حالت زیادہ غالب رہتی تھی۔ مختلف ممالک کی سیر و سیاحت کے بعد اس نے کچھ عرصہ مشہد شریف میں گزارا اور وہاں اس کی ملاقات احمد شاہ ابدالی سے ہوئی جس کو اس نے ہندوستان کی بادشاہت کی خوشخبری دی۔ جب احمد شاہ ابدالی بادشاہ بنا تو اسکی بہت عزت ہوگئی۔ انھیں ایام میں ناظمانِ لاہور مرکزی حکومت کے احکام تسلیم نہ کرتے تھے چنانچہ احمد شاہ ابدالی نے ۱۷۴۷ء میں صابرؒ شاہ کو دربار لاہور میں سفیر بنا کر بھیجا اس نے لاہور آکر نواب شاہنواز خان ناظم لاہور کی توجہ معاہدہ لاہور کی طرف منعطف کرائی مگر ناعاقبت اندیش نواب نے اس مجذوب کی بیباکانہ گفتگو کے نتیجے میں اس کو قتل کرنے کا حکم دیا اس کے گلے میں پگھلی ہوئی گرم چاندی ڈالی جس سے اس کی فوری موت واقع ہو گئی۔ جب احمد شاہ ابدالی کو اس کا علم ہوا تو اس نے لاہور پر حملہ کرکے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی شہر کو خوب لوٹا لاکھوں روپے کا خزانہ اور زر و جواہر لوٹ کر لے گیا۔

صابر شاہ مجذوب کی وفات ۱۱۵۹ھ مطابق ۱۷۴۷ء میں ہوئی تھی تو پھر اس کو بادشاہی مسجد کے عقب میں تکیہ صابر شاہ میں دفن کر دیا گیا۔ یہ دربار آج بھی مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

جلال خاموشؒ مجذوب

شہزادہ داراشکوہ قادری م ۱۶۵۹ء اپنی تالیف "سکینۃ الاولیاء" میں لکھتا ہے: کہ لاہور میں جلال خاموش نامی ایک مجذوب رہتا ہے جو ترک تجرید و تفرید میں کامل ہے۔ باطنی علوم کے حصول میں حضرت بی بی جمال خاتونؒ ہمشیرہ حضرت میاں میرؒ قادری فاروقی لاہوری نے بھی ان سے فیضان پایا ہے لکھا ہے کہ اگر کوئی حاجت مند حضرت بی بی جمال خاتونؒ کے پاس اپنی حاجت روائی کے لیے آتا تو آپ مجذوب مذکور کی قبر پر جاکر توجہ فرمائیں اور حاجت مند کے حق میں دعا فرمائیں۔ جس سے اس کی مراد پوری ہو جاتی۔

حضرت شاہ عبد اللہؒ مجذوب

آپ صاحب جذب و سکر اور کامل بزرگ تھے ان کا زمانہ عہد اکبر و جہانگیر بتایا جاتا ہے۔ آپ حضرت شیخ شہیاں (بھوگیوال) کے معصر تھے۔ پہلے یہ جگہ نہایت ویران تھی۔ مگر اب اس کی مرمت کروادی گئی ہے۔

لاہور میں رہتے تھے۔ وردیش مجذوب تھے۔ آپ کا مزار ایک بلند وسیع و عریض ٹیلے پر واقع ہے جس کے ساتھ قبرستان ہے یہ مزار پیر شیخ شہیاں سے بھوگیوال کی

Marfat.com

طرف آئیں تو گلی کی نکڑ پر واقع ہے۔

شیخ محمد سلطانؒ مرگ نینی مجذوب

آپ کے مرشد شیخ سعدی شاہ نے آپ کو مرگ نینی یعنی آہو چشم والے کا خطاب دیا تھا۔ صاحب جذب و سکر و عشق و محبت مجذوب تھے۔

وفات ۶ شوال المکرم ۱۱۵۸ھ مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۷۹۵ء کو لاہور میں ہوئی۔ گڑھو شاہو میں ریلوے کے اونچے پل کے نزدیک کوٹھیوں میں ایک قبرستان میں آپ کا مزار ہے اس وقت نواب یحیٰی خان ناظم لاہور تھا۔

حضرت فتح شاہ سرمست لاہوری

آپ کے والد سوداگر اسپاں تھے۔ ان کے گھر اولاد نہ ہوتی تھی تو وہ حضرت شیخ برہانؒ شاہ سر الٰہی کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کے طالب ہوئے آپ ان کی ہی دعا سے پیدا ہوئے۔

آپ کی بیعت سلسلہ شطاریہ میں حضرت برہان شاہؒ سر الٰہی سے تھی مگر تربیت ان کے خلیفہ حضرت شاہ عبداللطیفؒ برہان پوری سے پائی اور ان کی توجہ سے ولی کامل

Marfat.com

آپ ہمیشہ مست رہتے اور کلام کم کیا کرتے تھے۔ بعالم مستی برہان پور اکثر فرمایا کرتے تھے ان کا یہ سلسلہ حضرت شیخ وجیہہ الدینؒ گجراتی سے حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ تک پہنچتا ہے جب لاہور آئے تو اکثر دریا کے کنارے گشت کیا کرتے تھے۔ جنگلوں، ویرانوں اور بیابانوں میں پھرا کرتے تھے اور اکثر اوقات دریائے راوی میں مشغول عبادت رہا کرتے تھے۔

آپ کی بے شمار کرامات مشہور ہیں۔ ایک دن روشن شاہ کو توال لاہور دریائے راوی کے کنارے سیر کے لیے گیا۔ تو اس نے آپ کو وہاں مصروف مجاہدہ دیکھا تو اس کا دل چاہا کہ وہ بھی اس طرح عبادت کرے چنانچہ وہ آپ کا مرید بن گیا ایک دن آپ نے روشن شاہ کے بدن پر لسی اور صابون گھول کر اس کے جسم پر ڈال دیا جس سے اس کے بدن کی کھال ادھڑ گئی۔ آپ نے اس کا اضطراب دیکھ کر توجہ فرمائی جس سے اس کا بدن صحیح سالم ہو گیا۔

ایک دن آپ نے روشن شاہ کو ایک خشک لکڑی دی اور فرمایا کہ اس کو زمین میں گاڑ دو۔ چنانچہ اس نے جب وہ خشک لکڑی زمین میں گاڑی تو چند دن کے بعد وہ خشک لکڑی سرسبز ہو کر بڑھنے لگی۔ اس درخت برنا کو جنرل ادی طوبلہ نے اکھاڑ دیا تھا۔

آپ کی وفات ۱۱۵۰ھ مطابق ۱۷۳۸ء لاہور میں بعمر ایک سو گیارہ سال ہوئی اور مزار خانقاہ فتا شاہ نزد مدھو کا آوا میں بنا۔ یہ مکان روشن شاہ کو توال لاہور نے بنوا کر دیا تھا جس کو جنرل ادی طوبلہ جرنیل مہاراجہ رنجیت سنگھ نے بمعہ درختان ویران کر دیا۔ حضرت فتح شاہ سرمستؒ کے کئی ایک خلفاء تھے ان کی خانقاہ کے ساتھ بیالیس بگھہ زمین مزروعہ وغیر مزروعہ عہد شاہانِ سلف سے معافی تھی۔ نواب ذکریا خان المعروف خان بہادر ناظم لاہور۔ دیوان دلارام۔ خوشوقت رائے رگوجر سنگھ

Marfat.com

اور دیوان کابلی مل نائب صوبہ لاہور ان کے ارادت مند تھے۔

حضرت سید عبداللہؒ مجذوب قادری نوشاہی

آپ نواب مرتضیٰ خاں شیخ فرید بخاری کے فرزند بتائے جاتے ہیں اور حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے مرید۔ ان کے والد لاہور کے صوبیدار تھے اور ان کی رہائش بھی لاہور میں تھی ان کے محلات، باغات بھی یہیں تھے۔ انھوں نے ایک مسجد بھی تعمیر کرائی تھی۔ اس مسجد میں ایک دفعہ آپ کے پیرو مرشد بمعہ یاران طریقت تشریف لائے تھے اور یہیں ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ پہلے شاہی منصبدار تھے پھر مجذوب ہو گئے اور تارک الدنیا ہوئے۔ مفتی غلام سرور لاہوری نے اپنی تالیف "خزینۃ الاصفیاء" میں آپ کی تاریخ وفات ۱۱۳۱ھ مطابق ۱۷۱۸ء لکھی ہے اور مدفن لاہور تحریر کیا ہے جو کہ فرخ سیر بادشاہِ ہندوستان کا عہد حکومت تھا۔ پنجاب کا حاکم نواب عبدالصمد خان دلیر جنگ ناظم لاہور تھا۔

پیر زہدیؒ مجذوب

آپ لاہور کے ایک مجذوب فقیر تھے اور سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت شیخ سعدیؒ بخاری

Marfat.com

نقشبندی متوفی ۱۶۹۶ء سے خرقہ خلافت حاصل کیا تھا۔ نام وجیہ الدین تھا۔ پھر اپنے پیرومرشد کی وفات کے بعد سلسلہ سہروردیہ میں حضرت شیخ جان محمد سہروردیؒ لاہوری م ۱۷۰۱ء سے فیوض وبرکات حاصل کیے۔

مولوی نوراحمد چشتی مصنف "تحقیقات چشتی" نے لکھا ہے کہ آپ شہر لاہور میں گشت کیا کرتے تھے اور جو ٹکڑے زمین پر گرے ہوئے ملتے تھے ان کو صاف کر کے کھا جاتے تھے۔

ایک وقت آپ ممالک اسلامیہ کی سیروسیاحت کے لیے نکلے تو مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ۔ نجف اشرف۔ کربلائے معلّٰی۔ بیت المقدس اور بغداد شریف کے علاوہ دیگر بلادِ اسلامیہ میں بھی گئے اور بے شمار شیوخ وقت سے فیض حاصل کیا۔ چشتیہ صابریہ سلسلہ میں حضرت میراں شاہ بھیکہؒ چشتی صابری سے خرقہ حاصل کیا۔ جب لاہور تشریف لائے تو حضرت شاہ محمد غوث قادریؒ لاہوری م ۱۷۲۹ء سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں کلاہ حاصل کیا۔

زہدوورع۔ ریاضت وعبادت اور مجاہدہ میں بے نظیر تھے اور اس وجہ سے لوگ ان کو پیر زہدی کہتے تھے۔

آپ کی وفات ۱۱۳۹ھ مطابق ۱۷۲۷ء لاہور میں ہوئی۔ ان ایام میں نواب عبدالصمد خان دلیر جنگ ناظم لاہور تھا۔ آپ کو میانی قبرستان میں دفن کیا گیا آپ کے مرقد منور پر گنبد تھا، جو امتداد زمانہ سے گر چکا ہے۔ آپ کے مزار پر لوگ نمکین اور شیریں روٹیاں بطور نیاز لے کر جاتے ہیں۔

Marfat.com

شاہ بخاریؒ مجذوب

آپ محمد شاہ رنگیلا م ۱۱۴۸ء کے عہد حکومت میں لاہور میں مجذوب گزرے ہیں صاحب جذب وسکر اور ولی کامل تھے آپ اغلباً اسی زمانہ میں بخارا سے لاہور تشریف لائے تھے۔ صاحب کرامات وخوارق بزرگ بتائے جاتے ہیں۔

آپ کی وفات ۶ صفر المظفر ۱۱۵۰ھ مطابق ۱۷۳۷ء میں باغبان پورہ لاہور میں ہوئی تھی۔ جہاں مرتضیٰ خان شیخ فرید بخاری صوبیدار لاہور کی حویلیاں اور باغ تھے۔ وفات کے وقت خان بہادر نواب زکریا خان ناظم لاہور تھے۔ موجودہ صورت میں مزار ایک چوکھنڈی میں بغیر سقف کے ہے۔ یہ جگہ نیلا گنبد اور کالا برج کے مابین واقع ہے۔ اور محمد گنج گلی نمبر ۶۵ اور صدیق سٹریٹ گلی نمبر ۵۵ کے مقام انفصال پر ہے۔ اس کے ساتھ ایک وسیع میدان ہے۔ چوکھنڈی میں داخل ہونے کے لیے جانب شرق ایک کھڑکی ہے۔

Marfat.com

عہدِ سکھاں

معصومؒ شاہ مجذوب

لاہور میں صاحب جذب مجذوب تھے۔ ان کی کئی ایک کرامات و خوارق مشہور ہیں۔ اپنے احباب سے پر معنی گفتگو کرتے تھے۔ جذب و استغراق کی کیفیت طاری ہوتی۔ تو مدتوں خاموش رہتے اور کسی کی طرف نگاہِ التفات نہ فرماتے۔ دنیا اور اہل دنیا سے بے نیاز رہتے۔ ہمیشہ اپنے سامنے آگ روشن رکھتے ان کی یہ کرامت بہت مشہور ہے کہ محلہ سید مٹھا میں ایک پرانی حویلی کے دروازے پر بیٹھا کرتے تھے اس کو کوچہ طاقاں والا بھی کہا جاتا ہے۔ آپ بارہ سال تک اس دروازے کی دہلیز پر ڈیرہ جمائے بیٹھے رہے اور لکڑیاں جلاکر آگ روشن کی۔ یہ آگ لکڑی کی دہلیز کے ساتھ جلتی رہتی۔ مگر دہلیز کو نقصان نہیں پہنچا کرتا تھا۔

مفتی غلام سرور لاہوری لکھتے ہیں کہ ایک دن ایک ہندو ضعیف عورت کشیدہ کاری کے کپڑے لیے اس دروازے کے سامنے سے گذری حضرت معصوم شاہؒ اٹھے اور کپڑے چھین کر آگ میں ڈال دیئے۔ جو دیکھتے ہی دیکھتے جل گئے۔ ضعیفہ روتی پیٹتی گھر چلی گئی۔ اگلے روز اس نے نور محمد نمبردار سے اپنا حالِ زار بیان کیا نمبردار مذکور اسکو ساتھ لے کر آپ کی خدمت میں آیا۔ اور اس کے متعلق کہا کہ یہ غریب عورت محنت مزدوری کر کے کام کرتی ہے آپ نے اس کے کپڑے آگ میں ڈال کر

Marfat.com

جلادیئے۔ آپ نے کہا کہ میں نے کپڑے جلائے تو نہیں۔ ان کو آگ میں اس لیے پھینک دیا تھا کہ کشیدہ کاری میں جو غلطی رہ گئی ہے ٹھیک ہو جائے۔ آپ اُٹھے دہکتے ہوئے انگارے ایک طرف ہٹائے اور تمام کپڑے صحیح سلامت نکال کر اس عورت کے حوالے کر دیئے۔

آج بھی اس جگہ "ٹھڑیاں معصوم شاہؒ" موجود ہیں۔ جہاں نشان بطور یادگار بنادیا گیا ہے۔ موجودہ صورت میں یہ ٹھڑیاں مسجد ہڑولیاں سے آگے ایک مکان کے نیچے برلب سڑک زیارت گاہ عوام وخواص ہیں۔ اس پر سنگ مرمر کی ایک لمبی تختی پر تحریر ہے "وقف شدہ ٹھڑیاں حضرت معصوم شاہ صاحب"۔ ٹھڑیاں تین ہیں۔ اور ان کے اوپر ایک چھوٹا سا سبز گنبد ہے۔ فرش سنگِ مرمر کا ہے جگہ صرف چند فٹ ہے

آپ کی وفات ۱۲۲۱ھ مطابق ۱۸۰۶ء عہدِ مہاراجہ رنجیت سنگھ میں ہوئی۔ اور لوہاری دروازہ کے باہر آپ کو دفن کیا گیا۔ پھر یہ جگہ تکیہ معصوم شاہؒ کہلانے لگی۔ قبر کا موجودہ نشان مکی مسجد انارکلی بازار میں ہے۔

تاریخ وفات اس طرح ہے:۔

آں شاہ کون ومکاں معصوم شاہ — جود ذاتش طالب مطلوب عشق
سال وصل او چو جستم از خرد — گفت اے سرور۔ بگو مجذوب عشق

مستقیم شاہؒ مجذوب

آپ ایک روشن ضمیر فقیر، صاحب سکر، جذب ومحبت کے مالک مجذوب تھے

Marfat.com

لاہور کے مضافات فیض پور خورد میں حجام کی دکان کرتے تھے ایک واقعہ نے ان کی زندگی ہی بدل دی۔ ہوا یوں کہ ایک دن آپ ایک زمیندار کی حجامت بنانے اس کے کھیتوں میں گئے۔ آپ حجامت بنانے میں مشغول تھے کہ ایک فقیر قلندرانہ انداز میں وہاں آپہنچا۔ اس نے کہا مستقیم! میں پیاسا ہوں۔ مجھے پانی کا ایک پیالہ پلادو۔ آپ اٹھے اور پانی لاکر فقیر کو پلادیا۔ پانی ٹھنڈا تھا فقیر خوش ہو گیا اور مستقیم کی طرف دیکھا۔ اس کی نگاہ پڑتے ہی مستقیم شاہ تڑپے اور بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو تارک الدنیا ہو گئے۔ اور باقی عمر جذب و مستی میں گذار دی۔

ایک اور واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ فیض پور کا سکھ حاکم عطر سنگھ نے شیشم کا ایک بڑا درخت کٹوایا۔ اور اسے چھکڑے پر لاد کر لاہور لانے کا ارادہ کیا سارے گاؤں کے لوگ جمع کیے گئے مگر وہ لکڑی ان سے اٹھا کر چھکڑے پر نہ لادی جا سکی۔ اسی اثناء میں میاں مستقیم اس طرف آنکلے اور ان کو مشکل میں دیکھ کر فرمایا تم لوگ ہٹ جاؤ میں اکیلا ہی اس کو اٹھا کر چھکڑے پر رکھ دوں گا۔

چنانچہ اس نے بڑی آسانی سے لکڑی اٹھائی اور گاڑی پر رکھ دی۔ اس دن آپ کا راز افشاء ہو گیا اور لوگ آپکو عقیدتمندی سے دیکھتے۔

آپ کی وفات ۱۲۴۰ھ مطابق ۱۸۲۴ء عہد مہاراجہ رنجیت سنگھ میں ہوئی اور مزار فیض پور خورد شرقپور روڈ پر واقع ہے۔

رحمانؒ شاہ مجذوب

فضل شاہ قادریؒ نوشاہی مجذوب آپ کا مرید تھا۔ مرشدی سلسلہ حضرت

Marfat.com

پیر محمد سچیارؒ خلیفہ ارجمند حضرت نوشہ گنج بخش تک پہنچتا ہے۔ مولوی نور احمد چشتی اپنی تصنیف "تحقیقات چشتی" میں لکھتا ہے کہ بعد از وفات رحمانؒ شاہ مجذوب کی قبر کنٹرہ شالی کو یاں اندرون شہر میں بنی۔

وفات ۱۲۶۱ھ مطابق ۱۸۴۵ء کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے۔

تاجےؒ شاہ مجذوب

یہ مست الست فقیر درویش اور مجذوب لاہور شہر کی گلیوں اور بازاروں میں پھرا کرتا تھا اکثر جنگلوں اور ویرانوں میں بھی نکل جاتا۔ کشف کے ذریعے بعض غائبانہ اسرار بھی بیان کرتے تھے۔ استغراق اور مستی میں کھانے پینے کا پتہ نہ چلتا تھا۔ اگر کوئی کھانا سامنے رکھ دیتا تو کھا لیتے وگرنہ کئی کئی دن فاقہ مست رہتے تھے آپ کی یہ کرامت بہت مشہور ہے۔

جس دن رنجیت سنگھ مرا اس دن آپ گلیوں بازاروں میں کہہ رہے تھے کہ اب یہ حکومت صرف نو سال تک قائم رہے گی پھر فرنگی حاکم ہو جائیں گے۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ نے آپ کو اپنے ایام مرض الموت میں بلایا اور صحت کے لیے کہا۔ آپ نے کہا سب کو مرنا ہے جس طرح تیرا اور میرا باپ مرگیا ہے تو بھی مرنے والا ہے۔ چندن کی لکڑی تیری چتا کے لیے لانی چاہیے۔ یہ سن کر رنجیت سنگھ بہت پریشان ہوا۔ لکھا ہے کہ جب تاج شاہ قلعہ سے نکلے تو رنجیت سنگھ مر گیا۔

رنجیت سنگھ کے مرنے کے بعد جس طرح سکھ سردار قتل ہوئے اور ان کی حکومت

Marfat.com

ختم ہوئی۔ اس سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔ مہاراجہ کھڑک سنگھ۔ مہاراجہ شیر سنگھ۔ کنور نونہال سنگھ۔ راجہ دھیان سنگھ۔ وزیر اعظم راجہ سوچیت سنگھ راجہ ہیرا سنگھ۔ راجہ جواہر سنگھ۔ سرداران سندھانوالیہ۔ اجیت سنگھ اور دیگر نامی گرامی سکھ سردار آپس میں ہی لڑ کر قتل ہوئے۔ مہر گھسیٹا بھی قتل کیا گیا۔ پنڈت جلا بھی مارا گیا اور فقیر عزیز الدین کی وفات بھی اسی سال ۱۸۴۵ء ہوئی۔

آپ کی وفات ۱۲۶۱ھ مطابق ۱۸۴۵ء میں ہوئی اور چیمبرلین روڈ (موجودہ خواجہ فیروز دین روڈ) پرانی سبزی منڈی کے پاس بر لب سڑک پر قبر بنی۔

تاریخ وفات اس طرح ہے۔

بود تاج شاہ تاج عارفاں
مشتہر شد جا بجا سرمست عشق
سال ترحیلش چو جستم از خرد
گفت ہادی ہرا سرمست عشق

ایک دوسری تاریخ وفات اس طرح ہے۔

رفت از دنیا چو در خلد بریں — شیخ تاج شاہ پیر راہنما
مست مجذوبے بگو تاریخ او — نیز عاشق مست کامل را

جلے شاہ مجذوبؒ

آپ سرمست جذب و استغراق تھے۔ ایسے ذومعنی الفاظ بولتے۔ جن کی

Marfat.com

سمجھ نہ آتی تھی۔ ویرانوں، بیابانوں، قبرستانوں اور جنگلوں میں گھوما پھرا کرتے تھے۔ کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے۔ دنیا اور اہل دنیا سے نفرت کرتے تھے۔ سر پر بھاری پگڑی پہنتے۔ رہائش کے لیے کوئی کٹیا نہ تھی۔ لاہور شہر کے اندر بھی پھرا کرتے تھے۔ لاہور میں کافی عرصہ مقیم رہے۔ سیالکوٹ کا ایک مفلس آدمی آپ کی دعا و برکت سے امیر کبیر بن گیا اور آغا شاہ نواز خاں رئیس سیالکوٹ کے نام سے مشہور ہوا۔

آپ کی وفات ۱۲۶۵ھ مطابق ۱۸۴۸ء سکھوں کے زوال کے زمانہ میں ہوئی آپ کا تکیہ بیرون بھاٹی دروازہ ہے۔ مزار موضع کوٹلی ضلع سیالکوٹ میں ہے جو سیالکوٹ سے دو تین میل کے فاصلے پر جانب جنوب واقع ہے۔

مائی بھاگی مجذوبہ

یہ مجذوبہ علاقہ بٹالہ کے موضع سنگھ تارو کی رہنے والی تھی۔ جس زمانہ میں پنجاب میں اڑھائی سیرا قحط پڑا۔ یہ اپنی ماں جیباں مہنت لوگوں کے ساتھ جو پہاڑوں سے آرہے تھے۔ امرتسر چلی گئی۔ وہاں اس کی والدہ فوت ہوگئی۔ پھر بارہ سال یہ لاہور چلی آئی۔ اور اندرون دہلی دروازہ کنچنی بن بیٹھی۔ عالم جوانی اور حسن خداداد تھا بے شمار لوگ فریفتہ ہوگئے اس کے علاوہ اس نے شراب کی دو دو کانیں کرلیں۔ ایک اندرون دہلی دروازہ دوسری شاہ عالمی۔ جس سے وہ بہت مالدار ہوگئی۔ چونکہ حسینہ شکیلہ اور جمیلہ تھی۔ بہت سے عیاش اور آوارہ لوگ اس شمع کے پروانے بنے۔

Marfat.com

اس پیشہ سے اس نے بہت روپیہ کمایا۔

ایک دفعہ ایک مرد خدا ذوالفقار نامی اس کے پاس آیا اور شراب کا پیالہ طلب کیا اس نے بھر دیا۔ ذوالفقار نے ایک گھونٹ خود پیا۔ اور باقی اس کے حوالے کر دیا کہ پی لے۔ شراب کا بقیہ پیالہ پیتے ہی وہ مجذوب ہوگئی۔ کپڑے پھاڑ ڈالے۔ تمام زیور اتار کر پھینک دیا۔ گھر کا تمام اثاثہ لٹا دیا۔ اور ایک پرانی گودڑی لے کر اکبری دروازہ کے باہر میدان میں قیام پذیر ہوئی۔ حالت جذب و استغراق میں جو زبان سے کہتی وقوع پذیر ہوتا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ اس کا بے حد معتقد تھا۔ اگرچہ یہ اس کو گالیاں دیتی وہ مگر اس کا پیچھا نہ چھوڑتا۔ واقعہ اس طرح ہوا کہ مہاراجہ نے جب اس کے متعلق سنا تو پانچ سو روپیہ لے کر اس کے پاس آیا۔ چونکہ وہ اپنے پاس آنے والوں کو اینٹیں مارتی تھی۔ اس لیے مہاراجہ بھی کئی بار اینٹیں کھا کر اس کے آگے بھاگے پھرتے۔ جب مہاراجہ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو راجہ دھیان سنگھ وزیراعظم اور راجہ سوچیت سنگھ اس کو مہاراجہ کے پاس شاہی قلعہ میں لانے کے لیے گئے اور بہت سا نقد و جنس نذرانہ دیا۔ مگر وہ ان کے ساتھ نہ گئی۔ آخر مہاراجہ کھڑک سنگھ اس کو اپنے ہمراہ لائے اور وہ گیارہ روز تک سرکار کے پاس رہی۔ اس دوران مہاراجہ کو کچھ آرام ہوا۔ تو اس کے شکریہ میں ایک حویلی بصرف کثیر مائی بھاگی کو بنوا دی۔ اب تو ہر شخص اس کے پاس آنے لگا۔ گنگارام پنڈت بھی ہر روز اس کے پاس آنے لگا۔ ایک روز اس کی زبان سے نکلا کہ جا دربار میں دیوانی کا کام کر میرے پیچھے کیوں پڑا ہے؟ بس اسی روز سے اس کو دیوانی کا کام مل گیا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ، راجہ دھیان سنگھ وزیراعظم، راجہ سوچیت سنگھ۔ پنڈت گنگارام، راجہ دینا ناتھ شہزادگان اور سرداران سندھانوالیہ وغیرہ کی بھی اس کے پاس بہت آمد و رفت تھی آخری عمر میں اس کو عمارات بنوانے کا بہت شوق ہوا۔ تو اس نے کئی ایک عمارات بھی

Marfat.com

تعمیر کرائی۔ حویلی مائی بھاگی کوٹ خواجہ سعید میں واقع تھی۔

مائی بھاگی مجذوبہ کی وفات ۱۲۶۶ھ مطابق ۱۸۵۰ء میں ہوئی اس کی قبر تیزاب احاطہ اور چاہ میراں کے درمیان ٹبہ عظیم شاہ کے قریب بنی۔ مگر اب یہ قبر مفقود ہے۔ یہ تکیہ راجہ و نیانا تھ نے بنوایا تھا۔

شاہ سفر مجذوب

خان بہادر مولوی محمد شفیع پرنسپل اورینٹل کالج لاہور نے اپنی تالیف "اولیائے لاہور" میں اولیائے لاہور کے ضمن میں آپ کا تذکرہ کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ آپ مجذوب تھے اور ان کی قبر دریائے راوی کی طرف ہے۔

بابا گاندی شاہ مجذوب رح

آپ داروغہ خاندان کے ایک صاحب جذب و سکر درویش تھے داروغہ والا میں رہتے تھے۔ جہاں ان کے آباؤ اجداد کو شاہانِ مغلیہ کی طرف سے جاگیرات عطا تھیں۔ آپ عہد سکھاں سے تعلق رکھتے تھے۔ لکھا ہے کہ جب مہاراجہ شیر سنگھ اور اس کے لڑکے اجیت سنگھ کا قتل بارہ دری شاہ بلاول قادری رح (کوٹ خواجہ سعید)

Marfat.com

میں ہوا تھا۔

اس وقت آپ طفولیت کے عالم میں تھے۔

آپ کی وفات عہدِ انگریزی میں ہوئی اور تکیہ گاندی شاہ مزار بنا۔ مقبرہ کا رنگ سبز ہے۔

Marfat.com

انگریزوں کا زمانہ

فقیر نظام شاہ مجذوب

نظام شاہ مجذوب سکھوں کے عہد حکومت کے آخر اور انگریزوں کے اوائل عہد میں لاہور میں موجود تھا۔ عام طور پر کوچہ و بازار میں گھوما پھرا کرتے تھے۔ شراب پیتے اور مست رہتے۔ منشیات کھاتے اور رند ہوش رہتے، حالت سکر اور استغراق میں رہتے تھے ولایت اور کرامت کاملہ کے مالک تھے۔ اپنے زمانہ کے نبض شناس اور حساس فقیر تھے۔ بے پناہ مخلوق ان کی عقیدت مند تھی۔ کبھی کبھی درزیوں کا کام بھی کرتے تھے۔ مگر ان تمام باتوں کے علاوہ کشف قلوب کے مالک تھے۔ جو ملتا غریبوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے بے شمار کرامات مشہور ہیں۔

جس دن لاہور میں مہاراجہ دلیپ سنگھ کا وزیر راجہ ہیرا سنگھ پسر راجہ دھیان سنگھ قتل ہوا تو اس دن عید الاضحیٰ تھی۔ علی الصبح نظام شاہ مجذوب لاہور میں مسجد محلہ سادھواں میں تشریف لائے اور تمام نمازیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگے کہ پرانی صفیں الٹ دو اور نئی صفیں بچھا دو۔ چنانچہ دوپہر سے پہلے ہی یہ خبر لاہور میں عام ہو گئی کہ ہیرا سنگھ ۲۱ دسمبر ۱۸۴۴ء کو معہ پنڈت جھلا قتل کر دیا گیا ہے۔

مفتی غلام سرور لاہوری مصنف "خزینۃ الاصفیاء" کا بیان ہے کہ مجھے ایک بار غسل کی حاجت تھی اور کتاب ہاتھ میں تھامے مسجد موراں میں مولوی غلام اللہ کے پاس

Marfat.com

پہنچا۔ میرا ارادہ تھا کہ وہاں غسل کر لوں اور وہاں ہی نمازِ فجر ادا کر لوں گا پھر سبق پڑھ لونگا جب مسجد میں پہنچا تو دیکھا کہ نظام شاہؒ نمازِ فجر سے قبل ہی چراغ کی روشنی میں ایک کتاب پڑھ رہے ہیں مجھے دیکھتے ہی نظام شاہؒ اپنی جگہ سے اٹھا میری گردن پر ایک گھونسا مارا اور چلا کر کہا بے ادب غسل کی حالت میں مسجد میں آئے ہو۔ میں نے استاد کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور غسل خانے کی طرف چلا گیا۔ غسل کے بعد نماز ادا کی۔

جن ایام میں سکھوں سے انگریزوں نے حکومت چھین لی تو ان دنوں نظام شاہؒ میانی قبرستان میں رہائش پذیر تھا اور وہاں ایک کمرہ میں رہتا تھا۔ جس میں ایک لکڑی کی زنجیر جسے کاٹھ کہتے ہیں، تیار کی۔ ایک دن ایک جوگی جو لاہور میں گداگری کرتا تھا، پکڑا اور اس کو اس کاٹھ میں جکڑ دیا۔ یہ جوگی سارا دن جکڑا رہا، آزاد ہوا تو انگریزی عدالت میں حبس بے جا کا مقدمہ کر دیا۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے خدا بخش کو توال کو حکم دیا کہ نظام شاہؒ کو پیش کیا جائے تاکہ وہ جواب دعویٰ پیش کریں۔ خدا بخش کو توال خود حاضر ہوا کہ بندہ آپ کا عقیدتمند ہے مگر سرکار کا حکم ہے اس لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا بابا ہم ان ظاہری حکمرانوں کی عدالت میں حاضری دینے سے معذور ہیں۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہونا چاہتے ہیں اگر آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں نہ بلایا تو کل ہم آپ کے حاکم کے سامنے پیش ہو جائیں گے۔ چنانچہ اسی دن آپ کی وفات ہو گئی۔

آپ کی وفات ۱۲۶۹ھ مطابق ۱۸۵۲ء میں ہوئی۔ بے شمار خلقت خدا آپ کے جنازہ میں شریک تھی اور میانی قبرستان میں ہی دفن کیا گیا۔ آپ کی تجہیز و تکفین کا انتظام لاہور کے مشہور ٹھیکیدار میاں محمد سلطان نے کیا تھا۔ اور قبر نواب شیخ امام الدین خاں سابق گورنر کشمیر نے بنوائی۔ موجودہ صورت میں آپ کی قبر تکیہ نظام شاہ میں ہے اس کے بالمقابل باغیچی سید چراغ شاہ چشتیؒ ہے۔ اس کے متصل شمس العلماء خان بہادر سید محمد لطیف مصنف ہسٹری آف لاہور کی قبر ہے تکیہ میں مسجد اور حجرے بھی ہیں۔

Marfat.com

تاریخ وفات اس طرح ہے :۔

عاشق حق نظام شاہ جہاں
چوں برفت از جہاں بحق پیوست
سال مجذوب پیر خواں ستائش
ہم بداں عاشقِ ازل سرمست

فضل شاہ مجذوبؒ

آپ سید پور تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ کے باشندے تھے۔ عہدِ سکھاں میں لاہور آئے تو ایک مسجد میں امامت کرنے لگے۔ بعدازاں عینک سازی کا پیشہ اختیار کرلیا اور جب حضرت شاہ رحمانؒ قادری نوشاہی لاہور آئے تو ان سے بعیت کر لی جو حضرت پیر محمد سچیارؒ سے ہو کر حضرت نوشہ گنج بخشؒ تک جاتا ہے کچھ عرصہ بعد مجذوب ہو گئے ، تو مہاراجہ رنجیت سنگھ ، سکھ سردار اور ہندو امراء کثرت سے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے ۔ سینکڑوں روپے نذرانہ آتے۔ جوان کا جواں سال بیٹا بلند شاہ اٹھا کر لے جاتا پھر یہ کیفیت ہوئی کہ مجذوبی حالت میں گلی کوچوں میں بسا اوقات لوگوں کو گالیاں دیتے راجہ وینا ناتھ آپ کا بہت معتقد تھا انھوں نے اس کے پاس ایک منشی جیون داس مقرر کر رکھا تھا کہ وہ اس کی کہی ہوئی باتیں لکھ کر راجہ کو روزانہ پیش کرے۔ راجہ نے بیرون مستی دروازہ اس کے لیے ایک عالی شان مکان بھی بنوادیا تھا۔ جو آج بھی میونسپل باغ میں واقع ہے۔ راجہ وینا ناتھ تو تقریباً ہر روز آپ کی خدمت میں حاضری دیتا

Marfat.com

نذرانہ پیش کرتا مگر آپ قبول نہ فرماتے اور مجذوبانہ حالت میں راجہ کو گالیاں دیتے پتھر اٹھا کر مارتے۔ مگر راجہ ناراض ہونے کی بجائے مجذوب کی اس پر کرمفرمائی تصور کرتا۔

آپ کی وفات ۱۲۷۱ھ مطابق ۱۸۵۴ء عہد اوائل انگریز میں ہوئی۔ اور میونسپل باغ بیرون مستی دروازہ اپنی خانقاہ میں دفن ہوئے راجہ دینا ناتھ اور دیگر سکھ سرداران کے جنازے پر حاضر ہوئے اور قیمتی دوشالے سب نے لاش پر ڈالے جب تک راجہ دینا ناتھ زندہ رہا وہ اس کا سالانہ عرس دھوم دھام سے کراتا رہا۔

مستان شاہ مجذوبؒ

یہ فقیر لاہور کے شہر اور مضافات کے گلی کوچوں، ویرانوں اور بیابانوں میں سر و پا برہنہ پھرا کرتے تھے۔ مجذوبان باکمال اور سر مستان صاحب حال بزرگوں میں سے تھے۔ تارک الدنیا، مستغنی المزاج تھے۔ دنیا اور اہلِ دنیا سے کوئی سروکار نہ تھا سخت سردیوں میں ایک بھورے (کمبل) میں ہی گذر اوقات فرماتے۔ مگر کسی کے آگے دستِ سوال دراز نہ کرتے۔ لوگ نذرانے پیش کرتے۔ مگر آپ ان کی طرف ایک آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھتے۔ اور ضرورت مند حضرات خود ہی اٹھا کر لے جاتے۔ اگر بچ جاتے تو خود اٹھا کر لوگوں میں تقسیم کر دیتے۔ بعض اوقات برتن ساز کلالوں کے پاس چلے جاتے اور مٹی کے برتن بنتے دیکھتے رہتے۔ اور پھر ایک وقت ایسا آیا کہ انھوں نے خود برتن سازی شروع کر دی۔ اور اس خوبصورتی سے برتن بناتے کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے

Marfat.com

خود ہی باتیں کرتے رہتے۔ جو دوسروں کی سمجھ سے بالاتر ہوتیں۔ ایک بات کو دس دس بار تکرار کرتے جاتے بھوک ستاتی تو درختوں کے پتوں پر اکتفا کرتے مولوی نور احمد چشتی مصنف ''تحقیقات چشتی'' لکھتا ہے کہ وہ ان کو دیکھتا رہا ہے جسم فربہ ہے شاہ عالمی دروازہ کے پاس ہمیشہ بیٹھے رہا کرتے تھے۔ خزانہ مہاراجہ سے ان کو ایک روپیہ یومیہ ملتا تھا۔ بڑے بڑے سکھ سردار آپ کے پاس حاضر ہوتے مگر آپ ان کی طرف نظرِ التفات نہ فرماتے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ بذات خود اکثر حاضر ہوتا۔ سینکڑوں روپیہ نذرانہ پیش کرتا۔ مگر آپ اس کی طرف دیکھتے تک نہ تھے بلکہ گالیاں دیتے تھے۔

آپ سے بے شمار کرامات و خوارق ظہور پذیر ہوئیں۔

مفتی غلام سرور لاہوری ایک دفعہ مزنگ سے اندرون شہر کی طرف آرہا تھا، جب وہ حضرت شاہ اسماعیل محدث بخاریؒ کے مزار کے پاس پہنچا تو اس نے دیکھا کہ آپ عین سڑک (ہال روڈ) کے درمیان ننگے بیٹھے ہیں کئی لوگ وہاں جمع تھے۔ آپ یکدم اٹھ کر چاہ واتیاں والے کی طرف گئے کنویں سے ایک ٹنڈ اتاری چند اینٹیں جمع کر کے چولہا بنایا اور اوپر ٹنڈ رکھ دی۔ پھر پالک کا ساگ توڑا اور اس میں ڈال دیا خشک لکڑیاں جمع کر کے چولھے میں رکھیں اور آگ لگا دی۔ ایک تالی ماری تو آگ بھڑک اٹھی پھر ایک اینٹ اٹھا کر میری طرف دیکھا اور کہا کہ بھاگ جاؤ۔ یہاں کیا دیکھ رہے ہو۔

مفتی غلام سرور لاہوری مزید لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اور شیخ وہاب الدین لاہوری شہر سے باہر ایک ریت کے ٹیلے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت ہمیں بھوک لگی تھی مگر کھانے کو کچھ نہ تھا۔ یکدم ہم نے دیکھا کہ مستان شاہؒ چلے آرہے ہیں ہم نے اس سے اپنی بھوک کا ذکر کیا تو اس نے ہاتھ اٹھایا اور غائب سے چند روٹیاں پکڑ کر

Marfat.com

ہمارے حوالے کر دیں جب ہم نے کھانا شروع کیا۔ تو دیکھا کہ یہ روٹیاں روغنی بھی تھیں اور گرم بھی۔

ایک بار مہاراجہ رنجیت سنگھ کا ایک مصاحب امام شاہ امرتسر میں گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے عزیز آپ کے پاس دعا کے لیے پہنچے آپ نے ان کو تسلی دی، خدا کا کرنا اس دن اس کو امرتسر سے رہا کر دیا گیا پھر یومیہ وظیفہ بھی مقرر کر دیا گیا۔

مفتی غلام سرور لاہوری اپنی تصنیف "حدیقۃ الاولیاء" میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ مہاراجہ رنجیت سنگھ آپ کو ہاتھی پر سوار کر کے قلعہ کی طرف لا رہا تھا کہ آپ نے راستے میں ہاتھی پر سے چھلانگ لگا دی۔

آپ کی وفات ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۸۵۷ء میں ہوئی۔ یہ انگریزوں کی حکومت کا اوائل عہد تھا۔ مزار قبرستان میانی صاحب میں تکیہ نظام شاہ میں ایک اونچے چبوترے پر واقع ہے۔

تاریخ وفات اس طرح ہے:۔

چو از دنیا بہ فردوس بریں رفت ۔۔۔ شہ مستاں حق دیوانہ عشق

بہ سال ارتحال آں شہ دیں ۔۔۔ بگو عاقل ولی مستانہ عشق

سیّد سید محمودؒ آغا مجذوب

حضرت سیّد سیّد محمود آغا نقشبندی حضرت میر جان کابلی نقشبندیؒ از اولاد حضرت خواجہ خاوند محمود نقشبندیؒ المعروف بہ حضرت ایشان کے برادر خورد تھے

Marfat.com

اور اپنے بھائی کی تلاش میں کشمیر ہوتے ہوئے مدینۃ الاولیاء لاہور تشریف لائے۔ خانقاہ عالیہ حضرت ایشان بیگم پورہ میں دونوں بھائیوں کی ایک مدت کے بعد ملاقات ہوئی۔ پھر آپ شالامار باغ میں شاہی حمام کے قریب برج میں اقامت گزیں ہوئے مگر انگریز حکام کے تنگ کرنے پر آپ روضہ حضرت ایشانؒ میں اپنے برادر اکبر کے پاس آگئے۔ پھر امرتسر چلے گئے مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد واپس اسی جگہ آگئے۔ آپ مجذوب اور مادر زاد ولی اللہ تھے۔ فارسی میں شعر بھی کہتے تھے اور تراب تخلص کرتے تھے۔

آپ کی وفات ۱۲۹۹ھ مطابق ۱۸۸۲ء میں ہوئی اور مقبرہ حضرت ایشانؒ بیگم پورہ کے باہر دفن ہوئے۔ آپ لاولد تھے۔

بلند شاہؒ مجذوب

بلند شاہ حضرت فضل شاہؒ مجذوب قادری نوشاہی کا بیٹا تھا لکھا ہے کہ جب راجہ دینا ناتھ بلند شاہ کے باپ کی خدمت میں حاضر ہو کر نذرانہ پیش کرتا۔ تو یہ روپے لے لیتا۔ راجہ مذکور اس کی سواری کے لیے عمدہ عمدہ گھوڑے اور پہننے کو عمدہ عمدہ قیمتی پوشاکیں اور دوہرے دوہرے طلائی کڑے و کنٹھ و مالا وغیرہ لاتا۔ راجہ کی وفات کے بعد بلند شاہ نہایت مفلس و قلاش ہو گیا یہاں تک کہ سب حویلیاں اور مکانات فروخت کر کے مرگیا۔

اس کی وفات ۱۲۸۷ھ مطابق ۱۸۷۰ء میں ہوئی اور اپنے والد کی قبر کے پاس مدفون ہوا

Marfat.com

مکھن شاہ مجذوبؒ

مکھن شاہ مجذوب حضرت حافظ احمد دینؒ سہروردی المتوفی ۱۸۰۸ء سجادہ نشین خانقاہ عالیہ حضرت میاں وڈا سہروردی ہوا ہے اور اس خانقاہ میں رہتا ہے۔ سارا دن گلیوں، کوچوں اور بازاروں میں گشت کرتا رہتا تھا۔ مجذوب اور مست الست بزرگ تھے وفات کے بعد ان کو اسی خانقاہ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

ایک مجذوبہ

ترجمانِ حقیقت علامہ سر محمد اقبال م ۱۹۳۸ء اپنے ایک خط بنام مہاراجہ کشن پرشاد وزیر اعظم ریاست حیدر آباد دکن لکھتے ہیں جو کہ کتاب "شاد اقبال" میں موجود ہے یہ خط علامہ موصوف نے ۷ مارچ ۱۹۱۷ء کو لاہور سے لکھا تھا۔ لکھتے ہیں:۔

"آج کل لاہور میں سلطان کی سرائے (لنڈا بازار) میں ایک مجذوبہ نے بہت لوگوں کو اپنی طرف کھینچ رکھا ہے کسی روز ان کی خدمت میں جانے کا قصد ہے"۔

Marfat.com

مولوی عبداللہ مجذوب

مولوی فیروزدین چشتی نظامی م ۱۹۶۹ء مالک فیروزسنز اپنی تصنیف "جہاد زندگی" میں لکھتے ہیں ۔ کہ مولوی عبداللہ لاہور کے رہنے والے اورایک عالم فاضل شخص تھے ۔ خدا جانے کیا ہوا کہ مجذوب ہو گئے اکثر ایک نیلی چادر میں رہا کرتے تھے سب کے سامنے پیشاب پاخانہ کر دیتے تھے ۔ اور اگر کوئی شخص کوئی پیش کرتا تو اس میں سے تھوڑا سا چکھ کر باقی زمین پر پھینک دیتے ۔ مولوی فیروزدین لکھتے ہیں کہ میں بھی دو تین دفعہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور میں نے دیکھا کہ جو سوال میرے دل میں ہوتا وہ بغیر پوچھے اس کا جواب دے دیتے تھے ۔

Marfat.com

زمانہ پاکستان

عظیم شاہ مجذوب

اوائل عہد انگریزی میں یہ مجذوب لاہور میں رہا کرتے تھے۔ پہلے یہ فوج میں گھڑسوار تھے اور پانچ ہتھیار لگا کر گراؤنڈ سٹیڈیم میں پھرا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ انگریز آگئے انگریز آگئے اس سٹیڈیم کے پاس اس زمانہ میں ایک بڑا دہ تھا۔ قاضی لاہور شیخ امام دین کو پھانسی کا حکم ہوا۔ اور اس کو ہاتھی پر بٹھا کر پریڈ میں لے جا رہے تھے کہ یکدم ایک طرف سے سائیں عظیم شاہ آتے دکھائی دیئے۔ قاضی نے آپ کو دیکھ کر فریاد کی۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم کو کوئی پھانسی نہیں دے سکتا۔ جب ان کو پھانسی پر لٹکایا گیا تو ایک طرف سے سانڈنی سوار آئے اور قاضی کی رہائی کا پروانہ لائے۔ چنانچہ آپ کو رہا کر دیا گیا۔ بعد ازاں گڑھی شاہو آکر خانقاہ حضرت جان محمد قصوریؒ میں رہنے لگے اور بعد از وفات یہیں دفن ہوئے۔

سائیں شیر محمد مجذوب

آپ کا مزار بیرون موچی دروازہ برلب سڑک سرکلر روڈ ایک قدیم بڑ کے درخت کے

Marfat.com

نیچے سے ہے۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کا کہنا ہے کہ پہلے آپ کو مصری شاہ کے ریلوے کے پل کے پاس دیکھا گیا تھا۔ پھر اس مقام پر آگئے اور درخت کے نیچے کھڑے رہتے تھے۔ عموماً ننگے رہتے یا ایک لنگوٹی زیب تن کرتے۔ راقم الحروف نے بھی آپ کو دیکھا ہے۔ بہت سی عورتیں وہاں آتی تھیں۔ جو آتا۔ لوگ اٹھا کر لے جاتے تھے۔

آپ کی وفات ۵ ربیع الثانی ۱۳۷۴ھ مطابق ۲ دسمبر ۱۹۵۴ء بروز جمعہ ہوئی اور اس درخت کے نیچے دفن ہوئے۔

گڈی سائیں مجذوب

لاہور میں یہ مجذوب لمبا چغہ پہنے گلیوں بازاروں میں گشت کرتے پھرتے تھے عام طور پر شاہی قلعہ لاہور کے گرد و نواح میں پھرا کرتے تھے۔ ہر وقت گڈی (کنکوے) اور ڈور سے دل بہلایا کرتے تھے۔ اکثر سٹے باز لوگ ہر وقت ان کے ارد گرد پھرا کرتے تھے۔ اور نمبر پوچھا کرتے تھے۔

وفات ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۱ء میں ہوئی اور شاہی قلعہ لاہور کی مشرقی دیوار کے بالمقابل اور مسجد بیگم شاہی کے جانب غرب دفن کیا گیا۔ اب یہ جگہ تکیہ گڈی سائیں کے نام سے مشہور ہے ان کی قبر پر ہر وقت گڈیوں کی چادر تنی رہتی ہے۔

Marfat.com

ویرکا والے مجذوبؒ

ویرکا ایک نارتھ ویسٹرن ریلوے کا سٹیشن تھا جو بٹالہ سے امرتسر آتے ہوئے راستہ میں واقع ہے اس ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ پختہ سڑک بھی آتی ہے جس پر ویرکا کے پاس آپ شیشم کے ایک درخت تلے کھڑے رہا کرتے تھے۔ قیام پاکستان سے قبل جب مؤلف کتاب ہذا بٹالہ سے جانب لاہور آتا تو راستہ میں آپ کی زیارت ہو جایا کرتی تھی آپ سالہا سال تک اسی شیشم کے درخت تلے کھڑے رہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ کو "ٹاہلی سائیں" کہا جاتا ہے۔ بے شمار خلق خدا آپکی خدمت میں آکر فیض یاب ہوتی اور دور دراز مقامات سے بھی لوگ نذرانے لیکر آتے مگر آپ گالیاں دیتے پھر بھی لوگوں کی کثرت کم نہ ہوئی۔ ۱۹۴۷ء کے بعد آپ کو وہاں سے لاہور لایا گیا اور مصطفےٰ آباد (دھرمپورہ) کی سمادھیوں میں رہنے لگے اور وہاں ہی وفات پائی۔

آپ کا نام شیخ محمد دین قادری بتایا جاتا ہے۔

وفات ۱۸ ربیع الاوّل ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۵۰ء میں ہوئی، اور وہیں دفن ہوئے۔

Marfat.com

سیّد غلام محمدؒ رنگیلا مجذوب

ولادت ۱۸۹۴ء میں ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہوئی جب لاہور آئے تو قلندرانہ طریق تھا۔ کچھ عرصہ جی۔ ٹی روڈ ریلوے کوارٹروں میں رہے پھر میاں میر آبادی میں آگئے۔ بعدازاں ڈاکٹر غلام نعیم الدین کے گھر واقع گڑھی شاہو میں عرصہ ۲۵ سال رہے۔ آپ مجذوب تھے بے شمار دنیا آپ سے فیضیاب ہوئی۔

آپ کی وفات ۲ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۶۵ء بروز پیر بوقت عصر بعمر ۹۰ سال ہوئی۔ آپ کے عقیدت مندوں نے آپ کا نہایت عالی شان مقبرہ قبرستان عوام الناس حضرت میاں میرؒ قادری فاروقی میں تعمیر کرایا۔ مقبرہ ۱۹۷۲ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ سالانہ عرس بھی ہوتا ہے۔

سائیں مجنوں مجذوب

راقم الحروف نے آپ کو کئی مرتبہ قبرستان میانی میں دیکھا ہے ان کے اردگرد بہت سے لوگ بیٹھے رہتے تھے۔ تقریباً تیس سال یہاں ہی قیام فرما رہے، بولتے نہیں تھے۔ معتقدین کہتے تھے کہ ان کو چُپ کا روزہ ہے۔ اگر ضرورت محسوس کرتے

Marfat.com

تو کاغذ پر لکھ کر جواب دیا کرتے تھے۔ آپ کریلوں کا سالن بہت پسند کرتے تھے انھوں نے ساری عمر ٹھنڈا پانی نہیں پیا۔

آپ کی وفات ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۹۷۰ء قبرستان میانی میں ہوئی اور مقبرہ گیلانیاں پیر نظام الدین بودیانوالی کے متصل ایک دوسری چار دیواری میں واقع ہے ہر سال عرس نہایت دھوم دھام سے انعقاد پذیر ہوا کرتا ہے۔

صوفی مقبول احمد مجذوبؒ

حضرت صوفی مقبول احمد مجذوبؒ بستی پٹھاناں جو سرہند شریف سے دو میل کے فاصلے پر ہے میں پیدا ہوئے بچپن سے ہی آپ کی طبیعت مجاہدات اور ریاضات کی طرف مائل تھی۔ حضرت مجدد الفؒ ثانی اور حضرت اسماعیلؒ بندگی کے مزارات مقدسات پر مدتوں چلہ کشی کرتے رہے۔ آپ کے پیرو مرشد بابا رؤف شاہ تھے۔ قیام پاکستان کے بعد بائیس سال تک میسن روڈ پر کوٹھی گردھاری لال میں ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں ہر وقت پڑے رہتے تھے۔ اور اپنے ساتھ ایک قرآن مجید رکھتے تھے جو حاجتمند آتا اس سے کھڑکی سے بات کرتے۔ مستورات کثرت سے جاتی تھیں۔

آپ کی وفات ۸ شوال المکرم ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۶۹ء بعمر ۶۰ سال اسی معمولی کوٹھڑی میں ہوئی اور مقبرہ قبرستان میانی میں بنا۔ جو ایک اونچے چبوترے پر واقع ہے مرقد پر سنگ مرمر کی لوح پر یہ تحریر ہے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اعلیٰ حضرت صوفی مقبول احمد

Marfat.com

ولی المعروف مین روڈ والے صوفی جی بستی پٹھاناں ۔ ریاست پٹیالہ ۔"
مقبرہ سنگ مرمر کے ایک بلند چبوترے پر واقع ہے ۔ تعویذ قبر بھی سنگ مرمر سے مزین ہے ۔ چھت اور دیواروں کو نفیس ترین اور رنگ برنگ کے دیدہ زیب شیشوں سے آراستہ کیا گیا ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہم کسی شیش محل میں داخل ہو گئے ہیں

سائیں قادر بخش مجذوبؒ

سرداڑ علی احمد خاں کا کہنا ہے کہ آپ داتا دربار کے باہر رہتے تھے ۔ آپ لاہور کے باشندہ تھے ۔ سالانہ عرس کے موقع پر آپ خانقاہ حضرت مادھولال حسینؒ قادری چلے جاتے تھے ۔ جو نذرانے یا فتوحات آتے وہ سب سے پہلے کتوں کو ڈالتے تھے اور باقی حاضرین میں تقسیم کر دیتے تھے ۔ نہایت منحنی ، نحیف الجثہ اور کمزور تھے کسی کا سوال نہ سنتے تھے بلکہ عموماً خود ہی باتیں کرتے رہتے تھے ۔ کئی سٹہ والے اور ریس کھیلنے والے لوگ آتے تھے ۔ ریلوے سٹیڈیم گڑھی شاہو کے قریب ایک قدیم بڑ کا درخت تھا ۔ جس کے سایہ تلے تقریباً پندرہ سال قیام فرما رہے ۔ آپ کی وفات ۱۹۶۹ء میں ہوئی اور قبرستان مسافر خانہ گڑھی شاہو میں مدفون ہوئے اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۷۵ سال تھی ۔ حکیم روح اللہ قادریؒ اکثر آپ کے پاس جاتے تھے آپ سیف الزباں تھے ۔

Marfat.com

عید محمد مجذوب

عید محمد مجذوب المعروف عیدو سائیں ۱۹۷۰ء تک دربار حضرت داتا صاحبؒ میں رہے۔ جہاں موجودہ صورت میں ایڈمنسٹریٹر اوقاف داتا صاحب کا دفتر ہے، وہاں بیٹھتے تھے۔ اکثر عالت سکر میں رہتے تھے جب کبھی بولتے اپنی مرضی سے بولتے تھے۔ اور کسی کی طرف کم متوجہ ہوتے تھے۔

جب عالم صحو میں ہوتے تو چند جملے بولتے تھے جس کا مطلب حاضرین اپنی اپنی عقل کے مطابق نکال لیتے تھے۔ نہایت خوبصورت تھے، روشن آنکھیں، کشادہ پیشانی اور لمبے بال تھے۔ وفات کی تاریخ کا پتہ نہیں چل سکا۔ عمر بوقت وفات تقریباً ۸۵ سال تھی۔ وفات کے بعد قبرستان میانی میں دفن ہوئے۔ سردار علی احمد خاں نے آپکو دیکھا ہے۔

بابا ٹھوکرؒ والا مجذوب

قلندری سلسلہ کے اس مجذوب کو چنگا پیر بھی کہا جاتا ہے۔ بڑے بابرکت اور پُرفیض بزرگ تھے۔ آپ کی بے شمار کرامات بیان کی جاتی ہیں۔

آپ کی وفات ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۶ء میں ہوئی مقبرہ قبرستان عقب آبادی

Marfat.com

شاد باغ میں مرجع خلائق ہے آپ کے متصل ایک اور قلندرانہ طریق کے مجذوب سید محمد علی جالندھری المشہور بہ بابا بوٹا سائیں کی قبر ہے۔ ان کا وصال ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۷۲ء میں ہوا تھا۔

آپ کے متعلق محمد حنیف قریشی ایزدی ایک کتاب بنام "گلستان قلندر" تحریر کر رہے ہیں۔

سائیں غلام حیدر مجذوبؒ

آپ رڑہ تیلیاں نلکیاں والی گلی چھنے منڈی میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں چند سے بیگم شاہی مسجد لاہور میں قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی جب بڑے ہوئے تو درزیوں کا پیشہ اپنا لیا۔ شادی کے بعد آپ تارک الدنیا ہو گئے اور جنگلوں ویرانوں میں پھرنے لگے اور چار سال تک صحرانوردی کرتے رہے۔ ایک دن حیدر آباد سندھ میں پھر رہے تھے۔ کہ آپ کا کوئی شناسا آپ کو لاہور لے آیا۔ یہاں آ کر مستی دروازہ کی گھاٹی پر ڈیرہ لگا لیا۔ ۱۹۶۵ء میں یہاں سے لکڑ منڈی چلے گئے ۱۹۶۶ء میں اقبال پارک کے باہر برلب سڑک ڈیرہ جما لیا۔ آپ یہاں سے شالا مار باغ تک کا چکر لگایا کرتے تھے۔ بڑے صاحب تصرف بزرگ تھے اس لیے خلق کا ہجوم آپ کی طرف ہو گیا۔ بڑے صاحب جذب و استغراق مجذوب تھے۔ اکثر اوقات یوں ہوتا کہ آنیوالے کو اس کے دل کی بات پہلے ہی کہہ دیتے۔ سوتے بہت کم تھے آخری عمر میں گھومنا پھرنا بند کر دیا اور قبلہ رُخ ہو کر اس مقام پر تصورِ الٰہی میں گم سم بیٹھے رہتے۔ شدید گرمی۔ شدید سردی اور بارش کی آپکو

Marfat.com

مطلقاً پرواہ نہ تھی ۔ اور یہ چیزیں آپ پر اثر انداز نہیں ہوتی تھیں ۔

آپ کی وفات ۱۳۹۲ھ مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۷۳ء بروز جمعۃ المبارک صبح ۶ بجے ہوئی اور بالمقابل شاہی قلعہ برلب سڑک نزد پٹرول پمپ آپ کو دفن کیا گیا ۔ اب نہایت عالی شان مقبرہ تعمیر ہو چکا ہے ساتھ ہی مسجد بھی ہے ۔ مقبرہ زیر نگرانی محکمہ اوقاف ہے ۔

صوفی دین محمدؒ مجذوب

اندرون دہلی دروازہ رہتے تھے ۔ ساری عمر مجرد حالت میں گذاری ۔ بچوں سے نہایت شفقت سے پیش آتے تھے جو نذرانہ آتا وہ ان میں تقسیم کر دیتے تھے ۔ اکثر بزرگان لاہور کے مزارات بالخصوص داتا دربار حاضری دیتے تھے ۔ جمال دین پہلوان م ۱۹۷۵ء آپ کا بے حد معتقد تھا ۔ سابق گورنر جنرل ملک غلام محمد سے آپ کی بے تکلفی تھی ۔ اگر قرآن پاک پڑھتے تو سارا دن پڑھتے رہتے اگر ناچتے تو کئی کئی گھنٹے ناچتے اور سارا دن جو منہ میں آتا کہتے رہتے بے شمار بوڑھے مرد اور مستورات آپ کے پاس جاتے تھے کافی عرصہ گڑھی شاہو میں گذارا بازار میں نوٹ بکھیرتے رہتے اکثر مقبرہ حضرت سید صوفؒ میں کھڑے ہو کر قرآن پاک پڑھا کرتے تھے ۔ مزامیر کے ساتھ گانا سنتے اور رقص بھی کرتے ۔

آپ کی وفات ۹ محرم الحرام ۱۳۸۰ھ مطابق ۳ جون ۱۹۶۰ء بروز اتوار ہوئی اور مزار گلی میں اندرون دہلی دروازہ نزد امام باڑہ الف شاہ بنا جو بابو محمد گلزار ایس ڈی او پی ڈبلیو ڈی کی زیر نگرانی تعمیر ہوا ۔

Marfat.com

چھتری والی سرکار مجذوبؒ

نام سلامت علی کشمیری مجذوب ہے ابتداءً دریائے راوی کے کنارے ذخیرہ میں ڈیرہ ڈالا۔ اور کامل بارہ سال اس ویرانے میں قیام فرمایا۔ کیونکہ آپ تنہائی بہت زیادہ پسند کرتے تھے۔ پھر چوک مصری شاہ جامع مسجد کے باہر ایک دکان کے تھڑہ پر قیام فرمایا۔ یہاں بھی بارہ تیرہ برس کے قیام کے بعد بڈھا دریا پر مستقل ٹھکانا بنایا اور بابا کملی والی سرکار کے نام سے مشہور ہوئے۔ بے شمار دنیا آپ کے گرد جمع ہونے لگی۔ ہر آنے والے کی پانی اور چائے سے تواضع کرتے اور کسی کو خالی نہ جانے دیتے۔ پھر یہ لنگر مستقل حیثیت اختیار کر گیا جو نذرانہ آتا وہ حاضرین میں تقسیم کر دیا جاتا اور آپ بالکل اس طرح رہتے۔ آپ صاحب کرامت بزرگ اور مجذوب تھے۔ تمام عمر قلندری طریق پر گذار دی۔

آپ کی وفات ۱۳۹۵ھ مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۷۶ء بروز جمعرات پانچ بجے شام ہوئی اور وہیں دفن کیے گئے۔ اب آپ کے معتقدین نے لاکھوں روپے خرچ کر کے آپ کا نہایت عالی شان مقبرہ تعمیر کر دیا ہے۔ لوح مزار اس طرح ہے :۔

”جناب حضرت سید صوفی سلامت علی شاہ رشی قادری قطب زماں المعروف بابا چھتری والی سرکار“

Marfat.com

سائیں محمد عالمگیر مجذوب

یہ مجذوب تقریباً عرصہ چالیس سال پاگل خانہ میں رہا۔ مزنگ کا رہنے والا تھا۔ سائیں محمد عالمگیر سائیں مجنوں میانی والوں کا فیض یافتہ تھا اکثر اس سے ایسی باتیں اور کام سرزد ہو جاتے جس سے لوگ بہت متاثر ہوتے ان کی بے شمار کرامات بیان کی جاتی ہیں مستجاب الدعوات تھے ان کا سالانہ عرس محمد افتخار مزنگوی کراتا ہے۔ وفات ۱۹۴۸ء میں ہوئی اور مزار قبرستان میانی میں جنازہ گاہ میں راستے میں دائیں طرف واقع ہے۔

مائی بھاگی مجذوبہ

یہ مجذوبہ نہایت خاموش الطبع تھی۔ ننگے پاؤں اور ننگے سر رہا کرتی تھی اس کا روز کا معمول قبرستان میانی سے مقبرہ حضرت شاہ جمالؒ تک پیدل جانا تھا۔ رات مقبرہ حضرت شاہ جمالؒ میں بسر کرتی اور پھر سفر شروع کر دیتی۔ سردار علی احمد خاں کا بیان ہے کہ وہ بہت کم کسی سے گفتگو کرتی تھی۔ اگر کوئی چلتے چلتے دعا کی فرمائش کرتا تو اس کیلئے دعا کر دیتی تھی۔ بچوں سے نہایت شفقت سے پیش آیا کرتی تھی اور جو کچھ ہوتا وہ

Marfat.com

ان میں تقسیم کر دیا کرتی تھی۔ کہتے ہیں کہ وہ مستجاب الدعوات تھی۔

اس کی دفات تقریباً ۱۹۶۸ء میں بعمر ۵۶ سال ہوئی اور قبرستان میانی میں دفن کی گئی۔ اس کا جنازہ بہت بڑا ہوا۔

بابا غلام رسول مجذوب

بابا غلام رسول المعروف بہ بلیاں والی سرکار بھی مجذوب تھے۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کا کہنا ہے کہ ان کو سائیں نور محمد عرف نورا پنجرے والا بھی کہا جاتا تھا۔ یہ مجذوب حضرت میاں شیر محمدؒ شرقپوری نقشبندی کے ملنے والوں میں سے تھا اس کے کلام کو عام آدمی نہ سمجھ سکتا تھا۔ موسم گرما میں صرف دھوتی پہنتا تھا۔

۲۵ نومبر ۱۹۷۳ء کو ان کی وفات ہوئی اور مسجد شیر ربانی بیرون بھاٹی دروازہ نزد میونسپل بدرو میں دفن ہوئے۔

غلام قادر مجذوب

مولوی مظفر اقبال خطیب جامع مسجد محلہ سمیاں اندرون ٹکسالی دروازہ ابن حضرت مفتی غلام جانؒ ہزاروی قادری لاہوری م ۱۹۵۹ء کا کہنا ہے کہ اس مجذوب کی

Marfat.com

گشت ٹکسالی دروازہ سے لوہاری دروازہ تک تھی اور رہائش بادشاہی مسجد کے قدیم حجروں میں جہاں اب ٹٹیاں بن گئی ہیں میں تھی اس کو پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے چھ سات سال بعد تک دیکھا گیا پھر ایسے غائب ہوئے کہ نہ دیکھے گئے آپ کسی سے ہمکلام نہ ہوتے تھے اور گرمیوں میں سات آٹھ کوٹ پہنتے تھے اور اوپر کمبل رکھتے تھے، ننگے پاؤں رہتے تھے۔

Marfat.com

دوسرا سفر ہندوستان

یہ سفر آپ نے ۱۹۸۱ئہ میں کیا۔ اس سفر میں آپ کے ہمراہ آپ کے مریدین بھی تھے۔ بالخصوص شیخ محمد اقبال۔

دہلی

حضرت قطب الاقطاب قطبؒ الدین بختیار کاکی چشتی۔ حضرت سید نظام الدینؒ اولیاء چشتی۔ حضرت شیخ نصیر الدینؒ چراغ دہلی۔ اور سرخیل سلسلہ عالیہ نقشبند حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے مزاراتِ مقدسہ پر حاضری دی۔ اور وہاں سے فیضان حاصل کیا مزار حضرت امیر خسروؒ پر بھی فاتحہ خوانی کی۔

آپ کا پاسپورٹ نمبر ۶۴۲۸۳۴ J۸ سنہ ۱۹۸۱ئہ تھا جس پر آپ کا نام محمد صادق ہاشمی ولد عبدالواحد تحریر ہے۔

اجمیر شریف

خواجہ خواجگان حضرت سید معین الدین چشتیؒ اجمیری کے شہر میں آپ آٹھ دن قیام فرما رہے۔ انا ساگر اور تارا گڑھ بھی دیکھا۔ اجمیر شریف سے گیارہ میل دور پہاڑوں کی پرلی طرف ایک جگہ ہے جہاں راجہ جے پال نے کولہو لگوایا تھا۔ جہاں ہر روز ایک

Marfat.com

مسلمان کو کولہو میں پیڑا میں جاتا تھا۔ کولہو بھی دیکھا۔ راجہ مذکور مسلمان کے خون سے تلک لگا کر ناشتہ کرتا تھا۔ اور چربی سے دیا جلاتا تھا۔ اس سفر میں یہ لوگ شامل تھے۔ شیخ محمد اقبال۔ محمد اقبال شاہ۔

مظفر نگر

یہاں بھی گئے

سہارن پور

سہارن پور بھی تشریف لے گئے۔

امرتسر

یہاں بھی قیام کیا۔

Marfat.com

پاکستان میں سیر و سیاحت

پاکستان میں آپ کراچی۔ حیدرآباد۔ سکھر۔ سیون شریف۔ پاکپتن شریف
چن پیر۔ مائی باپ۔ حضرت سلطان باہُوؒ۔ حضرت بری امامؒ۔ گجرات۔ چپاسیدن؟
شاہ وغیرہ مقامات میں تشریف لے گئے۔

لاہور

حضرت داتا گنج بخشؒ کے روضہ عالیہ کی سیڑھیوں پر کئی سال پڑے رہے حضرت
میاں میر قادریؒ کے روضہ پر بھی گئے۔ لاہور کی کئی ایک آبادیوں میں قیام کیا۔

شور کوٹ

حضرت سلطان باہُوؒ کے روضہ عالیہ پر حاضر ہوئے یہ مرید ساتھ تھے۔ حامد نصیر
محمد اقبال۔ اقبال احمد شاہ۔ حاجی محمد افضل۔ حاجی محمد مشتاق۔ ضیاء پہلوان
وغیرہ ساتھ تھے۔

گجرات

حضرت شاہ دولہؒ دریائی سہروردی بھی حاضری دی۔ حضرت سائیں کانوا نوالیؒ سرکار بھی

Marfat.com

وزیر آباد

خود فرماتے تھے کہ میں نے ایک مسجد وزیر آباد میں بنوائی مکمل ہونے پر اس مسجد کے نام کی تختی ایک شخص لکھوا کر لایا جس پر میرا نام اس طرح لکھا تھا " حاجی محمد صادق" میں نے کہا میں نے حج تو نہیں کیا۔ اس نے کہا کہ جب میں حج کرنے گیا تھا تو میں نے آپ کو وہاں دیکھا تھا۔

نورپور شاہاں

یہاں حضرت امام بّری لطیفؒ کے مزار منوّر پر حاضری دی۔ کار میں گئے سفر میں شیخ محمد اقبال، حاجی محمد افضل، صوفی نذر محی الدین وغیرہ شامل تھے۔

چوہا سیدن شاہ

صوفی نذر محی الدّین۔ محمد اقبال اور حاجی افضل شریک سفر تھے اور حاضریٔ دی اس موقع پر مکمل بس کرایہ پر لی گئی تھی۔

سیالکوٹ

حضرت امام علی الحق چشتیؒ کے روضہ پر حاضر ہوئے اس موقع پر محمد یونس شاد باغ ساتھ تھا اور یہ مرید بھی تھے۔ شبیر حسین۔ صوفی نذر محی الدین۔ شیخ محمد اقبال۔

اس سفر میں مکمل بس کرایہ پہ حاصل کی گئی تھی۔

Marfat.com

سیون شریف

یہاں حضرت لال شہباز قلندرؒ کے روضہ عالیہ پر حاضر ہوتے رہے یہ مرید شامل تھے بشیر حسین۔ بشیر احمد، صوفی نذر محی الدین۔ محمد اقبال۔ محمد اقبال شاہ۔ ضیاء الدین پہلوان۔ محمد شریف اور رستم وغیرہ ۳۵ آدمی ہم سفر تھے۔

ملتان

حضرت بہاؤالدینؒ زکریا ملتانی سہروردی حضرت شاہ رکن الدینؒ رکن عالم اور حضرت شمس تبریزیؒ کے روضوں پر حاضری دی۔

کوئٹہ

کوئٹہ اور زیارت تک گئے۔

پاکپتن شریف

شیخ الاسلام حضرت فریدالدین گنج شکرؒ مسعود کے روضہ منورہ پر حاضر ہوتے رہے۔ شیخ محمد اقبال۔ محمد اقبال شاہ۔ حاجی محمد افضل۔ حاجی محمد مشتاق۔ ضیاء پہلوان آپ کے ہمراہ تھے۔

لواری شریف

لواری شریف صوبہ سندھ میں حضرت خواجہ محمد زمانؒ نقشبندی کے روضہ پر حاضر ہوئے۔

Marfat.com

قصور

یہاں حضرت بابا بلھے شاہ قادری کے مرقد منور پر حاضری دی۔ یہ مرید ساتھ تھے۔ محمد یونس شادباغ وغیرہ

چھانگا مانگا

یہاں جنگل میں آپ ایک عرصہ تک مجاہدات و ریاضات میں مشغول رہے یہ تقریباً ۱۹۴۱ء کا زمانہ ہے۔

کراچی

حضرت عبداللہ غازیؒ کے مزار پر گئے یہ عقیدتمند ساتھ تھے۔ حامد نصیر وغیرہ ۰

Marfat.com

وصال

۲۰ مئی ۱۹۸۴ء کی ایک صبح مغلپورہ ڈاکخانہ کے قریب موٹر سائیکل کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ ایک دن میو ہسپتال اور نو دن جنرل ہسپتال میں زیرِ علاج رہ کر ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۰ جون ۱۹۸۴ء بروز اتوار علی الصبح سحری کے وقت وصال فرما گئے۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ ۱۰ رمضان المبارک ۱۰ جون وارڈ نمبر ۱۰ اور چارپائی نمبر ۱۰ تھی۔

نماز جنازہ علامہ احمد حسن نوری خطیب جامع مسجد فاروقیہ ریلوے کالونی نزد ڈاک خانہ مغل پورہ نے ناچ گھر اور نہر کے درمیان جو وسیع و عریض گراؤنڈ ہے اس میں پڑھایا۔ تقریباً دس ہزار افراد نے نماز جنازہ میں شرکت کی جس میں آپ کے سب مرید اور عقیدت مند شریک ہوئے۔

وصال سے سات آٹھ سال قبل جذب و مستی کی حالت میں نکلے۔ قوالی سُنی نیز مکمل کپڑے زیب تن کیے۔ شیروانی، لنگی اور رومال پہنے اور سلوک کی منزل میں داخل ہوئے، روزہ رکھتے تھے اور جمعہ کی نماز جامع مسجد فاروقیہ نزد ڈاک خانہ مغلپورہ میں علامہ احمد حسن نوری خطیب مسجد کے پیچھے ادا کرتے تھے۔ آپ نے کسی مرید کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں کیا۔ غسل مستری جان محمد سائیں محمد شریف بٹ اور دیگر مریدین نے دیا۔

وفات سے ایک رات قبل درج ذیل پانچ آدمیوں نے آپ کے کمرہ میں جو اسٹیل کی الماری تھی اس میں سے رقم نکالی اور گئی۔

Marfat.com

۱۔ صوفی نذر محی الدین ۲۔ محمد اسحاق ۳۔ محمد رمضان
۴۔ محمد شریف ۵۔ حاجی محمد افضل

برآمد شدہ رقم ۴۶۵ و ۶۴، ۲ روپے تھی۔ جو روضہ، مسجد اور حجرہ جات کی تعمیر پر خرچ کی گئی۔ اس رقم کے علاوہ ۲ لاکھ روپے سے زیادہ اور اخراجات ہوئے۔

خانقاہ عالیہ جو تقریباً ۲½ کنال جگہ پر مکمل ہو گی ابھی زیر منصوبہ بندی ہے

Marfat.com

مقبرہ

مقبرہ نہر اپر باری دوآب اور ریلوے لائن کے درمیان واقع ہے جو اندرون بیرون سنگ مرمر سے آراستہ و مزین ہے اور بر لب سڑک پختہ واقع ہے ۔ اور گرد چار دیواری ہے مقبرہ کے چاروں اطراف میں غلام گردش ہے اور صدر دروازہ جانب جنوب ہے ۔ غلام گردش آٹھ ستونوں پر قائم ہے ۔ مقبرہ ایک چبوترہ پر واقع ہے ۔ جس کے اندر ایک چھوٹے چبوترے پر درمیان میں آپ کا مزار ہے آپ کے چہلم پر پانچ سو جوڑے اور چالیس شیروانیاں تھیں ۔ جو لوگ آپکو دے جاتے تھے اور یہ سب چہلم کے موقع پر تقسیم کر دیئے گئے تھے ۔

لوحِ مزار پر تحریر اس طرح ہے :-

اللہ اکبر

اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لآ الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

مرکز انوار تجلیات

حضرت پیر محمد صادق نقشبندی الف ثانی

تاریخ پیدائش : رمضان المبارک ۱۹۱۴ء

Marfat.com

تاریخ وفات: ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۰ جون ۱۹۸۴ء عیسوی بروز اتوار۔

۱۔ شریعت غم ہستی سنوارنے والے
۲۔ تجلیوں کو فلک سے اتارنے والے
۳۔ دلوں کو بخش گئے ہیں قرار کی دولت
۴۔ تمام عمر تڑپ کر گذارنے والے

Marfat.com

جامع مسجد
پیر محمد صادقؒ نقشبندی

مقبرہ عالیہ کے متصل جامع مسجد پیر محمد صادق نقشبندیؒ واقع ہے اس کی عمارت سہ منزلہ گنبد دار ہے ۔مسجد کا مینار ۶۰ فٹ بلند ہے ۔اور کافی دور سے نظر آتا ہے مسجد کا سنگ بنیاد حضرت سائیں صاحب نے اپنی حیات میں ہی رکھا تھا یہ جامع مسجد تہہ خانہ ۔ایوان مسجد اور گیلریوں پر مشتمل ہے ۔محراب مسجد آئینہ سازی سے مزین کی گئی ہے تہہ خانہ میں مختلف تقاریب کے سلسلہ میں سامان لنگر وغیرہ ہوتا ہے یہ حضرت پیر محمد صادقؒ کا کرم خاص ہے کہ ان کے مریدین پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی نے دربار عالیہ میں یہ مسجد اتنی مختصر مدت میں مکمل کی جس کی مثال نہیں ملتی ۔سب مریدین انتظامیہ کے ہر فیصلے پر سر تسلیم خم کرتے ہیں اور آج تک انتظامیہ نے جو بھی فیصلے کیے ہیں سب انکی رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے کیے ہیں ۔اور تمام مریدین اپنی جیب سے ہی تمام اخراجات کرتے ہیں اور کسی سے آج تک چندہ وصول نہیں کیا ۔اور نہ ہی کسی کے آگے دست سوال دراز کیا ہے ۔

نام فقیر تنہا ندا باہو قبر جنہاں دی جیوے ہو

Marfat.com

دارُ العلوم نقشبندیہ

مسجد کے ساتھ ایک دینی مدرسہ دارالعلوم نقشبندیہ کے نام سے جاری ہے۔
مسجد کے ساتھ دو کمرے ہیں۔ پہلے کمرے میں حضرت سائیں صاحبؒ کے تبرکات محفوظ ہیں جن میں یہ اشیاء ہیں :۔
شیروانی۔ بُوٹ۔ شلوار۔ قمیص۔ پگڑی۔ کلاہ۔ چھڑی۔ سوٹی دو دیگیں۔ الماری جس میں آپ کی کتابیں ہیں۔ قرآن پاک۔ رضائی وغیرہ کے علاوہ آپ کا کاشت کاری کا سامان از قسم کدال کھُرپا مع گھنگھرو ہیں۔
مسجد اور کمروں کے پیچھے گلی کے آخر میں ایک اور کمرہ بنایا گیا ہے اور باہر کی طرف وضو خانے ہیں۔

Marfat.com

آئندہ منصوبہ بندی

انتظامیہ واراکین دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حضرت پیر محمد صادقؒ نقشبندی نے حضرت سائیں صاحب قبلہ کے وصال کے بعد مقبرہ مسجد اور حجرے وغیرہ نہایت اعلیٰ پیمانے پر تعمیر کرا دیئے ہیں اور مزید ان کی منصوبہ بندی ہے ۔ کہ دربار عالیہ کے چاروں اطراف چاردیواری تعمیر کر دی جائے ۔ نیز زائرین کے لیے مزید رہائش کے انتظامات کیے جائیں ۔ مدرسہ نقشبندیہ میں توسیع کی جائے اور خطیب امام صاحب و مؤذن کے لیے رہائشی مکانات تعمیر کیے جاویں ۔ پانی کی فراوانی کے لیے ٹیوب ویل نصب کیا جائے ۔

Marfat.com

عرس مبارک

آپ کا عرس مبارک ہر سال نہایت تزک واحتشام سے ہوتا ہے۔ جس میں آپ کے مریدین۔ ارادت مند۔ عقیدت مند اور دوسرے اصحاب کثرت سے شرکت کرتے ہیں۔

عرس سے ایک دن قبل تمام مریدین اپنے گھروں میں قرآن خوانی کرتے ہیں اور اس کا ثواب آپ کی روح پُرفتوح کو پہنچاتے ہیں۔ نیز کھانا تقسیم کیا جاتا ہے۔ بیسیوں مرید ہر سال چادریں چڑھاتے ہیں ان سے کچھ درگاہ میں محفوظ رہتی ہیں اور بقایا تقسیم کر دی جاتی ہیں۔

Marfat.com

اخلاقِ عالیہ

آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ مجذوبیت میں گزرا اور مختلف حالات میں اللہ اللہ کرتے رہتے۔ صاحب جذب و استغراق بزرگ تھے۔ حالت جذب و سکر میں آپ ایسے الفاظ ادا کرتے تھے جن کا مطلب حاضرین سمجھ نہ پاتے تھے۔ گرمیوں میں چودہ چودہ کوٹ زیب تن فرماتے اور سردیوں میں نہر میں کئی کئی گھنٹے گزار دیتے پشتو انگریزی اردو، فارسی اور عربی زبانیں جانتے تھے آپ حنفی المسلک اور عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخمور رہتے تھے۔ سگریٹ، حقّہ اور ہر قسم کے نشہ سے نفرت کرتے تھے۔ کسی کی دل آزاری اور دل شکنی کی بات نہیں کرتے تھے۔

قد میانہ، بدن پتلا، رنگ سفید گندمی، تیکھی ناک، خوب صورت آنکھیں اور انداز تکلم مشفقانہ تھا۔ مریدوں سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ اور انکے مصائب و تکالیف کا خیال رکھتے تھے۔ حقّہ اور سگریٹ سے شدید نفرت کرتے تھے اور اپنے نزدیک کسی بھنگی چرسی کو نہ بیٹھنے دیتے تھے۔

آپ کی شخصیت ایک ایسے ہیرے کی مانند تھی جس کے کئی پہلو تھے اور ہر پہلو اپنی منفرد تاب رکھتا تھا۔ آپ ہر شخص کے سوال کا جواب اس طرح رازدرانہ انداز میں دیتے کہ صرف سائل موصوف ہی سمجھتا تھا۔ باقی بیسیوں افراد جو وہاں موجود

Marfat.com

تو ہوتے تھے مگر یہ کلام ان کے فہم وادراک سے بالاتر ہوتا تھا۔ آپ ہر شخص سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ کسی کی دل شکنی نہ فرماتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مرید یہ دعویٰ کرتا ہے کہ قبلہ گاہی اس کے ساتھ جس کمال شفقت سے پیش آتے تھے وہ شاید ہی کسی اور کے حصّے میں آئے۔ یہی آپ کی شخصیت کا کمال تھا انداز تکلم مشفقانہ اور لہجہ دھیما تھا۔ مگر جلالی کیفیت میں اس میں بجلی کی سی کڑک پیدا ہو جاتی تھی۔ انداز کلام میں وہ بے نیازی تھی جو کسی فقیر کا خاصہ ہوتا ہے۔ آپ کسی کی امارت یا مرتبے سے خائف نہ ہوتے تھے۔ آپ کے روئے مبارک میں وہ نور جھلکتا تھا جس سے تشنگان فیض کو طمانیت نصیب ہوتی تھی چہرہ مبارک پر وہ جلال تھا کہ شرارتی اور شر پسندوں کی قوتِ گویائی سلب ہو جاتی تھی اور وہ تمام ترقوتی کے اجتماع کے باوجود لب کشائی پر قادر نہ ہو پاتے تھے۔ آپ ظاہری وسستی شہرت کو ناپسند فرماتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں یہ دعویٰ پسند نہیں کرتا۔ کہ میرے لاکھوں مرید ہوں۔ بلکہ میں یہ بات پسند کرتا ہوں کہ میرے مریدوں میں سے کوئی بھی گناہ کبیرہ کا مرتکب نہ ہو اور حقیقتاً آپ کا یہ فرمان بالکل درست تھا

ایک دفعہ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ اگر اس کا فلاں کام ہو جائے تو وہ آپکو اتنے پیسے دے گا۔ آپ جلال میں آگئے اور فرمایا مجھے تمھاری دولت کی ضرورت نہیں ہے اگر دولت میری خواہش ہوتی تو میں جس درخت کو ہاتھ لگاتا، وہ سونا بن جاتا۔

آپ بحث اور مناظرے سے پرہیز کرتے تھے۔ مگر سوال کا جواب دو تین جملوں میں دے دیتے تھے اور سائل لاجواب ہو جاتا تھا۔ آپ کے جملہ کمالات کو سمجھنا ناممکن ہے آپ کے کلام کا ہر لفظ پُر مغز۔ ذومعنی اور معرفت کے اسرار سے لبریز ہوتا تھا باوجود اس کے کہ آپ کسی دنیاوی سکول سے تعلیم یافتہ نہ تھے۔ آپ ہر زبان

Marfat.com

جانتے تھے اور کئی علوم پر دسترس رکھتے تھے۔

آنجناب نہایت سخی اور فیاض تھے۔ سخاوت کا یہ عالم تھا کہ کسی سائل کو خالی نہ لوٹاتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ میں خوش ہوتا ہوں ان ہاتھوں کو دیکھ کر جو سائل کا سوال پورا کرنے کے لیے بڑھتے ہیں۔ دنیا میں جو ہم جمع کرتے ہیں وہ سب فانی ہے اور جو اللہ کے نام پر خرچ کرتے ہیں وہی باقی رہنے والا ہے آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے دو آیات اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَ نَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی نے مالا مال کر دیا ہے اور اب کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ کیونکہ میں نے اللہ کے بلند مقام سے ڈر کر نفس کو خواہش کرنے سے روک دیا ہے پس جب خواہش ہی ختم ہو گئی تو ضرورت کس بات کی؟

آپ بڑے گوشت کو نہایت چاہت سے کھاتے تھے بسا اوقات اپنے ہاتھ سے خود کھانا تیار کر لیتے تھے۔

لاہور میں آپ کی گشت مغل پورہ سے صدر بازار تک تھی جو رات دن کی تھی اکثر فارسی کلام بھی پڑھا کرتے تھے۔

Marfat.com

ارشاداتِ عالیہ

جو لوگ صحیح قول کی نسبت نکتہ چینی کرتے ہیں اس میں ان کی ناقص رائے کا قصور ہے۔ اعمال کا ثواب نیت پر موقوف ہے۔ اگر تم شکر کرو گے تو تمھاری نیتوں کو بڑھائیں گے۔ اگر تو آیاتِ قرآنی کو شعلہ زن آگ کے خوف سے پڑھے، تو ان کے ورد سے شعلہ زن آگ کو بجھا دے۔ محبّت ہی کے باعث مجھے وصالِ الٰہی حاصل ہوا۔ کیونکہ محبّت کا نتیجہ وصال ہے۔ جب وصال حاصل ہوا تو میں اس قابل ہو گیا کہ شراب کو (فیض الٰہی سے مراد ہے) طلب کروں۔ بعد از وصال میں ایسے نشے کا متحمل ہو گیا اور میرا حق تھا کہ میں اپنی شرابِ مقدّر کو طلب کروں۔ وصال کے بعد خاص استعداد حاصل ہوتی ہے۔ جو قبل از وصال نہیں ہوتی (چوں نر اوا قوت مسی مگر ایں جام را) جب مجھے وصالِ الٰہی ہو گیا تو میرا کاسۂ دل شراب فیض کا ظرف بن گیا۔ جس طرح نشیب کی طرف جلدی جاتا ہے اسی طرح وہ شراب میری طبعی مشش سے سیالکوٹ کو دوڑتی ہے اور اس لیے دوڑتی ہوئی آئی۔ اور اس کو پی کر مست ہو گیا۔ اور میری مستی مخفی نہ تھی۔ اس کا مشاہدہ میرے احباب نے کیا۔ شراب پینے کے بعد جب مجھے بصیرت ہوتی تو میں نے دیکھا کہ دیگر اقطاب اس نشہ عرفان سے ناآشنا ہیں اس لیے میں نے خود مہمان یہ کہ بیاداں خودی کے سبیل سے تمام اقطاب کو دعوت دی کہ آپ ہی میرے رفیقِ طریقت ہیں۔ میری اتباع و تقلید کرو تاکہ آپ بھی میرے

Marfat.com

رنگ میں رنگے جاؤ۔"

"اقتباسات از نوٹ بک حضرت پیر سائیں محمد صادق نقشبندیؒ"

فرمایا کرتے تھے۔

"تصوف ایک کٹھن راستہ ہے صوفی کی جان و مال وقف ہوتی ہے وہ سارے جہان کا دُکھ تو سہہ سکتا ہے مگر کسی سے اپنا دکھ نہیں کہہ سکتا وہ لوگوں کے غم میں تو شریک ہوتا ہے مگر اپنے غم کا بوجھ خود تنہا ہی اٹھاتا ہے وہ لوگوں کے سوال تو بارگاہِ خداوندی میں پیش کر سکتا ہے مگر اپنا سوال کسی بشر کے سامنے پیش نہیں کر سکتا۔"

پھر فرمایا:۔

"تم کسی کو اپنے سے بُرا نہ کہو شاید وہ اپنی جگہ سچا ہو اور تم جھوٹے ہو۔"

ایک جگہ تحریر فرمایا:۔

"بھنگ وغیرہ نشہ پینے والوں کے لیے جہنم کی آگ میں جلنے کی وعید ہے"

- دین کا مغز یہ ہے کہ مصیبت میں بھی نماز ادا کی جائے۔
- تمہارا جمع کیا ہوا مال ہمیشہ نہ رہے گا۔
- عیب ڈھونڈھنے والے اور طعنہ دینے والے کے لیے بربادی ہے۔
- حلال رزق کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے۔
- جو لوگ صحیح قول کی نسبت نکتہ چینی کرتے ہیں اس میں ان کی ناقص رائے کا قصور ہے۔
- متقدمین کے آفتاب کمال غروب ہو گئے مگر ہمارا آفتابِ جلال عزت و حشمت کے آسمان پر ہمیشہ درخشاں رہے گا۔
- اگر تو شعلہ زن آگ کے خوف سے آیاتِ قرآنی کی تلاوت کرے تو ان کے

Marfat.com

ورد سے شعلہ زن آگ کو بجھا دے۔

☆ بے حُبِّ محمدؐ اہل ایمان ہو نہیں سکتا
خدا کو چاہنے والا مسلمان ہو نہیں سکتا

☆ حب درویشاں کلید در جنت است
دشمنی ایشاں سزائے لعنت است

☆ حیاتی مماتی ہمہ وقت ما
کہ بر قولِ ایماں کنی خاتمہ

Marfat.com

خوارق و کرامات

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

حاجی محمد مشتاق کہتے ہیں کہ میری اہلیہ اکثر بیمار رہتی تھی۔ بہت سے ڈاکٹروں اور حکیموں کو دکھایا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ بلکہ مرض بڑھتا گیا۔ بالآخر ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام ماجرا بیان کیا کہ بہت سے خرچہ کے بعد ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے آپ مہربانی فرمائیں۔ آپ نے چند پڑیاں دیں جس سے مرض مکمل طور پر جاتا رہا اور پھر ایسی شکایت کبھی نہ ہوئی۔

حاجی صاحب مذکور مزید بیان کرتے ہیں کہ کراچی کے ایک اہل حدیث میرے مہمان تھے اس دوران آپ بھی میرے گھر تشریف لے آئے، آپ کو نہایت عزت سے بٹھایا۔ اہل حدیث سوچتا رہا کہ جب یہ بزرگ جائیں گے تو میں ان کے متعلق سوال کروں گا اس وقت آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ لوگ دوسروں کی کرامات تو پوچھتے ہیں مگر اپنا حال نہیں جانتے جب آپ تشریف لے گئے تو اہل حدیث نے کہا کہ اس وقت میں یہ سوچ رہا تھا کہ یہ کون سے کرامات کے مالک ہیں مگر آپ نے اس وقت میرے خیال کا جواب دے دیا۔

Marfat.com

اقبال احمد شاہ کا کہنا ہے کہ ایک دفعہ آپ میرے گھر تشریف لائے تو میرے مکان کے ساتھ والے پلاٹ میں پودے لگانے لگے اور فرمایا کہ اس کے ساتھ تیسرا پلاٹ بھی خرید لو۔ میں نے عرض کیا کہ میرے پاس اتنی رقم نہیں ہے پھر آپ نے فرمایا کہ پلاٹ خرید لو تمھارے لیے بہتر رہے گا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی وقت ایک آدمی جس سے میں نے چالیس ہزار روپے لینے تھے وہ دے گیا۔ بعد ازاں پلاٹ والوں کا ایجنٹ آ گیا کہ تم یہ پلاٹ خرید لو۔ رقم بعد میں دے دینا۔ چنانچہ وہ قطعہ اراضی خرید لیا گیا۔

وہ مزید کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنے دوست کے پاس جانا چاہتا تھا کہ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ آپ دروازے میں کھڑے ہیں۔ آدھی رات کے بعد پھر کوشش کی مگر اس دفعہ بھی آپ سد راہ بنے چنانچہ میں اس امر سے باز رہا اور آئندہ ایسا قصد نہ کیا۔ آپ اقبال احمد شاہ کے گھر کثرت سے جایا کرتے تھے۔

اقبال احمد شاہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ اجمیر شریف کی طرف جا رہے تھے تو راستے میں تھانہ بھون ضلع مظفر نگر میں ایک رات قیام کیا۔ جب آپ مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے جانے لگے تو میزبان نے ایک آدمی آپ کے ساتھ کر دیا کہ راستہ نہ بھول جائیں آپ مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے چلے گئے اور وہ آدمی باہر بیٹھا رہا۔ جب کافی دیر ہو گئی تو وہ آدمی آپ کو دیکھنے کے لیے مسجد کے اندر گیا تو دیکھا کہ آپ وہاں نہیں ہیں وہ گھبرا گیا۔ اتنی دیر میں میزبان بھی آ گیا اس نے کہا کہ بابا اندر نہیں ہیں چنانچہ دونوں مسجد کے اندر گئے تو دیکھا کہ آپ مسجد میں ہی موجود ہیں۔

Marfat.com

شیخ محمد اقبال محمدی مارکیٹ شاہ عالمی لاہور بیان کرتے ہیں کہ ابتداً میں ایک دکان پر ملازم تھا۔ مالک نے مجھے کچھ رقم دی کہ کراچی جا کر مال لے آؤ میں کراچی گیا وہاں ایک شخص کو رقم دے دی بعد میں معلوم ہوا کہ وہ آدمی اچھی شہرت کا نہیں ہے میں لاہور چلا آیا تو استاد علاؤالدین سے اس بات کا ذکر کیا اس نے کہا کہ حضرت سائیں صاحب کے پاس جاؤ۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں بہت سے آدمی بیٹھے تھے میں نے کہنے کی جُراءت کی مگر آپ متوجہ نہ ہوئے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے خود ہی مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ وہ شخص لالوکھیت کراچی میں رہتا ہے اور اس کا حلیہ یہ ہے۔ اور چند روز تک آپ کے مالکوں کی رقم واپس مل جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

یہی حضرت کہتے ہیں کہ میری شادی کی ایک رات کسی نے مجھ کو زہر دے دیا جس سے میں شدید بیمار ہو گیا بہت علاج کیا بالآخر ڈاکٹروں نے جواب دے دیا پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام ماجراء بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کو کسی نے زہر دے دیا ہے اور مجھے چند دوائیاں لکھوائیں کہ بازار سے خرید لاؤ۔ چنانچہ وہ دوائیاں خرید لایا۔ آپ نے ان کو کوٹ پیس کر دوائی بنائی سارا دن آگ جلتی رہی۔ اور دوا بنتی رہی۔ اس وقت آپ وہاں مکمل طور پر بیٹھے رہے اور مجھے فرمایا کہ اگر دوائی بننے کے دوران وہاں نہ بیٹھا جائے تو موکل اثر لے جاتے ہیں اس دوائی کے ایک دن کے استعمال کے بعد افاقہ ہو گیا۔ آپ ہر قسم کے مریضوں کو نسخہ لکھ کر دے دیا کرتے تھے۔

شیخ محمد اقبال مزید بیان کرتے ہیں کہ دورانِ سفر اجمیر شریف میں آپ کے

Marfat.com

ہمراہ تھا۔ رات کے وقت ایک ہندو عورت ہماری قیام گاہ پر آئی اور کافی دیر تک آپ کو تکتی رہی۔ پھر کہنے لگی کہ ایک عرصہ گذرا آپ اس درخت کے نیچے بیٹھا کرتے تھے اور کافی عرصہ بیٹھے۔ اس پیڑ کے ساتھ ہی حضرت مجدد الف ثانیؒ کا حجرہ تھا۔ غور فرمائیے اس ہندو عورت نے کئی سال قبل کا واقعہ کس طرح بیان کیا ہے۔

صوبیدار محمد یونس خاں نقشبندی کہتے ہیں کہ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ میں ایک دن دربار حضرت داتا گنج بخشؒ میں حاضر تھا کہ میں نے دیکھا کہ ایک ادھیڑ عمر شخص دعا مانگ رہا تھا۔ کہ اس کی شادی فلاں لڑکی سے ہو جائے۔ جس کی عمر بارہ سال ہے حضرت سائیںؒ صاحب مزید فرماتے ہیں کہ چند روز کے بعد میں نے دیکھا کہ اس بوڑھے کی شادی اس لڑکی سے ہو گئی اور پھر وہ حضرت داتا صاحبؒ کے مزار پر سلام کے لیے آیا ہوا تھا۔ آپ فرماتے ہیں، میں نے سوچا کہ ولایت کے ترکش کا کوئی تیر بھی نشانے سے خطا نہیں ہوتا۔ کیوں نہ میں بھی کچھ مانگوں چنانچہ میں نے دعا کی۔ کہ اللہ مجھے ولی کامل بنادے۔ حرف دعا لب سے جدا نہ ہوئے تھے کہ غائب سے ندا آئی کہ یہ اٹھنی لے لو اور پونا (بھارت) چلے جاؤ اور ساتھ ہی اٹھنی کے گرنے کی آواز آئی۔ میں نے اٹھنی اٹھالی۔ اور ریل پر سوار ہو کر پونا (بھارت) چلا گیا اور کئی سال وہاں جذب و مستی میں گذارے۔

یہ اس زمانہ کا واقعہ ہے جس زمانہ میں آپ کفن (ایک کپڑا) پہنا کرتے تھے۔

یہی صاحب لکھتے ہیں کہ راقم فیصل آباد میں اپنے بھائی کے اہل وعیال کے ہاں مقیم تھا اور وہیں ملازمت بھی کرتا تھا۔ محکمہ سے دو ماہ کی رخصت اسلیئے لی تھی

Marfat.com

کہ بھائی کے اہل و عیال کی نگہداشت کر سکوں اور بھائی کی اہلیہ کو جو کہ امید سے تھیں فوری طبی امداد کا بندوبست کر سکوں کیونکہ ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق کیس پیچیدہ اور خطرناک تھا۔ انھی دنوں بھائی کسی سرکاری کام سے چند ماہ کے لیے باہر جا رہے تھے۔ چھٹی کے دو تین روز ہی گذرنے تھے کہ دربارِ عالیہ سے بلاوا آ گیا، میں تیار ہو گیا رختِ سفر باندھا۔ دیکھا تو بھابی بھی ناراض اور والدہ صاحب بھی کہنے لگیں چھٹی تو آپ نے ہمارے لیے لی اور تیاری لاہور کی؟ میں نے عرض کیا یہ وہ حکم ہے جو ٹالا نہیں جا سکتا۔ میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جو مجھے بلا رہے ہیں وہی آپ کا خیال رکھیں گے۔ میں آپ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں بس! دربارِ عالیہ میں پہنچا تو وہاں بھی رہ رہ کر یہی خیال آتا کہ خاندان قبیلے والے اس راز سے ناآشنا ہیں۔ انھیں ان جھمیلوں سے کیا غرض؟ انھیں ناراض ہونے کے لیے محض بہانہ چاہیے یہاں تو واضح وجہ موجود ہے۔ ایک ہفتہ اسی سوچ میں گذر گیا تو ایک دن حضرت صاحب نے ایک کتاب کھولی چند صفحے الٹ پلٹ کر ایک جگہ انگلی رکھ کر فرمایا "پڑھ"، پڑھا تو لکھا تھا "دنیا فقیر کے لیے ایک نقطے کی مانند ہے"، پھر فرمانے لگے۔ "اگر دنیا کو دیکھنا ہے تو ایک جگہ بیٹھ کر دیکھو اگر اس کے پیچھے بھاگو گے تو صرف آگے والا حصہ نظر آئے گا، تو پیچھے والی دنیا آنکھ سے اوجھل ہو جائے گی۔" دل کو اطمینان سا ہوا کہ آپ میرے حالات پر نظر رکھے ہوئے ہیں میں نے تقریباً وہاں پندرہ دن قیام کیا۔ دورانِ قیام کئی بار خیال آیا کہ آپ کو اپنے گاؤں لے چلوں۔ مگر یہ خوف لب کشائی میں مانع رہا کہ شاید گاؤں میں ان کی شایانِ شان خاطر مدارات کر بھی سکوں گا یا نہیں۔ آپ نے میری دلی کیفیت کو بھانپ لیا۔ اور فرمایا کہ میں آپ کے (میرے) گاؤں جانا چاہتا ہوں میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اس روز شام کو ہم فیصل آباد کے لیے بذریعہ بس روانہ ہوئے رات کے تقریباً دس بجے فیصل آباد پہنچے تو آپ نے پوچھا کہ آپ کے (میرے) بھائی بھی

Marfat.com

یہیں رہتے ہیں۔ میں نے کہا جی ہاں۔

چنانچہ ہم بھائی کے گھر کی طرف روانہ ہو گئے وہاں پہنچے تو بھائی کے نومولود بچے کو اٹھا کر پیار کیا۔ جو اسی روز صبح پیدا ہوا تھا۔ خیریت دریافت کی اور باہر صحن میں آ کر تشریف فرما ہوئے اور میری والدہ صاحبہ سے فرمایا کہ وہ ایسے ہی ان کے مرید (مجھ) سے ناراض ہو رہی تھیں۔ بس اتنی سی بات تھی۔ اللہ نے اپنا کرم کیا اور آپ کو پوتا عطا کیا۔ اور کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ چند لمحے بعد میری والدہ صاحبہ نے پیر صاحب سے عرض کی کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نواسہ دے۔ پیر صاحب نے فرمایا بے بے اندھیرا ہے یہ اللہ کے کام ہیں لڑکی دے یا لڑکا۔ یہ اسی کا اختیار ہے اس پر والدہ صاحبہ نے دل میں سوچا کہ میرا لڑکا جعلی پیر کے چنگل میں پھنس گیا ہے جو پیر مشکل میں کام نہ آئے اس کا کیا فائدہ۔ وغیرہ وغیرہ خیالات آتے رہے۔ پیر صاحب نے کھانا تناول فرمایا اور تبسم فرماتے ہوئے میری والدہ صاحبہ سے مخاطب ہوئے۔ ”بے بے تو آپ کیا کہتی ہیں کہ تمھارے لڑکوں کا پیر ٹھگ ہے اچھا تو اللہ آپ کو نواسہ دے گا۔ اس کا نام نجیب اللہ رکھنا۔ میرے دادا کا نام ہے چند ہی روز بعد آپ کا یہ فرمان درست ثابت ہوا۔ اور لڑکے کا نام نجیب اللہ ہی رکھا گیا۔ اگلی صبح ہم راقم کے گھر کی طرف جو رجانہ چوک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نواحی گاؤں میں واقع ہے روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر کچھ دیر آرام فرمایا۔ پھر راقم کی زرعی زمینوں کی طرف روانہ ہوئے۔ راقم کے بھائی بھی ساتھ تھے۔ فصلوں کو دیکھ کر فرمایا ”بہت خراب حالت ہے“ تو راقم کے بھائی نے عرض کی سرکار! نہری پانی بہت کم ہے۔ پیر صاحب نے فرمایا کہ ٹیوب ویل لگاؤ۔ تو بھائی نے عرض کی سرکار پانی کھارا ہے آپ خاموش ہو گئے اور قبرستان کی طرف روانہ ہو گئے وہاں پہنچ کر آپ نے اہلِ قبور کے لیے دعا فرمائی۔ اور راقم سے دریافت فرمایا کیا اس قبرستان میں

Marfat.com

کوئی ولی ہے۔ راقم نے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا۔ آپ وہاں تشریف لے گئے دعا کی اور واپس آکر فرمایا۔ قبر خالی ہے اس میں کوئی شخص دفن نہیں ہے راقم نے اس کی تصدیق جب اپنے چچا سے چاہی جن کی عمر گاؤں کے آباد ہونے کی عمر کے تقریباً برابر ہے۔ تو انھوں نے کہا کہ پیر صاحب کا فرمان درست ہے قبر خالی واقعی ہے یہ سائیں حمیٹی نے لوگوں سے نذرانہ وغیرہ بٹورنے کے لیے بنائی تھی۔ پھر آپ راقم کی دادی جان کی قبر پر تشریف لے گئے۔ فاتحہ پڑھی اور فرمایا کہ خوش بخت عورت تھی قبر میں بھی قرآن شریف پڑھ رہی تھی۔ پھر آپ راقم کے والد کی قبر پر تشریف لے گئے فاتحہ پڑھی اور چہرہ انور پر افسردگی ظاہر ہونے لگی۔ راقم سے فرمایا وہ تکلیف میں ہیں۔ ان کے لیے دعا کیا کرو۔ قبرستان سے واپسی کے بعد ایک جگہ بیٹھے اور فرمایا کہ یہ جگہ ٹیوب ویل کے لیے ٹھیک ہے۔ عرض کیا گیا کہ یہ سامنے پرانے ٹیوب ویل کی عمارت کے کھنڈرات ابھی باقی ہیں۔ جو کامیاب نہ ہو سکا۔ پیر صاحب نے ایک اور طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ جہاں گوبر کا ڈھیر لگا ہوا تھا کہ یہاں ٹیوب ویل لگاؤ۔ چنانچہ یہ ٹیوب ویل گذشتہ چار سال سے ٹھیک ٹھاک چل رہا ہے۔

آپ مزید لکھتے ہیں کہ میرے بھائی نے اپنے ایک دوست کا مسئلہ پیش کیا کہ ان کے ہاں چار بچیاں ہیں۔ اور بچہ کوئی نہیں ہے۔ پیر صاحب نے فرمایا کہ ان کو بیٹا مل سکتا ہے۔ اگر وہ مجھے ایسی بھینس دیں جیسے یہ سامنے بندھی ہے اور ساتھ ہی فرمایا کہ سائل اپنا سوال خود نہیں کرے۔ مختصر یہ کہ ہم اگلے روز سائل جن کا نام ملک محمد خان تھا کے گھر گئے۔ پیر صاحب نے فرمایا اللہ بیٹا دے گا اس کا نام ذاکر حسین رکھنا چند ماہ بعد عید الفطر کے روز اللہ تعالیٰ نے ملک صاحب کو لڑکا عطا فرما کر عید کی دوہری خوشی سے نوازا۔

Marfat.com

محمد یونس شادباغ والے کہتے ہیں :۔
کہ میں نے پلاسٹک کے کھلونے بنانے کا چھوٹا سا کام شروع کیا تھا تو آپ کی دعا و برکت سے وہ کام جلد ہی ترقی پذیر ہو گیا ۔

ان کا مزید کہنا ہے کہ مصری شاہ میں جہاں میں پہلے رہا کرتا تھا ۔ آپ بارہ بجے رات کو آئے کٹڑی دیکھی اور فرمایا کہ یہ کٹڑی خرید لو میں نے عرض کیا کہ حضور میرے پاس پیسے نہیں ہیں آپ خاموش رہے جب میں سیالکوٹ آپ کے ساتھ گیا تو آپ ایک مٹھائی کی دکان پر بیٹھ گئے وہاں آپ نے جلیبیاں لیں اور چائے کے ساتھ دیں میں آپ کے قدموں میں بیٹھ گیا ۔ اور پاؤں دباتا رہا تھوڑے سے وقفہ کے بعد آپ نے فرمایا کہ تم نے وہ کٹڑی نہیں خریدی ۔ تو شادباغ میں کوئی جگہ خرید لو اور پھر اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے مجھے وہاں جگہ مل گئی اور میں نے مکان بنا لیا ۔ جب آپ اس مکان میں تشریف لائے تو فرمایا کہ حضور غوث الاعظمؒ کا ختم دلاؤ ۔ جب وہ ختم پر آئے تو دوسری جگہ جو خالی پڑی تھی آپ نے فرمایا کہ یہ زمین خرید لو ۔ چنانچہ وہ کام بھی ہو گیا اس کا مالک میرے پاس آیا اور کہا کہ یہ پلاٹ لے لو جب چاہے رقم دے دینا ۔

مزید کہا کہ ۱۹۸۳ء میں شادباغ میں ایک روز میری لڑکی نے بتایا کہ مکان کی چھت پر سانپ ہے میں دو بجے رات تک خوفزدہ رہا ۔ بیوی کو اٹھایا کہ چائے بنائے ۔ اس نے چائے بنائی اور ہم پینے لگے ۔ مگر سانپ کا خیال دل سے نہ نکلا اسی دوران ہم نے دو بھنیئر سنہری سانپ دیکھے ۔ جس سے ہم بے حد خوفزدہ ہوئے اس وقت ہم نے سرکار کو یاد کیا اور پھر قریب سے ایک سریا لے کر انکو

Marfat.com

مارا۔ جس سے وہ دونوں مارے گئے۔ یہ سانپ چار پانچ فٹ لمبے تھے۔ پھر ان کو مکان کے نیچے دفن کر دیا۔ اگلے روز جب میں آپ کی خدمت میں پہنچا۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم نے ان سانپوں کو مار دیا ہے۔ اور پھر آپ خاموش رہے۔

پھر کہا میں ایک عرصہ سے جوڑوں کے درد میں مبتلا تھا۔ جس کے علاج کے لیے میں ایک گلاس پانی کا بھرا ہوا پیتا تھا۔ طریقہ یہ تھا کہ گلاس شام کو پانی سے بھر کر رکھا جاتا۔ مگر جب صبح پینے کے لیے گلاس اٹھاتا تو وہ یا آدھا ہوتا تھا یا کبھی کم۔ ہم حیران تھے کہ ایسا کیوں ہوا۔ اوپر والے واقعہ کے اختتام پر یہ جوڑوں کا درد بھی ختم ہو گیا۔

شبیر حسین۔ مین بازار گوالمنڈی کا بیان ہے کہ میرے ایک دوست کی رجسٹری نہیں ہو رہی تھی۔ شیخ محمد اقبال نے کہا کہ سائیں صاحب کے پاس چلے جاؤ میرا دوست فقہ جعفریہ سے تعلق رکھتا تھا جب ہم وہاں پہنچے تو آپ نے ہم دونوں کی تمام برائیاں بیان کر دیں۔ جس سے ہم بہت متاثر ہوئے اور توبہ کی اور پھر اس دوست کا کام بھی ہو گیا۔

حامد نصیر علامہ اقبال ٹاؤن والے کہتے ہیں کہ جس زمانہ میں میں دبئی میں تھا ان کے وہاں خط بھی جاتے تھے ایک دفعہ قیام دبئی میں آپ خواب میں آئے تو آپ نے مجھے بازو سے پکڑ کر کشتی میں بٹھا دیا۔ کشتی پر لکھا تھا "یا غوث الاعظم دستگیر"۔

Marfat.com

ایک دفعہ پھر دوبئی میں ہی خواب میں آپ کی زیارت ہوئی دیکھا کہ آپ موٹر سائیکل چلا رہے ہیں اور مجھے منع فرمایا کہ موٹر سائیکل نہ چلانا۔

بشیر احمد موضع ڈمالہ نزد نارووال کہتا ہے کہ میری بچی بیمار تھی میں اس کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ اس کو آسیب کا سایہ ہے وہ گاؤں سے باہر ایک جگہ گئی تھی جہاں بڑ کے درخت ہیں۔ خانقاہ ہے قدیم کنواں ہے وہاں نہ جایا کرے۔ نقش دیا اور فرمایا کہ وہاں جمعرات کو دیا جلایا کرنا۔ اللہ تعالیٰ رحم کریگا۔ چنانچہ وہ بیماری دُور ہو گئی۔

پھر کہا ایک دفعہ آپ سیون شریف میں تھے اور میں لاہور میں۔ رات کو آپ نے خواب میں مجھے سیون شریف کی زیارت کرا دی۔ جس سے مجھے وہاں کا سارا نقشہ یاد ہے۔

مدثر حسین شاہ مصطفےٰ آباد لاہور کا بیان ہے کہ میرا بھتیجا مکان کی چھت سے گر گیا۔ کان سے لہو بہنے لگا۔ سر پھٹ گیا ڈاکٹر نے جواب دے دیا۔ چنانچہ اس کو آپ کے پاس لے گئے۔ وہاں اس وقت سوڈیڑھ سو شخص بیٹھے تھے۔ آپ کے سامنے خون آلود بچہ پڑا تھا مگر آپ متوجہ نہ ہوئے تقریباً دس منٹ کے بعد آپ بچے کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ کس کا بچہ ہے میں نے عرض کیا کہ میرا بھتیجا ہے آپ نے اس کا منہ، کان اور دوسری جگہوں سے خون صاف کیا اور کہا اسے گھر لے جاؤ جب گھر پہنچے تو وہ بچہ بولنے لگا۔ حالانکہ وہ قبل ازیں بے ہوشی کے عالم میں تھا۔

Marfat.com

محمد جہانگیر پہلوان چوک ناخدا وسن پورہ لاہور کا کہنا ہے کہ آپ نے ایک دفعہ مجھے فرمایا کہ تمھارے بھائی کی کتنی اولاد ہے۔ میں نے عرض کیا تین لڑکیاں۔ آپ نے نسخہ لکھ کر دیا۔ اور کہا کہ گھر لے جا کر اس کو استعمال کرو۔ چنانچہ ایسا کرنے سے اس کے گھر لڑکا تولد ہوا۔ اور اس طرح یکے بعد دیگرے دو لڑکے پیدا ہوئے۔

عبداللطیف۔ مین بازار رام گلی لاہور کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ فرما رہے تھے کہ مجھے تین ماہ کا فاقہ تھا۔ اس دوران ایک ہستی آئی جو اپنے ساتھ ایک بوری کھجوروں کی لائی تھی۔ انھوں نے سونے کی جوتی پہن رکھی تھی اور مجھے کھجوریں کھلانی شروع کر دیں میں تمام بوری کھا گیا۔ جب میں نے اِدھر اُدھر دیکھا تو وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ اس کا پیچھا کرنے کا قصد کیا۔ مگر وہ یکدم غائب ہو گیا ہے اور کہیں نظر نہ آئے اور نہ ہی ان کے قدموں کے نشان ملے۔

وہ مزید کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ ریلوے لائن پر بیٹھے تھے میں وہاں گیا، تو میرے دل میں خیال آیا کہ گیارہویں شریف کا کیا طریقہ ہے۔؟ اور یہ کیوں دی جاتی ہے ناگاہ مجھ پر غنودگی کی حالت طاری ہو گئی۔ میں نے دیکھا کہ میں بغداد شریف حضرت غوث الاعظم سیّد عبدالقادرؒ جیلانی کی خانقاہ عالیہ میں ہوں۔ حضور وہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ بزرگانِ دین کے نام اللہ تعالیٰ کے توسّل سے نیاز دینی چاہیے اور یہ طریقہ ہے آپ نے مزید فرمایا کہ تمھارا تابوت لاہور میں ہے اور روح بغداد شریف میں۔ چند لمحوں کے بعد میں نے دیکھا کہ میں یہاں ہی ہوں۔

حاجی بشیر احمد ٹاؤن شپ والے کہتے ہیں کہ آپ کشف القلوب اور کشف الدعوات

Marfat.com

تھے۔ میں نے ایک دفعہ عرض کیا کہ میری تبدیلی فیصل آباد ہو جائے آپ نے دعا فرمائی اور تبدیلی ہو گئی۔

محمد سرفراز۔ باغبان پورہ لاہور کہتے ہیں کہ ایک زمانے میں مجھے درد گردہ کی زبردست شکایت تھی۔ اور پیشاب سخت تکلیف سے آتا تھا آپ نے تین پھونکیں ماریں اور میری تکلیف جاتی رہی۔

وہ مزید کہتے ہیں کہ ایک زمانہ میں میں مشہد (ایران) میں تھا۔ وہاں میں نے خیال کیا کہ اگر گھر گیا تو آپ کو دس روپے نذر کروں گا۔ چند یوم بعد جب واپس آیا تو آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ وہ دس روپے لاؤ۔

پھر کہا جب میں جرمنی گیا تو آپ نے فرمایا کہ پھر ملیں گے چنانچہ میں دو دفعہ جرمنی گیا اور جب واپس آیا تو آپ سے ملاقات ہو گئی۔

یعقوب علی رام گلی ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر بیان کرتا ہے کہ میرے گھر اولاد نہ تھی میں نے ایک لڑکی لے پالک پرورش کی پھر اس کی شادی کر دی۔ مگر اس کے گھر اولاد نہ ہوتی تھی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے سب کو چائے پلائی مگر خود نہیں پی۔ میں نے اپنی حاجت بیان کی تو آپ نے فرمایا کہ ہو جائے گا۔ چنانچہ اس کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔

مرکزی مجلس رضا کے بانی اور سرپرستِ اعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں آپ

Marfat.com

شیشم کے درخت تلے بیٹھا کرتے تھے میں گیا تو آپ ایک شخص سے جو شیشم کے درخت کے اوپر چڑھ کر ایک ٹہن کاٹ رہا تھا، کہہ رہے تھے کہ اس کو نہ کاٹو۔ مگر اس نے انکار کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم یہ لکڑی لے کر گھر نہ جا سکو گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب وہ لکڑی لے کر جا رہا تھا تو گاڑی کے نیچے آکر مر گیا۔ آپ کا بیان ہے، کہ آپ وسن پورہ، رام گلی، باغبان پورہ میں پھرا کرتے تھے۔

شیخ نذیر حسین رام گلی والا آپ کے پاس شروع سے ہی جاتا تھا۔ اس کا بیان ہے کہ اس نے آپ کو ہوا میں اڑتے دیکھا ہے۔ سائیں صاحب ان کے گھر بھی سائیکل پر جاتے تھے۔

محمد ظہیر مدنی کا کہنا ہے کہ وہ بھی اکثر سائیں صاحب کی خدمت میں جایا کرتا تھا اور آپ بھی اکثر اس کے ہاں آیا کرتے تھے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ میرے گھر میں تھے کہ میرے ایک دوست آئے اور کہا کہ وہ پنشن کے کاغذات بنوا رہا ہے آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا کہ تمھارے کاغذات ختم۔ چنانچہ اس کے کاغذات گم ہو گئے اور اس کو پنشن نہ مل سکی۔

شیخ محمد اقبال ولد اللہ دتہ کی پہلی رہائش موچی دروازہ میں تھی۔ پھر آپ نے سکیم نمبر ۲ وسن پورہ میں اپنا ذاتی مکان بنا لیا۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کے بھائی محمد ہادی کی دعوت ولیمہ تھی ہمارا اندازہ ۲۵۰ مہمانوں کا تھا، اور اس کے مطابق ہم نے کھانا تیار کر لیا چنانچہ آپ بھی تشریف لائے اور آپ کو ایک کمرے میں بٹھا کر کھانا دے دیا۔ اس اثناء میں مہمان کثرت سے آنے شروع ہو گئے۔ جن کی تعداد

Marfat.com

بہت زیادہ ہوگئی۔ ہم گھبرا گئے کہ اس تھوڑے سے وقت میں اتنا کھانا کیسے تیار ہو سکے گا۔ آپ کو معلوم ہوگیا چنانچہ آپ نے کھانا کھاتے کھاتے اپنی پلیٹ میں چمچہ کھڑا کر دیا اور فرمایا کہ اب کھانا ختم نہیں ہوگا جتنے آدمی چاہیں کھالیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

محمد رمضان صدر انتظامیہ کمیٹی کا بیان ہے کہ آپ ان کے گھر میں وظائف کرتے تھے اور چلہ بھی کاٹا تھا۔ ایک دفعہ نہر کے کنارے آپ کے ڈیرے میں میں اور میرا لڑکا زیارت کے لیے گئے اندھیرا ہو چکا تھا اس وقت ہم نے آپ کے جسم کو مختلف ٹکڑوں میں علیحدہ علیحدہ دیکھا تھا۔ اس وقت میرا لڑکا بھی موجود تھا جب کہ ہم دونوں آپ کی زیارت کے لیے نہر کے کنارے ان کے ڈیرے پر گئے تھے پھر ایک دفعہ میں اور میرا بیٹا طارق آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ شام کا وقت تھا میں نے دیکھا کہ آپ سونے کی حالت میں ہیں۔ عرض کیا کہ آپ سو جائیں پھر یک دم آپ میرے لڑکے سے گویا ہوئے کہ مجھے سانپ کاٹ رہا ہے اس نے آپ کے جسم کو نیچے سے دیکھا تو کوئی نشان نہ پایا۔ پھر آپ نے کہا کہ میرے بدن کو سانپ کاٹ رہا ہے۔ اس نے پشت پر ہاتھ پھیرا پھر دوبارہ فرمایا میرے بدن کو سانپ کاٹ رہا ہے میری پشت پر ہاتھ پھیرو۔ پھر سانپ وہاں سے نکل کر میرے بازو کے نیچے سے گذرا۔ سب نے دیکھا تو گھبرا گئے۔ اسے مار دیا اس کے بعد بابا جی کی پشت کو دیکھا۔ تو دو جگہ سے خون بہہ رہا تھا اور کچھ ورم بھی ہو گیا تھا۔ آپ اسی حالت میں اٹھ کر نہر پر نہانے چلے گئے واپس آئے تو خون بند ہو چکا تھا اور کمر پر سانپ کے کاٹنے کا کوئی نشان نہ تھا۔

Marfat.com

محمد رمضان مزید کہتے ہیں کہ ان کی لڑکی شدید بیمار تھی اس کا ہرچند علاج کرایا مگر افاقہ نہ ہوا ایک دن ڈاکٹر نے کہا۔ کہ اس کا اپریشن ہوگا ہسپتال میں داخل کراؤ۔ اس ڈاکٹر کے حکم کے مطابق میری عدم موجودگی میں میری بیوی بچی کو ہسپتال داخل کرانے لے گئی تو ڈاکٹر نے داخل کرنے سے انکار کردیا۔ اس صبح آپ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ جو ہسپتال میں داخل ہوتا ہے وہ مرجاتا ہے اس لیے بچی کو داخل مت کراؤ پھر بچی کو واپس گھر لے آئے آپ نے ایک دوائی بنادی۔ اور ہرن کی کھال پر نقش لکھ دیا۔ بچی بالکل تندرست ہوگئی اور بیماری سے مستقل نجات مل گئی

علی احمد ظہیر مدنی۔ مدنی انٹرپرائزز (پرائیویٹ) لمیٹڈ ۱۸ پٹیالہ گراؤنڈ۔ لنک میکلوڈ روڈ لاہور بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت سائیں صاحبؒ رات ہمارے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے اس وقت میرے بڑے دادا امیر احمد چنیوٹ سے اپنی ریٹائرمنٹ کے کاغذات تیار کروانے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ ان کی بھی آپ سے ملاقات ہوئی۔ صبح کے وقت انھوں نے حضرت سائیں صاحبؒ سے کہا کہ میں پنشن کے کاغذات تیار کروانے کے لیے جارہا ہوں جو آج تیار ہوجائیں گے اسی رات ہم کمرے میں باباجی سے باتیں کررہے تھے کہ کسی کو چھینک آگئی دوسرے کمرے میں داداجی نماز کے بعد تسبیح پڑھ رہے تھے انھوں نے جو شور سنا تو کہا کہ کیا ٹرٹر لگا رکھی ہے بند کرو یہ ہنگامہ۔ صبح ناشتے کے بعد انھوں نے دادی جان سے کہا کہ سائیں صاحبؒ سے کہیے کہ دعا کریں آج مجھے پنشن کی ادائیگی ہوجائے جیسے ہی دادی جان نے سائیں صاحبؒ سے دعا کے لیے کہا تو انھوں نے کہا کہ ہم تو ٹرٹر کرتے ہیں ان کی تو وہاں فائل ہی نہیں ہے۔ جب دادا جان دفتر گئے تو واقعی انکی فائل نہ مل سکی۔ کچھ عرصہ کے بعد میرے والد صاحب حضرت سائیں صاحبؒ کو ملنے

Marfat.com

گئے تو انھوں نے پوچھا سناؤ ٹرٹر کا کیا حال ہے زندہ ہے خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ کچھ عرصے کے بعد وہ بیچارے سیڑھیوں سے گرے اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

اکرام الحق ولد سدا اخسر سکیم نمبر ۲ شاد باغ لاہور کا کہنا ہے کہ میں ۱۹۸۰ء میں آپ کی خدمت میں گیا۔ آپ اس وقت کمرہ میں رہتے تھے اس وقت آپ تہبند، قمیص، پگڑی اور دو چار کوٹ پہنے ہوئے تھے میں نے عرض کیا۔ کہ ہمارے گھر میں لوگ جنات وغیرہ کے خوف سے ہر وقت ڈرتے رہتے ہیں اور راتوں کو نیند نہیں آتی۔ چنانچہ آپ ہمارے مکان پر تشریف لائے اور نقش دیا۔ کہ اس کو دروازے کے اوپر لگا دو۔ اللہ تعالیٰ کا اس قدر فضل ہوا کہ پھر کبھی شکایت نہ ہوئی۔

محمد طارق ولد معراج دین۔ میناری فروش۔ رحمت مارکیٹ، قصائی گلی راولپنڈی کہتے ہیں کہ آپ ہمارے پاس راولپنڈی میں تین چار دفعہ تشریف لائے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب آپ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے پیشاب کی حاجت ہے، چنانچہ میں آپ کو لے کر مسجد میں چلا گیا آپ استنجا خانہ گئے میں باہر کھڑا انتظار کرتا رہا جب کافی دیر ہو گئی تو میں نے استنجا خانہ دیکھا وہاں کوئی بھی نہ تھا میں دکان پر آیا دیکھا کہ آپ دکان پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ کی وجہ سے ہماری دکانداری خوب چمکی۔

محمد ابراہیم جائنٹ سیکرٹری کا بیان ہے کہ میری بیوی بیمار تھی اس نے مجھے بتایا نہیں مگر خود ہی ڈاکٹر سے دوا لاتی رہی مگر افاقہ نہ ہوا چنانچہ ایک دن میں بھی ہمراہ گیا ڈاکٹر نے ایکس رے کرانے کے لیے تجویز کیا اگلی صبح ایکس رے کرانا تھا۔ آپ علی الصبح میری بھانجی کے گھر تشریف لے گئے اور اسے ہمراہ لے کر آئے اور فرمانے لگے

Marfat.com

مجھے رات فرشتے نے بتایا تھا کہ تمھاری طبیعت بہت خراب ہے اس لیے میں آیا ہوں۔ ایکسرے کرانے کی ضرورت نہیں ہے تم کو آرام آ جائے گا۔ پھر بھی ہم نے آپ کی اجازت سے ایکسرے کرایا۔ جس کی رپورٹ بالکل درست تھی اور اس کے بعد میری بیوی تندرست ہو گئی۔

ایک دفعہ آپ کے آستانہ پر ختم شریف تھا اور آپ کے حکم کے مطابق نماز عصر کے بعد تھا۔ لیکن آپ اسی صبح شیخ محمد اقبال محمدی مارکیٹ شاہ عالمی والے کے ہمراہ نارووال چلے گئے۔ میری بیوی بھی آستانہ عالیہ میں موجود تھی۔ عین نماز عصر کیوقت آپ تشریف لے آئے اور سیدھے آستانے کے اندر چلے گئے اس وقت میری بیوی شدید تکلیف میں مبتلاء تھی آپ نے اسے پوچھے بغیر ایک انڈہ توڑ کر اس میں دوائی ملائی اور ایک کپڑے پر لگا کر اسے کہنے لگے جہاں تمھیں درد ہو رہی ہے وہاں لگا دو۔ اس کے لگانے کے کچھ دیر بعد تکلیف مستقلاً دور ہو گئی۔

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق

Marfat.com

تاثرات

تیرے نام میں دیکھی ہے اسم اعظم کی تاثیر
بارہا دیکھ لیا نام تمھارا لے کر

حضرت میاں شہاب الدینؒ قادری لاہوری

حضرت میاں شہاب الدینؒ قادری م ۱۹۶۵ء فرمایا کرتے تھے۔ کہ سائیں محمد صادقؒ کی کئی حیثیتیں تھیں کبھی سالک، کبھی مجذوب۔ آپ نے عمر عزیز کا بیشتر حصہ جذب و سکر اور استغراق میں گزارا۔ جو بات منہ سے نکالا کرتے تھے وہ پوری ہو جایا کرتی تھی سیف الزبان تھے اور نہایت دبدبے والے بزرگ تھے۔

حضرت پیر محمد خلیلؒ نقشبندی سیالکوٹی

حضرت پیر محمد خلیل نقشبندی م ۱۹۸۳ء خلف الرشید حضرت پیر حیاتؒ محمد نقشبندی م ۱۹۴۲ء فرمایا کرتے تھے کہ حضرت پیر محمد صادقؒ صادق الطلب اور سیف الزبان بزرگ ہیں۔ حضرت سائیں پیر محمد صادقؒ نقشبندی کے پاس آپ اکثر

Marfat.com

آتے رہتے تھے ان کے ہمراہ ان کے صاحبزادگان بھی آتے تھے اور ان سے نہایت اخلاص اور محبّت سے پیش آتے تھے۔

عاشقوں کو اب بھی ملتے ہیں وہ اکثر بے حجاب
چشمِ بینا کے لیے ہرگز نہیں کوئی حجاب

حکیم محمد مُوسیٰ اَمرتسری

حکیم اہلِ سنّت حکیم محمد موسیٰ امرتسری سرپرست اعلیٰ و بانی مرکزی مجلسِ رضا لاہور کہتے ہیں :۔

"میں نے چار دفعہ سائیں محمد صادق نقشبندیؒ سے اتفاقی ملاقات کی تھی ایک دفعہ میں مغلپورہ سے خانقاہِ عالیہ حضرت میاں میرؒ قادری کی طرف جا رہا تھا تو دیکھا کہ آپ ریلوے کے آہنی پل کے پاس تشریف فرما ہیں۔ اور کافی لوگ وہاں موجود تھے۔ ایک ٹرک سنگتروں وغیرہ کا وہاں کھڑا تھا۔ اور دیگیں بھی پک رہی تھیں۔ یہ سارا سامان حاضرین کی خاطر تواضع کے لیے تھا۔ کیونکہ اس دن عید میلاد النبیؐ کا مبارک تہوار تھا۔"

آپ صاحبِ کشف اور سیف اللسان تھے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ذکر ادب و احترام سے کرتے تھے۔ خواہ حالت جذب و استغراق میں ہی کیوں نہ ہوں۔ نیز امام اہلِ سنت حضرت شاہ احمد رضاؒ خاں بریلوی کی تعریف کرتے اور ان سے گہری محبّت رکھتے تھے۔

Marfat.com

حکیم صاحب کا کہنا ہے کہ حضرت سائیں صاحب "شمع شبستان رضا" سے بھی تعویذ لکھ کر دیا کرتے تھے ۔

حافظ خواج دین نقشبندی جماعتی

حافظ خواج دین نقشبندی جماعتی ناظمِ اعلیٰ جامعہ جماعتیہ حیات القرآن یا پڑ منڈی لاہور فرماتے ہیں :۔

" میں پیر سائیں محمد صادق کو کئی سال سے جانتا ہوں وہ پہلے علی پور سیداں میں حضرت امیر ملت سید جماعت علی شاہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تھے ۔ اور بیعت کی درخواست کی ۔ جس پر آپ نے فرمایا کہ تمھارا حصہ حضرت پیر حیات محمد نقشبندی سیالکوٹی م ۱۹۴۲ء کے پاس ہے چنانچہ آپ تین یوم تک وہاں رہے پھر حضرت پیر حیات محمد نقشبندی کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر شرفِ بیعت سے سرفراز ہوئے ۔ تھوڑے ہی دنوں بعد ان پر مجذوبی حالت طاری ہو گئی ۔ آپ سیالکوٹ میں اپنے پیرو مرشد کے عرس پر بھی جایا کرتے تھے اور ان کے سجادہ نشین حضرت پیر محمد خلیل نقشبندی م ۱۹۸۳ء کی خدمت میں بھی جایا کرتے تھے ۔ جو آپ سے نہایت محبت اور خلوص سے پیش آیا کرتے تھے ۔ حضرت سائیں صاحب کو حضرت پیر محمد خلیل سے خلافت حاصل تھی ۔

ایک دفعہ حضرت سائیں صاحب جامعہ جماعتیہ حیات القرآن میں گئے تو حافظ خواج دین سے انھوں نے لسّی کی خواہش ظاہر کی ۔ جب انھیں لسی پلائی گئی اس کے بعد وہ چلے گئے اور فرمانے لگے کہ یہ میرا آخری پھیرا ہے حافظ خواجدین کا کہنا ہے

Marfat.com

کہ وہ کئی مرتبہ دربار صادقیہ میں گئے ہیں اور ان کے ساتھ حضرت پیر محمد خلیلؒ بھی تھے ان کا کہنا ہے کہ ہم ہر جمعۃ المبارک کو ختم نقشبندیہ میں سائیں صاحب کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں جب کبھی سائیں صاحب ختم شریف کراتے تو اس مدرسہ سے طالب علم قرآن مجید پڑھنے کے لیے جاتے تھے۔ حضرت سائیں صاحب کے چالیسویں پر جب ہم گئے تھے تو اظہر حیات خلف حضرت پیر محمد خلیلؒ نقشبندی بھی ہمراہ تھے۔ اور دربار صادقیہ میں کچھ عرصہ ٹھہرے۔

عالم حسین چیمہ المعروف بہ عالم فقری

جناب عالم حسین چیمہ (عالم فقری) ایم اے ایل ایل بی لاہور بیان کرتے ہیں "جناب حضرت سائیں پیر محمد صادقؒ نقشبندی اللہ کے نیک بندوں میں سے تھے آپ کا مشرب فقیرانہ اور درویشانہ تھا۔ آپ حالِ باطن میں کامل تھے۔ آپ نے بے پناہ ریاضت اور مجاہدات کے بعد یہ مقام پایا۔ آپ پر ذکر کا غلبہ اتنا رہتا تھا کہ جس سے چاہے کلام کرتے۔ آپ کی ذات بابرکات آنے والوں کے لیے قلبی سکون کا سامان مہیا کرتی تھی۔ اس لیے مصیبت زدہ لوگوں کو وہاں راحت ملتی تھی۔ اکثر لوگ آپکے پاس عموماً آکر بیٹھے رہتے۔ آپ پر سکر وصحو کی حالت اکثر طاری رہتی تھی اور مجذوبانہ حرکات اکثر آپ سے سرزد ہو جاتی تھیں۔ میں ان سے ملا ہوں۔ ان کی محفل میں ہر قسم کا آدمی آتا جاتا تھا۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ ویرانوں اور بیابانوں میں گزرا۔ لیکن آپکی حالتِ جذب سے یہی معلوم ہوا کہ آپ ہر حال میں یادِ الٰہی میں مگن رہتے تھے۔

Marfat.com

محمد الیاس ولد محمد اکبر (خشک دودھ) والے بیرون شاہ عالمی کا کہنا ہے کہ حضرت سائیں صاحب قبلہ سے ان کی ملاقات ۱۹۷۲ء سے تھی اس وقت آپ مقبرہ میں رہتے تھے۔ بعدازاں نہر سے پار چلے گئے میرے ایک ملاقاتی مجھ کو ان کے پاس لے گئے ہر وقت ہزار پانچ سو روپیہ جیب میں ہوتا تھا۔ جس کو حاجت مند سمجھتے اس کی حاجت پوری کر دیتے تھے۔ آپ کے زخمی ہونے پر میں ہسپتال بھی جاتا رہا اور نماز جنازہ میں بھی شریک ہوا۔ آخری عمر میں آپ نے عید میلادالنبی کا جشن بھی ہر سال منایا۔ اور قوالیاں بھی کرائیں۔ میں ایک ابتلاء میں مبتلا ہوا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر ماجرا بیان کیا۔ آپ نے نقش دیئے۔ ان کی برکت سے میرا معاملہ حل ہو گیا۔ آپ کی کرامات بے شمار ہیں۔ کس کس کو کوئی بیان کرے۔ مجھے آپ کے وصال سے تین ماہ قبل ہی آپ کی وفات کا اشارہ ہو گیا تھا۔ آپ کی دعا و برکت سے مجھے بہت فیض حاصل ہوا۔

علّامہ احمد حسن نوری

علامہ احمد حسن نوری مدیر ماہنامہ "عرفات"، جامعہ نعیمیہ لاہور اور خطیب جامع مسجد فاروقیہ نزد ڈاک خانہ مغلپورہ ریلوے کالونی کہتے ہیں۔

حضرت پیر سائیں محمد صادق نقشبندی سے میری ملاقات مکمل طور پر اس وقت ہوئی۔ جب آپ عالم جذب و سکر سے نکل کر سلوک کی منازل طے کرنے لگے آپ نے سالک حالت میں وفات پائی اور یہ بہترین وفات ہے آپ نماز جمعہ میری اقتداء میں جامع مسجد حنفیہ فاروقیہ ریلوے کالونی نزد ڈاک خانہ مغلپورہ لاہور میں ان ایام میں

Marfat.com

پڑھتے تھے اور عیدین کی بھی۔ آپ کی نمازِ جنازہ بھی میں نے پڑھائی۔ مزید فرماتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں جو بھی آیا اس پر برکتوں کا نزول ہوا اور اس کے رزق میں برکت بڑھی۔ آپ علامہ احمد حسن نوری کی بہت تعریف کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ وہ ایک نیک خیالات کا انسان ہے اور اس کی نمازِ جمعہ کا خطبہ بہت اثر انگیز ہوتا ہے۔

مفتی محمد شفیع کامونکے والے

آپ فرماتے ہیں کہ حضرت سائیں صاحبؒ نہایت کامل بزرگ تھے بے شمار لوگ آپ سے مستفید و مستفیض ہوئے۔ آپ عوام الناس کے لیے رحمتِ خداوندی تھے

جناب محمد اسحاق (ڈرائی پورٹ مغلپورہ) چیئرمین دربار کمیٹی کا کہنا ہے کہ آپ نہایت قناعت پسند، وعدہ پورا کرنے والے اور صداقت پسند تھے آپ سے بے شمار کرامات ظہور پذیر ہوئیں۔

حاجی محمد افضل خرانچی سکیم نمبر ۲ شاد باغ کہتے ہیں کہ میری ملاقات ۱۹۷۸ء میں ہوئی۔ ۱۹۸۰ء میں حج کا ارادہ ہوا تو فرمایا کہ آتے وقت ایک ویسٹ اینڈ کی گھڑی لیتے آنا۔ چنانچہ مناسکِ حج سے جب فارغ ہوا تو گھر کے لیے سامان خریدا مگر آپ کی گھڑی یاد نہ رہی۔ اس دوران میں حرم شریف میں بیٹھا تھا کہ آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ چلو بازار چلیں اور گھڑی خرید لائیں چنانچہ میں نے گھڑی خرید لی۔ ہوائی اڈے پے

Marfat.com

بھی گئے تھے۔ میرے غریب خانہ پر بھی آتے رہے۔ آپ کی خصوصیت تھی کہ آپ اپنے مریدوں کو گناہ کرنے سے روک لیتے تھے۔

محمد رمضان صاحب انتظامیہ کمیٹی بیان کرتے ہیں کہ آپ قرآنی علوم کے عالم تھے۔ جس مضمون کو بیان کرنا ہوتا وہ قرآنی آیات کی مدد سے بیان فرماتے انھوں نے بے شمار گنہ گار لوگوں کو راہِ ہدایت دکھائی میں ان کی صداقت پسندی سے بہت متاثر ہوا جس سے میں آپ کا مرید ہو گیا۔

ان کا مزید کہنا ہے کہ آپ ان کے ہاں وظائف بھی کرتے تھے اور چلّہ بھی کاٹا۔

محمد شریف بٹ رکن انتظامیہ کہتے ہیں کہ آپ مسائل صحیح بیان فرماتے تھے کرامات کے مالک تھے اور صاحبِ تصرّف بزرگ تھے کئی پیچیدہ امراض کے مریض آپ سے صحت یاب ہوئے۔ غرضیکہ آپ بہترین اوصافِ حمیدہ اور خصائل پسندیدہ کے مالک تھے۔

شیخ محمد اقبال جنرل سیکریٹری فرماتے ہیں کہ حالانکہ میں غیر مسلک تھا مگر آپکی نگاہِ کرم اور تصرّف باطنی سے تائب ہوا۔ اور راہِ راست پر آگیا۔ حضرت سائیں رح صاحب کی دوا سے ایک میجر کا مرض دور ہو گیا۔ آپ مریدین کو پنج وقتہ نماز کی ادائیگی والدین کی خدمت اور نماز تہجد کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے، سفر اجمیر ۱۹۸۱ء میں میں آپ کے ہمراہ تھا وہاں وہ حجرہ مقدسہ جس میں امام ربّانی حضرت مجدد الف ثانی رح اعتکاف وعبادت کیا کرتے تھے۔ اس کے قریب ہی آپ کو حجرہ مل گیا

Marfat.com

تھا۔ جس میں آپ دوران قیام اجمیر شریف مقیم رہے ۔ اجمیر شریف کے تمام مزارات پر حاضری دی ۔ دہلی کے مزارات مقدسہ پر بھی حاضری دی ۔ کوئی مسئلہ دریافت کرتا تو قرآن وحدیث کی رُو سے جواب دیتے ۔ فارسی شعر بھی سناتے تھے آپ نے دربار عالیہ پر مجھے ۱۹۷۹ء میں سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کر کے مرید بنایا ۔ اور حکم دیا کہ نماز تہجد کبھی قضا نہیں کرنی ۔ عید کی رات کپڑے لے کر جایا کرتا تھا ۔ اور آپ لوگوں کو دے دیتے تھے ۔ فتوحات بے شمار آتی تھیں اور آپ سب اسی دن تقسیم فرما دیتے تھے ۔ بعد از وصال بھی ان کا تصرف جاری ہے دوسرے تیسرے روز آپ کے دیدار سے قلبی سکون مل جاتا ہے سفر میں ساتھ مریدین کا خود خیال رکھتے تھے ۔ ہمارا تجربہ ہے کہ کوئی بھی مصیبت زدہ یا بیمار آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ۔ آپ اس کے آرام کے لیے فوری کارروائی فرماتے ۔ فالج ، لقوہ ، دمہ اور دوسری پیچیدہ امراض کے بہت سے لوگوں نے آپ سے فائدہ اٹھایا ، اور شفایاب ہوئے ۔

حاجی محمد مشتاق بازار چھووالی اندرون شاہ عالمی لاہور کا کہنا ہے کہ میں ۱۹۷۹ء میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسی سال آپ سے شرف بیعت حاصل کیا ۔ پنجگانہ نماز اور تہجد کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے ۔ جو کچھ آتا ، مریدوں اور دوسرے حاضرین میں تقسیم فرما دیتے تھے ۔ دوسروں کی تکلیف برداشت نہ کر سکتے تھے ۔ مریدوں کا بہت خیال رکھتے تھے ، میرے ہاں ہفتہ میں ایک دفعہ آتے تھے ۔

اقبال احمد شاہ سکیم نمبر ۲ شاد باغ لاہور کا بیان ہے کہ میں نے ۱۹۷۸ء میں آپ سے بیعت کی ۔ آپ نماز روزہ کی ادائیگی کی نہایت تاکید کرتے تھے موسم گرما میں

Marfat.com

تین چار گرم کوٹ اور بنڈی پہنے رہتے تھے اور موسم سرما میں آدھی رات کے وقت نہر سے غسل کر کے یاد اللہ میں مشغول ہوتے تھے۔ اکثر جب میرے گھر آتے تو نماز تہجد ادا کرتے تھے۔ سفر دہلی میں آپ کے ہمراہ تھا وہاں آپ نے حضرت نظام الدین اولیاؒ حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ۔ حضرت امیر خسروؒ۔ پیر ہرے بھرے کے مزارات پر حاضری دی تھی۔ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر بھی گئے۔

پاکستان میں پاکپتن شریف۔ چن پیر۔ شورکوٹ۔ حضرت سلطان باہو۔ حضرت امام بریؒ نور پور شاہاں۔ سیون شریف۔ عبداللہ شاہ غازیؒ کراچی وغیرہ مقامات پر آپ کے ساتھ تھا۔

محمد یونس پلاٹ نمبر ۱۱۹۔ تاج پارک عامر روڈ شاد باغ لاہور کہتے ہیں کہ میں آپ کی خدمت میں پہلے پہل ۱۹۷۷ء میں حاضر ہوا اور پھر متواتر جاتا رہا۔ آپ کئی دفعہ میرے گھر تشریف لائے۔ حاجت مندوں کو نقش تعویذ وغیرہ لکھ کر دے دیا کرتے تھے۔ کئی دفعہ ان کے ساتھ سفر پر گیا۔

شبیر حسین۔ مین بازار گوالمنڈی لاہور کا بیان ہے کہ وصال سے چھ ماہ قبل آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور مرید ہوا۔ میں آپ کا آخری مرید ہوں۔ سیون شریف اور سیالکوٹ کے سفر میں آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ مستجاب الدعوات تھے۔

حامد نصیر علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کہتے ہیں کہ ۱۹۷۴ء میں آپ کی خدمت میں جانا شروع کیا پھر دوبئی چلا گیا واپسی پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھے وہاں خط بھی لکھتے رہے میں آپ کے ساتھ کراچی اور حضرت سلطان باہوؒ گیا تھا۔

Marfat.com

بشیر احمد۔ ڈمالہ۔ نزد نارووال کا کہنا ہے۔ کہ آپ مستجاب الدعوات تھے اور آپ کی بہت کرامات ہیں۔

مدثر حسین شاہ رکن لنگر کمیٹی اس طرح بیان کرتے ہیں کہ میں اہل تشیع سے تعلق رکھتا تھا۔ ۱۹۷۵ء میں جب آپ سے ملاقات ہوئی تو اس وقت آپ شیشم کے درخت تلے تھے۔ آپ کی روحانیت سے متاثر ہو کر میں آپ کے وصال تک آپ کا عقیدتمند رہا۔ جب کبھی ہم آپ کے قدم دباتے۔ تو فرماتے کہ والدین کی خدمت کیا کرو۔ ۱۹۸۲ء میں بیعت کر لی۔ ۱۹۶۵ء میں جب میں اپنے والد کے ساتھ بکریاں چرانے جاتا تھا تو آپ کو مقبرہ نواب بہادر خاں میں دیکھا کرتا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ اس کے پاس اپنے پیر و مرشد کی کئی ایک تحریریں ہیں۔ جن میں جھوٹ، شراب نوشی اور زنا کاری جیسی لعنتوں سے بچنے کی تلقین ہے دورانِ قیامِ کویت آپ کا خط وہاں بھی جاتا تھا۔ ایک دفعہ فرما رہے تھے۔

۱۔ اپنے پیر کو خواب میں دیکھنا بزرگی کی علامت ہے

۲۔ اپنے پیر کے بتائے ہوئے وظائف کو یاد کر لینا فرمانبرداری کی علامت ہے

۳۔ ہر وقت مرشد کا تصور عمر زیادہ کرتا ہے۔

۴۔ مرشد کے نقشِ قدم پر چلنا اندیشہ غم دُور کرتا ہے۔

۵۔ ہمیشہ پاک صاف رہنا چاہیے۔

۶۔ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے لآ الٰہ الاّ اللہ محمد الرسول اللہ دل میں پڑھتے رہنا چاہیے۔

۷۔ مرشد کا اسم اعظم یہ ہے کہ پیر کے فرمان پر ہر سانس میں اللہ اللہ کرے۔

Marfat.com

محمد جہانگیر پہلوان چوک ناخدا وسن پورہ لاہور کہتے ہیں کہ میں نے ۱۹۷۹ء میں بیعت کی۔ آپ نے مجھے نماز روزہ کی تلقین فرمائی تھی۔ پھر مجھے غسل کرکے رات کے دس گیارہ بجے مرید کیا میں نے رومال پگڑی نذر حضور غوث الاعظم؟ ۱۱۱ روپے پیش کیے دوزانو ہو کر مرید ہوا۔

ڈاکٹر محمد لطیف شاہ روضہ پر رہتے ہیں پہلے ریلوے میں ملازم تھے پھر آپکی محبت آپ کے پاس لے آئی اور آپ یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ آج تک آپ دربار کی خدمت پر ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ آپ کا دستور ہے کہ جو کچھ لنگر سے کھاتے تھے اس کا حساب رکھتے تھے اور مہینہ گذرنے پر اس رقم کو جمع کرا دیتے ہیں۔ آپ پر جذب وسکر کی حالت ہے اور رضائے الٰہی پر صبر و شکر کرتے ہیں۔

عبداللطیف مین بازار رام گلی لاہور کا کہنا ہے کہ اس نے ۱۹۸۱ء میں بیعت کی حالانکہ اس سے کئی سال قبل میرا آنا جانا تھا۔ آپ دو دفعہ میرے غریب خانہ پر تشریف لائے تھے اور نماز کی بہت تاکید کرتے تھے۔

صوفی نذر محی الدین عباس منزل، عباس سٹریٹ، عالمگیر پارک نواں کوٹ لاہور کا بیان ہے۔ کہ میں ۱۹۸۰ء میں آپ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ کے ساتھ میں سیون شریف چوہا سیدن شاہ، پاکپتن شریف۔ حضرت سلطان باہوؒ، سیالکوٹ۔ امام بری گیا تھا۔

حاجی بشیر احمد ٹاؤن شپ لاہور بیان کرتے ہیں کہ میرا آپ سے ۱۹۵۴ء سے

Marfat.com

۱۹۷۶ء تک مکمل رابطہ رہا۔ ۱۹۷۶ء سے ۱۹۸۲ء تک سکھر چلا گیا۔ آپ وہاں بھی میرے گھر تشریف لایا کرتے تھے۔ حیدر آباد بھی جاتے رہے۔ کشف القلوب اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ عید میلاد النبی پر لائٹنگ وغیرہ کا بہت اچھا انتظام کرتے تھے لنگر ہر قسم کا ہوتا تھا۔ بے شمار لوگ آتے اور جس کا جی چاہے لے جاتا۔ قرآن پاک کی آیات پڑھ کر اس کی تفسیر بھی کرتے تھے۔

محمد سرفراز درس وڈا روڈ باغبان پورہ لاہور کہتے ہیں میرا آپ سے ۱۹۵۸ء سے رابطہ تھا۔ مگر بیعت ۱۹۸۲ء میں کی۔ آپ میرے گھر میں دو دفعہ تشریف لے گئے بیعت میں نے نہر کے کنارے کی۔ جرمنی اور کویت میں جب تھا تو وہاں بھی آپ کے خطوط جاتے تھے جن میں نماز روزہ کی تلقین فرماتے تھے۔ آپ نے مجھے چشتیہ اوراد کی اجازت بھی دی تھی۔ قوالی بھی سنتے تھے۔ قوال نصرت فتح علی خاں بھی آیا کرتا تھا۔ محمد رمضان کے گھر سنگھ پورہ میں قوالی ہوئی جس میں عزیز میاں کراچی والا آیا تھا۔ آپ نے اس کی قوالی بھی سنی۔

خواجہ محمد عارف کشمیری ریلوے روڈ گوالمنڈی لاہور کا کہنا ہے کہ وہ اپنے کئی ایک ساتھیوں کے ساتھ اکثر وبیشتر برلب نہر حاضر ہوا۔ اور آپ کو مجذوبی حالت میں پایا۔ آپ مجذوبانہ بزرگان میں سے تھے۔ اور جو دل میں آتا کہہ گذرتے اور لوگ اپنی اپنی عقل وفراست کے مطابق اس کا مطلب نکال لیتے۔ لوگ آپ کے پاس دعا وبرکت کے لیے جایا کرتے تھے۔

محبوب احمد بٹ ۴۴۳ جی ٹی روڈ نزد کواپریٹو سٹورز لاہور کہتے ہیں کہ

Marfat.com

(۱) ایک دفعہ ہماری بھینس گم ہو گئی ہم اس کو کئی دن تلاش کرتے رہے مگر نہ ملی۔ ایک دن ہم نہر کی طرف آ نکلے تو دیکھا کہ ایک درویش سات آٹھ گرم کوٹ پہنے اور فوجیوں کے بوٹ پہنے بیٹھا تھا۔ حالانکہ یہ گرمیوں کا موسم تھا میرے والد صاحب اور میں آپ کے پاس گئے اور اپنی تکلیف بیان کی۔ آپ نے فرمایا گھر جاؤ بھینس خود بخود گھر آ جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

مزید بیان کیا کہ آپ موسم سرما میں کئی کئی گھنٹے نہر میں رہتے تھے۔

۱۹۷۷ء میں میں دیال سنگھ کالج میں بی ایس سی کا طالب علم تھا اس زمانہ میں مجھ پر قتل کا کیس بن گیا۔ میری والدہ اور نانی سائیں صاحب کے پاس گئے اور میری رہائی کے لیے بات کی۔ آپ نے فرمایا کہ چار ماہ بعد فلاں تاریخ اور فلاں وقت بری ہو جائے گا۔ اور ٹھیک اسی تاریخ اور دن کو میری بریت کا حکم عدالت نے صادر کیا۔

ایک دفعہ آپ نے میری نانی کو جو اندرون دہلی دروازہ رہتی تھی کہا کہ تمہارا مکان جل جائے گا۔ اور تم تانگے کے حادثہ میں مر جاؤ گی۔ ایسا ہی ہوا۔

وفات سے تقریباً تین ماہ قبل مارشل لاء کے دوران آپ مجھ کو لے کر مارشل لاء کے دفتر واقع لارنس روڈ گھنگھرو باندھ کر جاتے رہے۔ اس دوران بریگیڈیئر اور کرنل آپ کو سلام کرتے تھے۔

میری ہمشیرہ کے گھر اولاد نہ ہوتی تھی پھر پانچ بچیاں ہوئیں ہم آپ کے پاس پہنچے آپ نے دعا کی اور اس کے بعد دو بیٹے توام پیدا ہوئے۔

۱۹۷۷ء میں میری شادی جہاں میں چاہتا تھا وہیں ہوئی۔ آپکی دعا و برکت سے دو لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئے۔

Marfat.com

پھر کہا آپ کے مجھ پر بے حد احسان ہیں مجھے نوکری نہ ملتی تھی ۔ آپ سے عرض کیا تو فرمایا کہ تم گھگھو کے سامنے جاؤ گے چنانچہ کئی جگہ نوکریوں کے بعد میں ریلوے میں ملازم ہو گیا ۔ ۱۹۶۸ء سے ۱۹۸۲ء تک سروس کے بعد میں آپکی دعا و برکت سے فورمین ہو گیا حالانکہ ریلوے میں ایسی کوئی مثال نہ تھی ۔

حاجی شیخ نذیر حسین امرتسری ولد شیخ عبدالصمد رام گلی لاہور کہتے ہیں کہ وہ حضرت سائیں رح کو ۱۹۵۴ء سے جانتے تھے ۔ جس زمانہ میں میری رہائش بجلی گھر شالامار ٹاؤن میں تھی ۔ اس وقت آپ نے کہا کہ تم یہاں اپنا مکان بناؤ ۔ چنانچہ میں نے آپکے ارشاد کے مطابق بنالیا ۔ حالانکہ میرے پاس پیسے نہ تھے ۔ اور آپ کئی دن وہاں رہے پھر مجھے مقبرہ بہادر خاں میں لے گئے ۔ جہاں ایک کھڑکی میں آپ کی رہائش تھی ایک دن میں اپنے اہل و عیال کے ہمراہ گیا تو آپ ایک دیوار سے کبھی باہر نکلتے اور کبھی دیوار کے اندر چلے جاتے تھے اس وقت آپ کے پاس جن آتے تھے ۔ اور جنات آپکے کنٹرول میں تھے ۔

۱۹۸۱ء میں میں لندن میں تھا ۔ وہاں آپ کا خط ملا ۔ جس میں باباجی نے لکھا ہے کہ تم میرے مرید طریقت ہو مجھ کو خط اب نہ لکھنا کیونکہ میں اجمیر شریف جا رہا ہوں ۔

ایک دن میں اور بیٹا آپ کی خدمت میں نہر پہ گئے رات کا وقت تھا ۔ آپ اُٹھ کر پرلی طرف چلے گئے میں بھی اندھیرے میں آپ کے پیچھے ہو لیا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کی گردن ہی نہیں ہے دوسری دفعہ آپ کے جسم کے مختلف اعضاء بکھرے دیکھے جب واپس آکر بیٹھے تو میں نے کہا کہ کیا میں آپ کو غوث کہوں ۔ آپ نے فرمایا کہ کیا

Marfat.com

تم نے دیکھ لیا میں نے ہاں میں جواب دیا تو فرمایا کہ تم چاہے غوث کہو چاہے قطب

شروع شروع میں آپ مغلپورہ تھانہ کے ارد گرد گشت کیا کرتے تھے اور ڈبے اکھٹے کر کے تھانہ کے عقب میں پھینک جاتے تھے۔ بچے وہاں جا کر ڈبے دیکھ کر کوئی پانچ روپے کا نوٹ نکال لیتا تھا کوئی دس روپے کا۔ حالانکہ اس وقت دو آنے کا چائے کا کپ ملتا تھا۔ میں نے یہ بات آپ سے دریافت کی تو فرمایا کہ بچے نوٹ نکال لیتے ہوں گے۔

ایک شخص غلام محمد نے اولاد نرینہ کی خواہش کی آپ اس کو ... گنبد میں آئے اور سونے کا ڈھیر دکھایا۔ اس نے کہا مجھے سونا نہیں چاہیے، لڑکا چاہیے چنانچہ لڑکا ہی ہوا۔

علی احمد ظہیر مدنی شادباغ لاہور کا کہنا ہے کہ میں اور میرا والد آپ کی خدمت میں اکثر جایا کرتے تھے اور ہم کو آپ سے بے انتہا فیض پہنچا۔ حضرت سائیں صاحب کی خدمتِ اقدس میں ہمارا جانا ۱۹۶۱ء سے ہوا۔ اور اس کے بعد مسلسل جاتا رہا اور آپ ہمارے ہاں بھی تشریف لائے۔ آپ ہر کسی کی مدد فرماتے تھے آپکی کرامات بے شمار ہیں۔ آپ کی غذا بالکل معمولی تھی ہم نے کبھی ان کو آدھی یا چوتھائی روٹی کھاتے نہیں دیکھا۔ زیادہ سے زیادہ دو تین نوالے کھاتے تھے۔ ان کا محبوب مشروب چائے تھی۔ ہمارے گھر سے ان کو بہت محبت ہو گئی تھی اس لیے وہ جب مرضی ہوتی بغیر بتلائے چلے جاتے۔ اپنی پہلی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے علی احمد ظہیر مدنی۔ مدنی انٹرپرائزز (پرائیویٹ) لمیٹڈ ۱۸ پٹیالہ گراؤنڈ لنک میکلوڈ روڈ لاہور نے بتایا کہ ۱۹۶۱ء میں

Marfat.com

جب میں اپنے والد صاحب اور ایک رشتہ دار کے ہمراہ گنبد نواب بہادر خاں پہنچا تو معلوم ہوا کہ گنبد خالی ہے ایک آدمی نے ہمیں گنبد کے اوپر والے حصے کا ایک سوراخ جو کہ تقریباً ایک آدمی کے گذرنے کا راستہ ہے۔ بتلایا میں اور میرے والد سیڑھیوں سے اوپر والی جگہ پہنچے چونکہ اس سوراخ سے اندر جانا آسان نہیں ہے اس لیے میرے والد نے مجھے اٹھا کر اونچا کیا۔ اس زمانے میں میں ساتویں جماعت کا طالب علم تھا۔ اندر چلا گیا اور فوراً ہی خوف کے مارے باہر کو بھاگا۔ جیسے ہی میں پھر اندر داخل ہوا میں نے ایسے ایسے وسیع الجثہ جانور جن کی اشکال اپنے ہاں کی چھپکلیوں سے ملتی تھیں۔ دیکھیں۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ سائیں صاحب کے ساتھ ہی سو رہی تھیں اندر اندھیرا تھا۔ اس لیے ماحول بھیانک اور خطرناک تھا۔ جب اونچی آواز سے پکارا گیا تو آپ تین چار گرم کوٹ اور تہبند باندھے نمودار ہوئے۔ اور پوچھا کہ تم یہاں کیوں آئے ہم نے اپنی حاجت بیان کی تو آپ ہمارے ساتھ ہی نیچے اترے، اور ہماری بات سنی۔

آستانہ عالیہ غوثیہ کے الحاج پیر عطاء اللہ شاہ مدنی، عربی، نوشاہی، قادری لون میانی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا بیان کرتے ہیں کہ حضرت سائیں مرحوم صاحب نہایت کامل بزرگ تھے اور ان کے دربار میں جا کر کوئی شخص نامراد نہیں آتا تھا آپ اپنے خط محررہ ۱۰/۱۲/۸۶ لکھتے ہیں کہ آپ ولی کامل تھے۔

ڈاکٹر علی محمد۔ فاروق آپٹیکل سروس ۱۰ علامہ اقبال روڈ لاہور کا کہنا ہے کہ سلامت پورہ سے آتے وقت ہم اکثر آپ کو نہر کے کنارے بیٹھے دیکھتے تھے جہاں سے بہت سے حاجت مند اور دوسرے لوگ حاضر رہا کرتے تھے۔ آپ

Marfat.com

نہایت بزرگ تھے اور آپ کی خدمت میں بیٹھنے کا وقت بھی ملا۔

مدثر حسین شاہ کا کہنا ہے کہ ایک دن آپ نے مجھے ایک ہزار روپے دیئے کہ فلاں غریب عورت جو ایک امیر عورت کے ساتھ آئی تھی کو دے آؤ۔ میں اس امیر عورت کا گھر جانتا تھا۔ وہاں گیا اور غریب عورت کے گھر کا پتہ پوچھا اس نے بتادیا جو چوبچہ صاحب دھرموره میں واقع ہے میں اس کے گھر گیا اور اس کو رقم دی اس نے کہا کہ میں دو ماہ قبل حضرت سائیں صاحبؒ کے پاس گئی تھی کہ میری لڑکی کی شادی ہے اور میرے پاس انتظام نہیں ہے کل شادی ہے اور آج آپ نے رقم بھیج دی۔

فاروق ملک ولد محمد اسلم ملک ماڈل ٹاؤن والے بیان کرتے ہیں کہ میرا والد حضرت سائیں صاحبؒ کا مرید تھا۔ ان کی ملاقات ۱۹۷۲ء میں ہوئی ان کا کہنا ہے کہ میری خالہ کے گھر اولاد نہ ہوتی تھی اس طرح بیس برس گذر گئے ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تھا کہ اولاد نہیں ہو سکتی جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اولاد ہوگی۔ چنانچہ ایک سال بعد ان کے گھر لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام حضرت سائیں صاحب نے خمسہ رکھا۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ میری ملاقات ۱۹۷۶ء میں ہوئی جب کوئی مصیبت زدہ یا خوفزدہ آدمی آپ کے پاس آجاتا تو وہاں پہنچتے ہی اس کا سارا خوف جاتا رہتا۔

ان کا کہنا ہے کہ میری والدہ نے بتایا کہ جب وہ آپ کے دربار میں حاضر ہوئی تو وہاں ایک عورت حضرت سائیں صاحبؒ کو کہہ رہی تھی کہ مجھے حج کرا دو آپ نے کہا

Marfat.com

کہ کا غذات مکمل کراؤ۔ چنانچہ وہ جج کے بعد آپ کی خدمت میں آئی تو اس نے کہا کہ میں نے آپ کو حج کرتے دیکھا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس عورت کو آئندہ اپنے پاس آنے سے منع کر دیا۔

شیخ سلیم اللہ ولد شیخ رحمت اللہ وچھووالی کا بیان ہے کہ حضرت سائیں صاحبؒ سے آپ کی ملاقات ۱۹۷۶ء سے ہے کوٹھڑی میں بھی آپ زمین پر بیٹھتے تھے۔ ۱۹۸۲ء میں چارپائی پر بیٹھے جب میرا لڑکا فوت ہوگیا تو آپ نے فرمایا کہ گھبراؤ مت اللہ تعالیٰ اس کا بہترین نعم البدل دے گا۔ چنانچہ اللہ کریم کی مہربانی اور آپ کی دعاء برکت سے بچہ تولد ہوا۔ آپ نورانی چہرہ اور پرجلال شخصیت کے مالک تھے۔ ہزارہا اشخاص نے آپ سے فیوض و برکات حاصل کیے۔ جناب جسٹس کرم الٰہی چوہان جو وکیل تھے تو آپ کے پاس گئے تھے۔

غلام سرور قریشی ولد محمد دین قریشی حویلی میاں خاں اندرون موچی دروازہ لاہور کہتے ہیں کہ حضرت سائیں صاحبؒ سے ان کی پہلی ملاقات ۱۹۶۸ء میں شیشم کے درخت تلے کچے حجرہ میں جو ایک بے آباد جگہ تھی ہوئی۔ متواتر روزانہ جاتا تھا اور آپ مجھ پر خصوصی مہربانی فرماتے تھے۔ اکثر ہمارے گھر ان کا آنا جانا تھا۔ ان ایام میں آپ کے حجرہ سے باہر کافی آدمی اور عورتیں آتی تھیں۔ کاریں، گاڑیاں، رکشا، موٹر سائیکل اور سائیکل سٹرک پر کھڑے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ ساری ساری رات لوگوں کا اژدہام رہتا تھا۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ میرے سسرال آزاد کشمیر میں تھے۔ میری بیوی بچے وہاں گئے ہوئے تھے۔ میں نے ان کو لانے کے لیے آپ سے اجازت مانگی تو فرمایا کہ ہم بھی تمہارے ساتھ چلیں گے تم یہاں ہی رہو۔ صبح میرے ساتھ چلنے کے لیے روانہ ہونے لگے تو فرمایا تمہارے بچے میرے سامنے ہیں مگر ان کا اشارہ نہ سمجھ سکا۔ بہرحال ہم آزاد کشمیر کی

Marfat.com

طرف روانہ گئے۔ جب گجرات سے آگے بیس میل کے فاصلے پر کوٹلہ پہنچے تو ایک ہوٹل میں چائے پینے کے لیے بیٹھ گئے۔ اسی دوران وہاں میرے گاؤں کا ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ تمھارے بیوی بچے آج صبح لاہور روانہ ہو گئے ہیں اس پر آپ نے فرمایا کہ میں نہ کہتا تھا کہ تمھارے بیوی بچے میرے سامنے ہیں۔

میری شادی کو تین ماہ ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ تمھارے گھر لڑکا پیدا ہوگا۔ تو اس کا نام غلام فرید رکھنا۔ اس زمانے میں آپ مجذوبیت کی حالت میں تھے کئی ماہ کے بعد ایک دن میں آپ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ آپ نے مجھے کہا کہ لو بھئی شیر شاہ ولی آگیا۔ شام کو جب میں گھر آیا تو میری بیوی صحیح حالت میں تھی اور بچہ پیدا ہونے کے کوئی آثار نہ تھے۔ یکایک رات کو درد زہ ہوا اور لڑکا تولد ہو گیا۔

جس زمانے میں میں دبئی گیا تھا تو آپ میرے ساتھ مجھ کو ہوائی جہاز پر چڑھانے کے لیے کراچی گئے تھے میرے گھر کا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے۔ جرمنی اور کویت گیا تب بھی آپ کے خطوط باقاعدہ طور پر مجھے وہاں موصول ہوتے تھے جو اب بھی میرے پاس موجود ہیں۔

ایک دفعہ ہم باغبان پورہ سنگھ پورہ کی طرف گھوڑے شاہ روڈ پر جا رہے تھے تو باغ راجہ دینا ناتھ سے آگے دائیں طرف ایک قبرستان میں رک گئے۔ اور فرمایا کہ میں نے مجاہدات و ریاضات کی کچھ منازل یہاں بھی طے کی ہیں اس وقت یہ بالکل بے آباد اور ویران جگہ تھی آپ ہر جمعرات کو داتا دربار جاتے تھے۔

Marfat.com

میرا بھائی شمس الدین تھا جس کی رہائش تھانہ گوالمنڈی کے قریب تھی وہ مجھ سے پانچ چھ سال قبل آپکی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔

چوہدری محمد حسین اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت سائیں صاحبؒ کی خدمت میں وہ پہلی بار ۱۹۵۶ء میں حاضر ہوئے اور ان کے وصال تک برابر جاتے رہے۔ جب میں دو اور آدمیوں کے ہمراہ گیا تھا۔ تو آپ گنبد میں نہ تھے ہم مغلپورہ اور رامگڑھ تک ان کی تلاش میں گئے۔ مگر وہ نہ ملے۔ دوسرے دن میں اکیلا گیا۔ تو آپ سے ملاقات ہو گئی اس وقت آپ کے ارد گرد کئی ایک مرد اور مستورات بیٹھی تھیں۔ کچھ دیر بعد آپ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ بھی افسر ہے پھر مجھے چائے والی دکان پر لے گئے چائے پی اور میں وہاں رات کے دو بجے تک رہا۔ پھر میرے ساتھ سندر داس روڈ (میوگارڈنز) تک آئے اس زمانے میں آپ گنبد میں سوتے تھے اور تسبیح بھی پڑھا کرتے تھے۔

آپ ہر حاجت مند کی مدد کرتے تھے میں ہسپتال بھی آپ کی بیماری کے دوران گیا۔ اور جنازہ میں بھی شریک تھا۔ نہایت سخی اور فیاض طبیعت کے مالک تھے رات دن خلقت خدا وہاں رہتی تھی۔ اس لیے آپ کو سونے کا وقت بھی نہ ملتا تھا نہایت کم خوراک اور کم لباس تھے۔ آپ نے عبدالعزیز ڈسپنسر کارپوریشن کی بہت مدد کی تھی۔ آپ اکثر میانی صاحب میں بھی گشت کیا کرتے تھے۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں کمشنر آفس میں تعینات تھا میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ رات زیادہ ہو گئی صبح بجٹ کی میٹنگ تھی۔ مختار مسعود کمشنر لاہور ڈویژن تھے

Marfat.com

آپ نے مجھے نہ جانے دیا۔ اگلے دن جب میں دفتر گیا تو میں بہت فکرمند تھا کہ پتہ نہیں کمشنر صاحب بہادر کیا کہیں گے۔ مگر کمشنر صاحب نے کہا کہ سارا سال تم ڈیوٹی دیتے رہے ایک دن میں نے آپکی جگہ ڈیوٹی دے دی تو کیا ہوا۔

ایک دفعہ کارپوریشن مجسٹریٹ آپ کو گداگروں کے ساتھ پکڑ کر لے گیا آپ نے اس کی شدید مخالفت کی۔ بالآخر انھوں نے آپ سے معافی مانگی اور عزت سے رُخصت کیا۔

ایک دفعہ میرے ساتھ داتا دربار گئے ہم پیدل ہو گئے رات دو بجے تک رہے ہوٹل میں کئی بزرگ آپ سے ملاقات کے لیے آئے۔ آپ ہر ایک سے مصافحہ کرتے رہے اور ان سے خوش دلی سے ملتے رہے۔ پھر مجھ سے کہا کہ کیا تم نے داتا صاحب کو دیکھا ہے میں نے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔ تین بجے رات کے بعد واپس آئے۔

ہر معاملہ میں حاجت مند اور مسکین افراد کی مدد کرتے تھے۔ فقہ، حدیث کی تمام کتابیں جانتے تھے۔ مثنوی مولانا روم، گلستان بوستان، شیخ سعدی اور علامہ اقبال کے اشعار بھی پڑھا کرتے تھے۔ میو گارڈنز کے سامنے جو کھیتوں میں چیفس کالج کے پاس مزار ہے۔ وہاں فاتحہ خوانی کی اور فرمایا یہ کس ولی اللہ کا مزار ہے۔

میرے بیٹے محمد الیاس کی ولادت سے قبل ہی آپ نے کہہ دیا تھا کہ تمھارے گھر فرزند ہوگا۔ اس کا نام محمد الیاس رکھنا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ یہاں ہی تھے

Marfat.com

اور فرمایا کرتے تھے کہ دشمن کو منہ کی کھانی پڑے گی ۔

بشیر احمد مغل ولد مرزا محمد طفیل ۔ مغل ٹریڈنگ کمپنی ساکن اسلام پورہ لاہور بیان کرتے ہیں کہ حضرت پیر صاحب قبلہ سے ان کی ملاقات ۱۹۶۵ء سے ہے جس وقت کہ آپ گنبد سے نکل کر پھاٹک پر آگئے تھے اور شیشم کا درخت تھا اس وقت آپ لنگوٹی پوش تھے بے شمار آدمی وہاں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت آپ پر جذبیت کا دور تھا ۔ سکر کا عالم تھا ۔ مجھ کو چوہدری چراغ دین برادر نسبتی جناب کرم الٰہی چوہان موجودہ جسٹس ہائیکورٹ لے کر گیا تھا جب آپ لوگوں سے فارغ ہوئے تو میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تو میرا مرید ہو جا ۔ دوسری دفعہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ تم کب میرے مرید ہو گئے تیسری دفعہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ میرا مرید ہو جا ۔ میں سفید تہبند ، سفید چوغا ، پگڑی ، مصلّی ، کلّہ ، کالے رنگ کے بوٹ ، جراب ، تسبیح ، رومال ، خوشبو ، چار سیر لڈو لے کر حاضر خدمت ہوا ۔ میرا لڑکا اور چراغ دین بھی ہمراہ تھے ۔ آپ کپڑے پہن کر وضو کرنے چلے گئے ۔ واپس آکر نقشبندی سلسلہ میں بیعت کیا اور ہدایات دیں کہ نشہ نہیں کرنا گانا نہیں سننا ۔ تمباکو نہیں پینا ۔ نماز روزہ کے پابند رہنا ۔ سنتِ نبویؐ پر عمل پیرا ہونا ۔ پھر مٹھائی بانٹی گئی ۔ اور مرید بننے کے لیے مجھے مبارکباد دی ۔

ایک دفعہ میرے گھر تشریف لائے میری بچی شدید بیمار تھی ۔ بظاہر اسکے تندرست ہونے کا امکان نظر نہ آتا تھا ۔ آپ ساری رات اس کی چارپائی کے پاس بیٹھے رہے صبح ۴ بجے فرمایا کہ تمہاری بچی بچ گئی ۔ آپ نے فنا فی الشیخ ۔ فنا فی الرسول ۔ فنا فی اللہ ۔ فنا فی الوجود اور بقا باللہ کی منازل طے کی تھیں ۔

Marfat.com

ایک دفعہ آپ نے دو ماہ تک کچھ نہیں کھایا تھا۔ آپ کے پسینہ سے بُو نہیں آتی تھی یہ ہسپتال جاتا رہا۔ لیکن نماز جنازہ پر دیر سے پہنچا۔ اکثر چوک منی میں مفتی کی دکان سے دوائیاں خرید کر لاتے تھے اور حاجت مندوں کو دوا تیار کر دیتے تھے دکان پر بھی آتے۔ اور پھر وہاں قیام کرتے۔ رات بارہ بجے آپ کو بنچ دے دیا جاتا۔ اس پر بیٹھ جاتے اس دوران صبح تک چھوٹے قد کی مخلوق حاضر ہوتی اور آپ کو سلام کرتی اور پھر وہ لوگ چلے جاتے۔ میں سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت پاک کر چکا تھا۔ ایک دن مجھ پر ناراض ہو گئے تو فرمایا کہ میں آج تم کو قتل کر دوں گا۔ میں نے سرکار مدینہؐ کا واسطہ دیا۔ خدا کا کرنا اسی وقت چوہدری محمد حسین بھٹی اور دوسرے لوگ آ گئے اور آپ کو ٹیکسی میں بٹھا کر لے گئے۔ جب میں شام کو کپڑے لے کر گیا تو فرمایا کہ تم بڑے خوش نصیب ہو کہ فقیر سے بچ گئے۔

جب میرے سر کا اپریشن ہوا تو ڈاکٹر بشیر اور ڈاکٹر اعجاز وغیرہ اپریشن میں مصروف تھے مجھے بے ہوش کر دیا گیا۔ مگر مجھے ہوش تھا اس وقت اچانک بجلی چلی گئی۔ تو اس اپریشن کے دوران میں ڈاکٹروں کو ہدایات دیتا رہا۔ کہ اس طرح کرو۔ اس طرح کرو۔ یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ جب آپ کا حادثہ ہوا۔ تو آپ کو بھی اسی کمرہ میں داخل کیا گیا۔ بیڈ نمبر ۱۰۔ کمرہ نمبر ۱۰۔ ۱۰ رمضان المبارک۔ اس موقع پر ڈاکٹر اعجاز بھی وہاں تھا۔

میرا لڑکا ادریس احمد فضل جب ایران گیا تو وہ سمندر میں بجلی کے کام میں مصروف تھا۔ کہ اچانک اس میں پھنس گیا۔ اس کا کہنا ہے کہ میں نے آپ کو یاد کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے بچا لیا۔

Marfat.com

آپ مزارات اولیائے لاہور پر بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ اورنگ زیب نے آپ کا گریبان پکڑا ہے۔ میں اپنے گھر تھا۔ میں نے یہ دیکھ کر اس کو تھپڑ رسید کیا۔ اگلے دن جب میں سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ اورنگ زیب کا رخسار سوجا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو تھپڑ نہیں مارنا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ اس نے آپ کے گریبان کو کیوں پکڑا تھا۔ حضرت پیر محمد حیاتؒ سیالکوٹی کے ہاں آپ نے لیلۃ القدر دیکھی تھی۔ مزید کہتے ہیں کہ میں نے پسرور میں مغلاں والا تالاب جس کا رقبہ ۱۶ کنال تھا آپ کے ارشاد پر LEASE پر لیا تھا اور FISH FARM قائم کیا ایک دن میں نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے وہاں تکلیف ہے آپ نے فرمایا تمھاری مرضی۔ چنانچہ مجھے پوری رقم حاصل ہو گئی۔

سرکار نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء میں پاک بھارت جنگیں ہونگی اور یہ واقعات ظہور پذیر ہوں گے۔

پھر بتایا کہ تاج دین قصائی آپ کے پاس رہتا تھا اور آپ کے سامنے سویا ہوا تھا اس کا بیان ہے کہ میں جاگ بھی رہا تھا اور غنودگی کی حالت طاری تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ چھری لے کر میرا پیٹ چاک کر رہے ہیں۔ انتڑیاں صاف کیں اور پتہ نکال لیا اور پھر اس طرح پیٹ درست کر دیا۔ ایک ماہ تک بیمار رہا۔ تو وہ کہا کرتا تھا کہ ہم دن کو لاہور میں اور رات کو مدینہ پاک میں ہوتے تھے۔

مہر محمد رفیع ولد محمد دین۔ بہار شاہ کالونی۔ فتح ریحان کا کہنا ہے کہ حضرت سائیں صاحبؒ قبلہ سے ان کی ملاقات ۱۹۳۵ء کے لگ بھگ ہوئی تھی۔ اس زمانہ میں آپ ریلوے کیرج شاپ کی سڑک پر سے کاغذوں کے ٹکڑوں کو اکٹھے کیا کرتے تھے

Marfat.com

پھر کافی عرصہ نظر نہیں آئے۔ کیرج شاپ کے بعد گنبد نواب بہادر خاں کے مکین ہوئے پھر ہچانک نمبر، پر گنبد کے قریب ایک کیبن کے پاس آئے۔ ایک رات موسم سرما میں شدید بارش اور ژالہ باری ہوئی۔ میرا اُدھر سے گذر ہوا تو دیکھا کہ آپ نے ایک سفید کپڑا اوڑھا ہوا ہے۔ اور بیٹھے ہیں۔ میرے دل میں خیال گذرا کہ صبح تک یہ درویش فوت ہو جائے گا۔ لیکن صبح جب آپ کو دیکھنے کے لیے آیا تو آپ وہاں صحیح سلامت تھے۔ پھر جب کبھی میں آتا نسوار کی ایک پڑی لے آتا۔ پھر کیبن کے پاس سے گنبد کے طرف ہی نہر کے کنارے ایک شیشم کے درخت تلے چلے گئے۔ ازاں بعد کچھ مدت کے بعد نہر کے دوسرے کنارے شیشم کے درخت تلے آ گئے۔ ایک کچی جھونپڑی تھی پھر کسی نے پختہ بنوا دی۔ اس وقت آپ پر مجذوبیت کی حالت طاری تھی۔ فرش پر بوری تھی اور اوپر بھورا کمبل وغیرہ تھا۔

میری کئی ایک برائیاں جو کہ شدید قسم کی تھیں آپ کی نظر کرم سے دور ہو گئیں ۱۹۸۲ء میں آپ نے مجھ کو اپنا مرید کیا میں آپ کے ساتھ سیون شریف اور سیالکوٹ گیا تھا۔ آپ نے ایک دفعہ مجھے اپنا عمامہ دیا تھا۔ جو آج تک میرے پاس محفوظ ہے

سکندر سلطان ولد محمد دین، موہنی روڈ بیان کرتا ہے کہ میں آپ کی خدمت میں جھگی میں ۱۹۷۶ء میں حاضر ہوا۔ میری پسلی میں شدید درد تھا۔ جو کئی ایک جگہ علاج کرانے کے بعد رفع نہ ہوا۔ چنانچہ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ماجرا بیان کیا تو آپ نے نقش لکھ کر دیا جس سے میری تکلیف دُور ہو گئی۔ میں آپ کے ساتھ سیون شریف اور سیالکوٹ گیا تھا۔ ۱۹۸۲ء میں آپ نے مجھے فرمایا کہ میرا مرید ہو جا۔ میں پگڑی، تولیہ اور لڈو وغیرہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے مرید کر لیا

Marfat.com

اور لڈو حاضرین میں تقسیم کر دیئے۔ آپ کی نظر کرم سے میں کئی ایک برائیوں سے محفوظ ہو گیا آپ نے مجھے دو ٹوپیاں بھی عنایت فرمائیں جو میرے پاس موجود ہیں۔

محمد طفیل ولد عمر دین گرین پارک شالامار ٹاؤن کا بیان ہے کہ وہ سرکار کا چار سال تک ڈرائیور رہا۔ جہاں آپ کی خواہش ہوتی وہاں لے جاتا۔ میں آپ کو لے کر قصور، پاکپتن، شور کوٹ، حضرت سلطان باہوؒ، کھیوڑہ، نور پور شاہاں، چوہا سیدن شاہ وغیرہ مقامات پر لے کر جاتا رہا۔ ایک دفعہ ہم شور کوٹ جا رہے تھے جب پیر محل پہنچے تو وہاں تھوڑا قیام کیا۔ جب چلنے کا وقت آیا۔ تو دیکھا کہ آپ گاڑی میں نہیں ہیں۔ بہت ڈھونڈا مگر آپ کا پتہ نہ چل سکا۔ آخر میں آپ خود ہی ظاہر ہو گئے اور فرمایا کہ اس بات کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔

ہم امام بریؒ لطیف جا رہے تھے کہ آپ نے نہر کے کنارے ڈیرہ میں ایک جگہ چھڑی گاڑ دی۔ اور کہا کہ یہ کس کی قبر ہے؟ ہم نے کہا کہ یہاں تو کوئی قبر نہیں ہے۔ بعد از وصال وہاں آپ کی قبر بنی۔ جہاں کہ آپ نے چھڑی گاڑی تھی۔

رستم علی ولد غلام نبی سلطان پورہ (نائب صدر دربار کمیٹی) کا کہنا ہے کہ میں ۱۹۸۰ء سے آپ کی خدمت میں جانا شروع ہوا۔ میری بہت سی تکالیف آپ کے ہی لطف و کرم سے دور ہوئیں۔ سیون شریف، سیالکوٹ وغیرہ مقامات پر آپ کے ساتھ گیا تھا۔ جب آپ کو حادثہ پیش آیا تو ہم نے ڈاکٹر محمد بشیر سرجن سے کہا کہ آپکا بہترین علاج ہونا چاہیے اگر بیرونِ ملک بھی بھیجنا پڑے تو ہم خرچہ برداشت کرنے کو تیار ہیں۔

Marfat.com

ملک محمد طارق ولد اللہ دتہ چونے منڈی کہتے ہیں کہ میں ۱۹۸۲ء میں عید میلاد النبی کے جشن پر جو آپ کے زیر انتظام ہو رہا تھا گیا، وہاں قوالی ہو رہی تھی آپ اکثر خواب میں ملتے رہتے ہیں ۔

تجمل خورشید بادشاہ اندرون شیرانوالہ دروازہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی ملاقات ۱۹۸۱ء سے ہے ۔ آپ کی نظر کرم سے میرے گھریلو تعلقات جو عرصہ چار سال سے خراب تھے آپ کی توجہ سے درست ہوئے ۔ میرے کارخانے کا نام آپ نے ہی "سہیلی پلاسٹک" رکھا تھا ۔ آپ کی بے شمار کرامات ہیں ۔ پشاور، راولپنڈی ساہی وال، سیون شریف، سیالکوٹ، نور پور شاہاں وغیرہ مقامات پر آپ کے ہمراہ گیا بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے ۔

ہیڈ کلرک اریگیشن ورکشاپ مغلپورہ نے لکھا کہ آپ بڑے کرامت والے ولی تھے ۔ ان سے بے پناہ لوگوں کو فیض حاصل ہوا ۔ میرے بچے پر آپ کی خصوصی توجہ تھی بعد از وصال آپ کا فیض جاری ہے ۔

تاج دین ڈرائیور جو چوبچہ صاحب مغل پورہ میں رہتا ہے کا بیان ہے کہ ایک دفعہ آپ میرے گھر چلے آئے ۔ اس وقت ہم دونوں میاں بیوی چولہے کے آگے بیٹھے تھے ۔ میں نے عرض کیا تشریف رکھیے ۔ آپ بیٹھ گئے میں نے دریافت کیا کہ حضور کیا کھائیں گے ۔ آپ نے فرمایا ۔ کیا تم کھلا سکتے ہو میں نے عرض کیا کہ اگر ممکن ہوا تو کھلا دوں گا ۔ آپ نے فرمایا کہ دنبے کی چکی ۔ میں سارا بازار چھان مارا مگر چکی کہیں سے دستیاب نہ ہو سکی ۔ میں ایک چکی والا دنبہ لے آیا ۔ اور اس کو ذبح

Marfat.com

کر کے آپ کو مطلوبہ چیز کھلا دی ۔ آپ چلے گئے ۔ کچھ سالوں کے بعد میری لڑکی شدید بیمار ہو گئی اور پھر اس کی بینائی جاتی رہی ۔ اس زمانے میں آپ حالت مجذوبیت سے نکل کر عالم صحو میں آ چکے تھے ۔ لڑکے والے لڑکی کو طلاق دینے کے درپے تھے بہت علاج کرایا مگر کوئی افاقہ نہ ہو سکا ۔ بالآخر ایک دن میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ تو آپ کو نہ پہچان سکا ۔ مگر آپ نے مجھے پہچان لیا ۔ اور کہا کہ کیا تکلیف ہے ۔ میں نے ساری کیفیت بتا دی ۔ آپ نے سرمہ بنا کر دیا جس سے بینائی واپس آ گئی ۔ اور فرمایا کہ یہ سرمہ مجھے حضور غوث الاعظمؒ نے بتایا تھا ۔ جس سے تمھاری لڑکی کو آرام آیا ۔ اس سرمے کا نام ”بغدادی سرمہ“ لکھنا چاہیے ۔

Marfat.com

کرامات بعد از وصال

آپ کے وصال کے بعد بھی آپ کے خوارق وکرامات کا سلسلہ جاری ہے اور بے شمار اصحاب نے بیان کیا ہے کہ وہ ان کے خواب میں آتے ہیں اور اگر کوئی الجھن یا مصیبت پڑ جائے تو ان کی رہنمائی فرماتے ہیں۔

Marfat.com

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترکیب ختم خواجگان نقشبند

رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

پہلے ہاتھ اٹھا کر فاتحہ یارواح پاک حضرت خواجہ خواجگان نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم پڑھیں۔ پھر تین مرتبہ یہ دعا مانگیں:۔

خداوندا بحضرت جلال تو باز گشتیم توبہ کردیم از ہر گناہ و بدی سہو و بیکاری خطا و غفلت کہ از ما گذشتہ است از زمان مکلف تا ایں دم دانستہ یا ندانستہ از ہمہ باز گشتیم توبہ کردیم بصدق دل می خوانیم
أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

زاں بعد الحمد شریف مکمل مع بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سات مرتبہ
درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ ۱۰۰ مرتبہ
پھر سورت اَلَمْ نَشْرَحْ مع بِسْمِ اللّٰه شریف ۷۹ مرتبہ۔
پھر سورت اخلاص ایک ہزار مرتبہ۔ پھر الحمد شریف ۷ مرتبہ پھر درود شریف ۱۰۰ مرتبہ۔ آخر میں مندرجہ ذیل دعائیں گیارہ مرتبہ یا بہ شرط فرصت سو سو مرتبہ پڑھیں

Marfat.com

۱۔ اَللّٰھُمَّ یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ
۲۔ اَللّٰھُمَّ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ
۳۔ اَللّٰھُمَّ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ
۴۔ اَللّٰھُمَّ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ
۵۔ اَللّٰھُمَّ یَا مُنَزِّلَ الْبَرَکَاتِ
۶۔ اَللّٰھُمَّ یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ
۷۔ اَللّٰھُمَّ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ
۸۔ اَللّٰھُمَّ یَا شَافِعَ الْاَمْرَاضِ
۹۔ اَللّٰھُمَّ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ
۱۰۔ اَللّٰھُمَّ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ
۱۱۔ اَللّٰھُمَّ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ
۱۲۔ اَللّٰھُمَّ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ
۱۳۔ اَللّٰھُمَّ یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ
۱۴۔ اَللّٰھُمَّ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

پھر یہ قطعہ تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھیں۔

شیئاً للہ چوں گدائے مستمند
المدد خواہم ز شاہِ نقشبند
المدد یا خواجۂ مشکل کشا
ما ہمہ محتاج تو حاجت روا

پھر یہ رباعی تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھیں۔

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو
شیئاً للہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانبِ زنبیل ما
آفریں بر دست و بر بازوئے تو

اس ختم خواجگان نقشبند کا ثواب بخدمت تاجدار مدینہ سرورِ دو عالم رحمۃ للعالمین

Marfat.com

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیش کر کے جمیع حضرات خواجگان نقشبند و اولیائے عظام جمیع سلاسل صوفیائے کرام و جمیع مومنین و مومنات بھیج کر حاجات دینی و دنیاوی بہ خشوع و خضوع طلب کریں۔

ہدایات

۱۔ ختم شریف باوضو پڑھیں۔

۲۔ مجلس ختم شریف میں تا اختتام دوزانو ہو کر بیٹھیں۔

۳۔ دوران ختم شریف ہر قسم کی کلام سے پرہیز لازمی ہے۔

۴۔ حقہ سگریٹ پینے والے حضرات کو شریک نہ کیا جائے۔

۵۔ سورۃ الم نشرح اور سورت اخلاص ایک ایک دانہ پر مع بسم اللہ پڑھیں۔

Marfat.com

حضرت پیران پیر دستگیرؒ کا الہامی فرمان

چہل کاف شریف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کَفَاکَ رَبُّکَ کَمْ یَکْفِیْکَ وَاکِفَۃً — کِفْکَافُہَا۔ کَکَمِیْنٍ کَانَ مِنْ کَلَکٍ

کافی ہے تجھ کو پروردگار تیرا۔ کفایت کرے تجھ کو حادثہ سے۔ — اکثر چھپنے اس کے سے جو مانند چھپنے شکاری کے ہے۔

اس کے ترجمہ پر غور فرمائیے۔ حقیقت میں انسان کو پروردگار روزانہ کتنی مصیبتوں سے بچاتا ہے کتنی محافظت کرتا ہے اور آرام سے رکھتا ہے دشمنوں سے محفوظ رکھتا ہے اور وہی عالم الغیب ہے جو چھپی ہوئی گھاتوں سے خبردار اور ہوشیار کرتا ہے اور مخالفت کو خود بخود مطلوب بناتا ہے۔

تَکِرُّ کَرًّا کَکَرِّ الْکَرِّ فِیْ کَبَدٍ — تَحْکِیْ مُشَکْشَکَۃً کَلُکْلُکِ لُکَکٍ

کہہ حملہ کرتا ہے مانند حملہ کرنے اور حملہ آور کے جگر میں۔ — وہ چھری کا سا کام کرتا ہے مانند اس شیر کے جو پیچھے سے پنجہ مارے۔

تشریح:۔ وہ مصیبت حملہ کرتی ہے حملہ کرنا مثل لپیٹ رسی کے سختی اور مشقت میں۔ حکایت کرتی ہے ایک آہن پوش لشکر کی مثل تیز نیزے کے یا یوں سمجھیے کہ مثل تیز فربہ جوان اونٹ سخت گوش والے کے۔

کَفَاکَ مَا بِیْ کَفَاکَ الْکَافُ کُرْبَتَہٗ — یَا کَوْکَبًا کَانَ یَحْکِیْ کَوْکَبَ الْفَلَکِ

کافی ہے خاص کر تجھ کو اس چیز سے کفایت — اب ستارہ دل میرے کا مشابہت رکھتا ہے

Marfat.com

کرتا ہے باز رکھنے سے اندوہِ جگر کے۔ ساتھ ستارے آسمان کے۔

تشریح:۔ اے دل کافی ہو جو تجھ کو تیرا پروردگار اس شے سے جو میرے ساتھ ہے یعنی میرے علم میں ہے۔ کفایت کرنے والا تجھ کو کفایت کرتا ہے رنج اور تکلیف سے۔

اے ستارے یعنی دل جو آسمان کے ستارے کی حکایت کرتا ہے ان اشعار کو سات بار روزانہ پڑھنا چاہیے۔ بڑے بڑے وظائف سے بہتر ہے۔

Marfat.com

شجرہ شریف

حضرت پیر سائیں محمد صادقؒ نقشبندی لاہوری نے ۱۹۷۰ء میں شجرہ شریف شائع کرایا تھا جس کے چند ایک اقتباسات اس طرح ہیں ۔

وبا اور بیماریوں کے لیے یہ دُعا پڑھیں :۔

لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمة
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمه

قاعدہ ورد وظیفہ :۔

نماز فجر کے بعد ذکر اذکار سے فراغت کرنے کے بعد اپنے پیشوا کا تصور کرنے کے بعد سات (۷) بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں ۔

نماز ظہر ادا کرنے کے بعد ستر (۷۰) بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں اور تینتیس (۳۳) بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھیں ۔

نماز عصر کے بعد ۵ منٹ اللہ کا ذکر کریں پھر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کا گیارہ (۱۱) دفعہ ورد کریں ۔

نماز مغرب کے بعد گیارہ دفعہ (۱۱) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کا ذکر کریں ۔

ہر نماز ادا کرنے کے بعد دوزانو بیٹھ کر ناک بائیں طرف دل کے اوپر رکھے اور

Marfat.com

پیرومرشد کا چہرہ مبارک تصور میں رکھ کر تین (۳) منٹ تک اسم اعظم اللہ اللہ کا ذکر کریں اس کے بعد گیارہ (۱۱) بار الرحمٰن الرحیم کا ورد کریں۔

عشاء کی سترہ (۱۷) رکعت نماز ادا کرنے کے بعد دوزانو ہوکر ذکر الٰہی کریں اس کے بعد قُل شریف یعنی سورت اخلاص ایک سو (۱۰۰) بار پڑھیں۔

اگر سمجھیں کہ سونے کے بعد آنکھ نہیں کھلے گی تو ایسی حالت میں بارہ (۱۲) رکعت تہجد کی نماز عشاء کی نماز کے بعد ہی ادا کرلیں دو تین رکعت کی نیت کریں اور ہر رکعت میں ایک قل شریف بڑھاتے چلے جائیں۔ اس طرح تہجد کی نماز ادا کرنے کے بعد ہزارہ درود شریف کی تسبیح ادا کریں۔

درُود شریف ہزارہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ ہ اَلثَّمَانِیَۃَ الثَّمَانِیَۃ ط

بُرے کاموں کے نام بُرے ہوتے ہیں۔ غصّہ، کینہ، قرض، چغلی، بخیلی، کسی کی چھپ کر باتیں سننا۔ وعدہ کرکے پورا نہ کرنا۔ بحث کرنا، بُرے خیال سے دوستی رکھنا۔ ایسی سب باتوں سے خدا اور رسول اور بزرگانِ دین، پیر و پیشوا کے پیشوا تنگ ہوتے ہیں ایسے بُرے کام نہ کریں۔

نیک والدین کی اطاعت کریں اپنے پیرومرشد سے ڈر کر رہیں کہ کہیں ناراض نہ ہو جائے کیونکہ پیشوا کی مرضی اور خدا کی مرضی ایک ہوتی ہے۔ اپنے پیر جیسے دوسرے پیر کو پیر نہ سمجھے۔ چاہے غوث کیوں نہ ہو۔ پیرمرشد کا تصور دل میں رہے۔ نیک کام میں حصّہ لینے کی کوشش کریں۔

Marfat.com

یہ اشیاء سلسلہ نقشبندیہ میں منع ہیں :۔

حقہ، چرس، نسوار، افیون، بھنگ، مدک، چنڈو، گانجہ، سگریٹ، شراب پینے والے اپنے پیشوا قبلہ نقشبند کی زیارت نہیں کر سکتا۔ ان نشے والوں کے لیے دعائے مغفرت نہیں ہے۔ امام اعظمؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ بن حنبل کے مذہب میں رد کیے ہوئے ہیں۔

اس شجرے پر چلنے والوں کو نگاہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ملتی ہے۔ نور خدا نگاہ ملی آدم کو اور نگاہ و نور ملا محمدؐ کو۔ اور درود شریف پڑھنے سے نگاہیں ملتی ہیں، اُمت کو پھر کیوں نہ پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ

مصیبت پڑے جب تو درود پڑھو
یہ ہے اک دوا لکھاں بیماریاں نوں

درود و سلام نور نبی اوّل آخر روز میثاق حشر بشر سنتے چلے آئے اور قیامت تک نور من نور کا ورد زبان پر رہے ذکر و فکر یاد الٰہی ہر وقت چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے دل میں رہے۔

جو دم غافل سو دم کافر

سائیں محمد صادق لاہور ۱۹۷۷ء

Marfat.com

تعویذات وعملیات

حضرت قبلہ سائیں محمد صادقؒ نقشبندی اس طرح لکھتے ہیں :۔

"عالی جناب قبلہ وکعبہ کی نگاہ رسائی اور مہربانی سے یہ نسخے لکھے جاتے ہیں پیرو مرشد محمد صادق ضلع ہزارہ ساکن کوٹلی بالا نے بطور نذرانہ کر دیئے ہیں ۔ جو صاحب حاصل کرنا چاہے تو حوصلہ اور ہمت سے ان کو حاصل کر لے ۔ ورنہ بعد میں پچھتانا ہوگا ۔ عامل سے اجازت ضروری ہے یہ ہر مرض کے نسخہ جات ہیں لکھتے وقت اپنے قبلہ رہنما کا چہرہ مبارک اپنے نظروں اور دل میں حاضر ناظر رکھے ۔ گویا کہ پاس ہی تشریف افروز ہیں ۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ نے بے شمار نقش، تعویذ وغیرہ لکھے ۔ لیکن تاکید یہ رکھی کہ صرف ان کو عامل استعمال کر سکتا ہے اور وظائف مرید کر سکتا ہے ۔

چور سے بچنے کے لیے

۷۸۶

۱۶۵۱۱۶۵۸ ۱۶۵۶

۱۶۵۵۱۶۵۳ ۱۶۵۷

۱۶۵۹۱۶۵۴ ۱۶۵۲

اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ

۸۴۷۱۸۴۷۱

۶۲۷۵۶۱۷۵

۲۹۲۶۲۹۲۶

۲۵۴۸۲۵۴۸

۷۸۶

۳۷	۳۲	۳۹
۲۸	۲۶	۲۴
۲۳	۲۱	۲۵
۴	۴	۴
۴	۴	۴
۴	۴	۴

Marfat.com

۲۔ معشوق ہاتھ آئے۔

اذا زُلزِلَتِ الاَرضُ زِلزَالَھا۔ اکیس بار ہر بتولے پر پڑھیں۔
ہر ایک بتولے پر ایک ایک مرتبہ پڑھیں۔ اکیس بتولے ہوں۔
ہر ایک بتولے کو آگ میں ڈالتے جائیں ختم ہونے پر معشوق طالب کے ہاتھ آئے۔

۷۸۶

ب	۳۲	۲۲	۱۶
۲۴	۱۴	و	۳۰
۱۲	۱۸	۲۶	و
۲۴	ع	۱۰	۲۱

۱۲۱۰	۱۱۶		۱۱۷
۱۱۴	جمیلا ۵	۱۱۸	۲۲۲
۱۱	۱۲۰		۱۱۵

۷۸۶

۳۷	۳۵	۳۲
۳۶	۳۱	۳۸
۳۲	۳۹	۳۴

۲۵	۱۸	۲۳
۱۰	۲۲	۲۲
۲۱	۲۶	۱۱

یا خبیر	یا حی	یا قیوم
یا اللہ	یا صمد	یا عزیز
یا نصیر	یا لطیف	یا کریم
یا ماحی	یا جلیل	یا قریب

جب کوئی مالدار ہونا چاہے باوضو رہا کرے اور یہ نقش اپنی جیب میں رکھے کبھی خالی نہیں رہے گا۔

لطیف فیطل طمازی

نعل

فتاح حانا یا لطیف یا فتاح

از غیب رزق رساں

Marfat.com

جس کا دودھ نہ آتا ہو گلے میں ڈالے ۔

الٰہی عبرت ہملیخا یکملیمنا کشود خاشونش

ازر رنہا یونس یوانس یوس

ط ط ط ط

ہ ہ ہ ہ

دردزہ کی تکلیف ہو تو یہ نقش باندھنے سے بچہ آسانی سے پیدا ہوگا ۔

دائیں ران سے

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔

اگر کسی قوم میں جدائی کرانی ہو تو یہ لکھ کر قبر میں دفنا دیں جدائی ہوگی ۔

۷۸۶	۴	۳	۸
	۹	۵	۱
	۲	۷	۶

رزق کے حصول کے لیے لکھ کر بازو پر باندھے :۔

ھوالرزاق علی الاطلاق ۹۱۱۱ بسط ۱۱۱۱ ھادلطہ

کسی ایک پتے پر لکھ کر آگ میں دبا دیں ۔

دکانداری کے لیے :۔

۱۲۰	۱۲۴	۱۳۰	۱۲۷
۱۳۱	۱۲۶	۱۲۱	۱۳۳
۱۲۵	۱۲۸	۱۲۶	۱۲۲
۱۳۵	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۹

Marfat.com

اگر کسی گھر میں جن بھوت وغیرہ ہوں تو یہ نقش گھول کر پانی میں چھینٹیں ماریں، چلے جائیں گے امن ہوگا:۔

۱ ۹ ۹ ۲ ۶ ۲ ۹ ۸

۷ ۲ ۹ ۷ ۲ ۸ ۲ ۹

۶ ۲ ۴ ۹ ۱ ۳ ۳۹

۳ ۱ ۴ ۵ ۵ ۲ ۹

دشمن کی تباہی بربادی کے لیے کنویں میں یہ نقش ڈال دیں:۔

۱	۱۳	۱۰	۸	۷۱۱۳	۷۱۷	۷۲۴
۲	۸	۱۵	۱۲	۷۲۳	۷۲۰	۷۱۹
۱۴	۴	۵	۹	۳۱۸	۳۲۵	۳۲۰

مسان بھوت کے لیے :۔

بحق علیقا ملیقا علیقا انت تعلم

[illegible]

۲۴۴۱	۶۴۴۵۴	۶۴۵۱	۶۴۴۸
۶۴۵۶	۶۴۴۷	۶۴۴۲	۶۴۵۳
۶۴۴۶	۶۴۴۱	۶۴۵۶	۶۴۴۳
۶۴۵۵	۶۴۴۲	۶۴۴۵	۶۴۵۰
چڑیل	عربی	مری	مسان

	۱۴۶۰	۷۳۷۴	۱۴۷۱	۱۴۶۷
جس عورت کا دودھ	۱۴۷۲	۱۴۶۶	۱۴۶۱	۱۴۷۳
کم ہو دھو کر پلانے سے دودھ	۱۴۶۵	۱۴۶۶	۱۴۷۹	۱۴۶۲
زیادہ ہوگا وہ سامنے ہے:۔	۱۴۷۵	۱۴۶۳	۱۴۶۴	۱۴۷۵

Marfat.com

یہ نقش ہر مرض کے لیے اکسیر ہے :۔

۴۸۷	۵۰۲	۴۹۶	۴۹۰	۴۸۴
۴۹۱	۴۸۵	۴۷۹	۴۹۸	۴۹۷
۴۹۹	۴۹۳	۴۹۲	۴۸۶۰	۴۵۰
۴۸۷	۴۸۱	۵۰۰	۴۹۴	۴۸۸
۴۹۵	۴۸۹	۴۸۳	۴۸۲	۵۰۱

چور سے مال واپس ہوگا :۔

۱۲۳ ۱۱۲ ۱۱۷ ۱۲۲ ۱۱۸ ۱۲۱ ۱۲۴ ۱۱۱

۱۲۱ ۱۱۵ ۱۱۴ ۱۲۷ ۱۲۳ ۱۲۶ ۱۱۹ ۱۱۶

اگر مال واپس نہ ہو تو سورت انا اعطینا اکیس بار پڑھے ۔ سرسوں یا رائی پر تین بار دم کرے اس کو اربان میں ملا کر مال والے گھر میں دھونی دیوے ۔

دکان مکان خالی کرانے کے لیے :۔

۲۷ ۔ ۲۹ تاریخ کو ابتر ابتر مال ملاں دم کرے ۔ اس کے مکان دکان میں ڈال دے وہ خود ہی گھر دکان خالی کرے گا ۔

یہ نقش جیب میں برکت مال کے لیے رکھے :۔

۷۸۶

	حُب کے لیے		ل	ط	ی	ف
۱۱۷	۱۱۶	۱۲۱۵	ف	ی	ط	ل
۲۲۲	مطلوب کا نام	۱۱۱۰	ط	ل	ف	ی
۱۱۵	۱۲۰	۱۹	ی	ف	ل	ط

Marfat.com

۷۸٦

ف ت احہ

ح اف یالطلیس یا فتاح

روزی ازغیب سے :۔ ح ت ف ا

ا ح ف ت

بعض عارفین کا قول ہے کہ حَسْبُنَا اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْل دنیاوی اور دینی ہر کام میں باعثِ برکت ہے ہر مشکل حل ہو جو کہ اس کو پڑھا کرے ۔ جیسے فرمایا گیا و ما توفیقی الا باللہ ہ

بواسیر کا تعویذ خونی ہو یا بادی :۔

ورن	بریدو	وان	غیرعوک	وان	حسبک	
بریدو	وان	ہمزموک	وان	حسبک	اللہ	وان
وان	غیرعوک	وان	حسبک	اللہ	وان	برمرد
غیرعوک	وان	حسبک	اللہ	وان	بریدو	احرہ
وان	حسبک	اللہ	وان	بریدو	وان	عدامدہ
حسک	اللہ	وان	بریدو	وان	عدعون	وان
اللہ	وان	بریدو	وان	یجدوک	ون	حسیک
وان	بریدو	وان	مدعوک	مان		

7 ۸ ٦

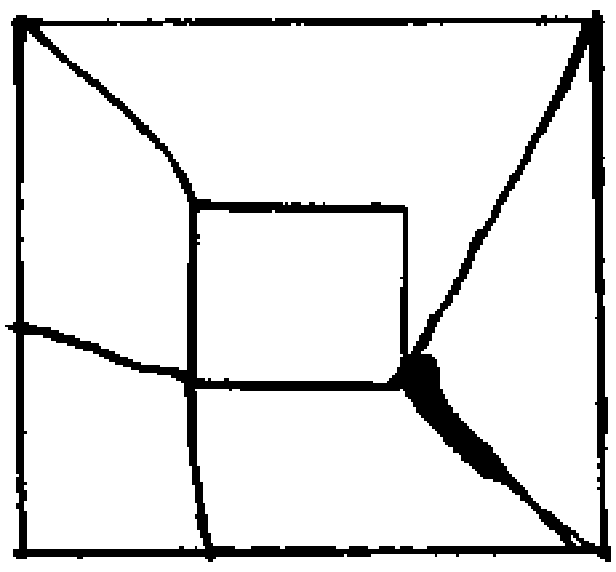

درحب فلاں بن فلاں

بیقرار شد حاضر آید

ک ۱۲ ۴ ۱۲ ۱۲

Marfat.com

حاسدوں کی زبان بند :۔

سیاہ کاغذ پر لکھیں ۱۶۵۸ ۱۶۵۱ ۱۶۵ ۶۱۱۶۵۲

۱۶۵ ۴ ۱۶۵۹ ۱۶۴۲۱ ۶۵۵۱۶۵ ۷

اگر بچہ دودھ نہ پیتا ہو اس کے گلے میں باندھیں :۔

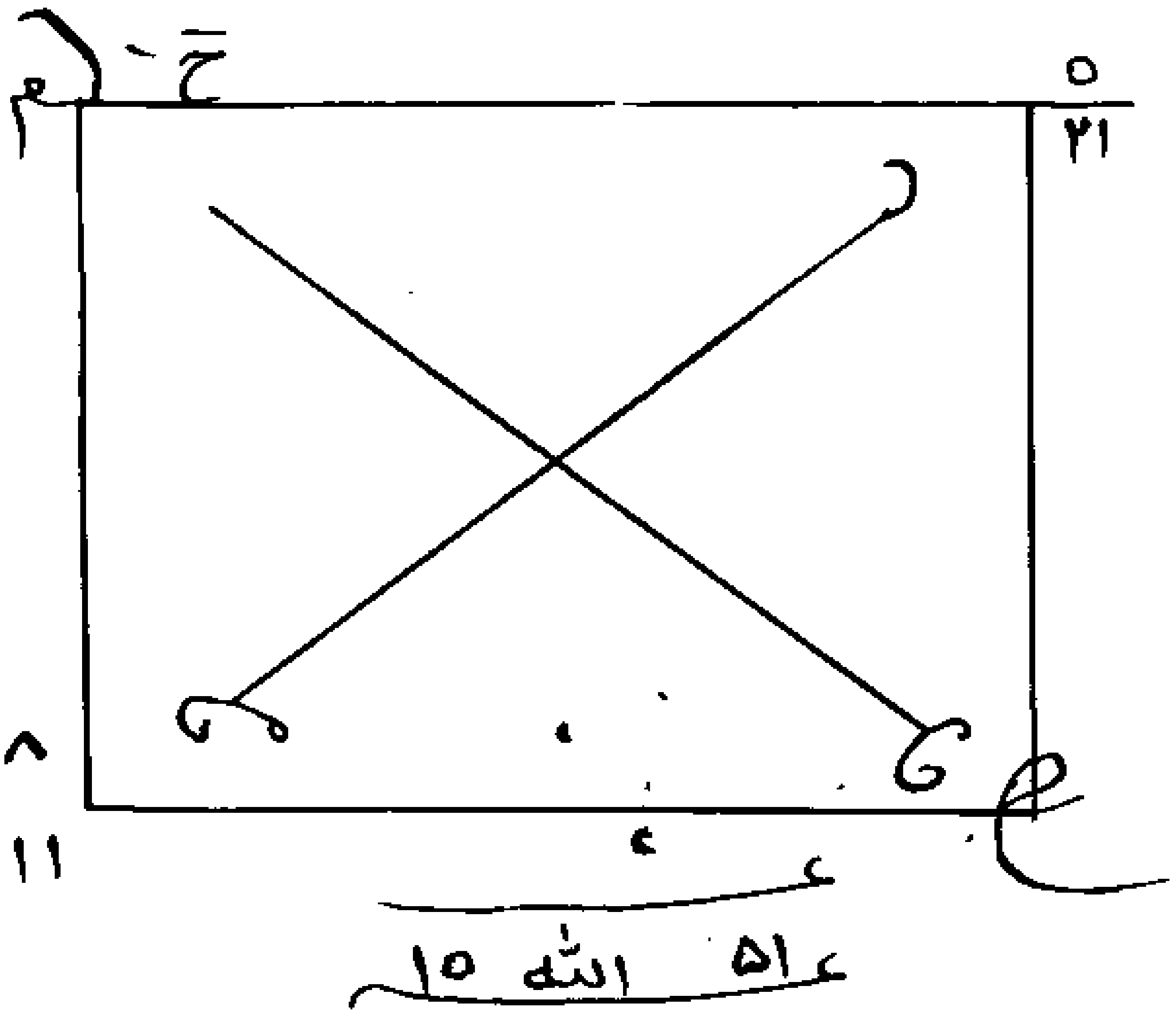

شفاء ہر مرض و بلا سے :۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

۱۶۹۷۳	۱۹۹۸۷	۱۶۹۸۳	۱۶۹۸۰
۱۶۹۸۴	۱۶۹۷۹	۱۶۹۷۴	۱۶۹۸۶
۱۶۹۷۸	۱۶۹۸۱	۱۶۹۸۹	۱۶۹۷۵
۱۶۹۸۸	۱۶۹۷۶	۱۶۹۷۷	۱۶۹۸۲

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

محبت کے لیے : اذا زلزلت الارض زلزالہا ساری سورت بنولہ پر دم کرے سورت کے آخر میں کہے فلاں میری محبت میں گرفتار ہو ۔

Marfat.com

حکام کے لیے :۔

۵۳۹۱۶	۵۳۹۱۹	۵۳۹۰۵
۵۳۹۱۲	۵۳۹۱۷	۵۳۹۱۳
۵۳۹۱۱	۵۳۹۱۸	۵۳۹۰۶
۵۳۹۰۷	۵۳۹۲۱	۵۳۹۱۴
۵۳۹۱۰	۵۳۹۰۸	۵۳۹۰۲۲
		۵۳۹۱۵

آپ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے عملیات، تعویذات اور نقش اس قدر ہیں کہ اس کے لیے ایک کتاب کی ضرورت ہے جس میں ہر ایک طرح کے تعویذات تحریر کیے گئے ہیں اور اس کے ہر صفحہ پر آپ کے دستخط اس طرح ثبت ہیں

" پیر و مرشد محمد صادق بقلم خود"

مریدین اور مخلصین کا ارادہ ہے کہ یہ کتاب بعد میں برائے استفادہ عوام الناس شائع کی جائے گی۔ حضرت سائیں محمد صادق پیر نقشبندی کی یہ بیاض شیخ محمد اقبال تاجر کھلونا جات، محمدی مارکیٹ شاہ عالمی لاہور کی تحویل میں موجود ہے جس میں سے یہ چند درج بالا تعویذات نقل کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

شجرۂ طیّبہ

نقشبندیہ حیاتیہؒ صادقیہؒ

حمد و ثنا ہے مالک کون و مکاں کے واسطے — جس کی رحمت عام ہے شاہ و گدا کے واسطے
جب تلک زندہ رہوں مجھ کو رہے تیرا خیال — التجا جاری رہے توفیق دعا کے واسطے
یا الہ العالمین یہ عرض ہو میری قبول — کر کرم مجھ پر محمدؐ مصطفیٰ کے واسطے
یاالٰہی اپنی ذات ذوالعلاء کے واسطے — اور سارے انبیاء و اولیاء کے واسطے
یاد میں تیری گذاروں روز و شب صبح و مسا — رحم کر مجھ پر شفیع المذنبین کے واسطے
آگیا ہوں تیرے در پر بخش دے میرے گناہ — صاحب عالی مناقب بدرالدجیٰ کے واسطے
مصدر لطف و عنایت شافعِ روزِ جزا — رحمۃ للعالمین خیر الوریٰ کے واسطے
باعثِ عرفاں و ایقاں سرورِ دنیا و دیں — شافع محشر محمدؐ مصطفیٰ کے واسطے
ہر برائی سے مجھے محفوظ رکھ مامون کر — حضرت صدیق اکبرؓ باصفا کے واسطے
دور کر دے دل سے ظلمت نور سے معمور کر — حضرت سلمانؓ نور الاتقیاء کے واسطے
نفس اور شیطان کے مجھ کو فریبوں سے بچا — حضرت قاسم امام و پیشوا کے واسطے
نفس اور شیطان کے مجھ کو کبھی مائل نہ کر — جعفر صادقؓ امام الاولیاء کے واسطے
کر طبیعت کو مری حق آشنا و حق نگر — بایزیدؒ بادشاہ صدق و صفا کے واسطے
دل میرے کو نور عرفاں سے منور رکھ سدا — بوالحسن خرقانیؒ کامل بے ریا کے واسطے
دور کر دے ساری غفلت موجزن جو دل میں ہے — بو علی فارمدیؒ نور خدا کے واسطے

Marfat.com

رہنمائے سالکاں اور مقتدائے عارفاں — خواجہ یوسفؒ امام باصفا کے واسطے
اپنی رحمت سے خدایا بخش دے میرے گناہ — خواجہ عارفؒ ولی مقتداء کے واسطے
کر مشرف اب مجھے دیدار پُر انوار سے — خواجہ محمود فغنوی کان حیا کے واسطے
ایسی ہمت دے خدایا تاکہ نہ گھبراؤں کبھی — حضرت بابا سماسیؒ نور الہدیٰ کے واسطے
میرے دل کو تو بنادے منبعِ صدق و صفا — خواجہ میر کلالؒ نجم ہدیٰ کے واسطے
کر کرم کی اک نظر اس عاجز مہجور پہ — حضرت خواجہ بہاؤالدینؒ فخر اصفیاء کے واسطے
جو کہ ہیں پیر و امام و پیشوائے نقشبند — شمس ملت، رازدار مصطفےٰ کے واسطے
اپنی الفت میں خدایا محو کر دلشاد رکھ — حضرت عطارؒ فیض حق نما کے واسطے
کھولدے دل پر مرے راہ طریقت اے خدا — حضرت یعقوب چرخیؒ خوش ادا کے واسطے
کر معطر دل مرا اپنی محبت سے مدام — اس عبیداللہؒ امام الاصفیاء کے واسطے
جلد پوری کر دے اے اللہ مرے دل کی مراد — حضرت خواجہ محمدؒ پارسا کے واسطے
حشر میں دیکھوں میں آنکھوں سے جمال اللہ کا — خواجہ درویش محمدؒ فرخ لقا کے واسطے
سایہ فضل و کرم رکھ مجھ پر سدا ربِ کریم — خواجہ امکنگی محمدؒ ذوالعطاء کے واسطے
یاالٰہی کفر و عصیاں سے مجھے ہر دم بچا — خواجہ باقی باللہؒ فخر اتقیاء کے واسطے
دے مجھے وہ نور جس سے ہر دم رہوں میں شادکام — حضرت خواجہ مجدد الف ثانیؒ شاہ بقا کے واسطے
کر عطا اپنی محبت اور دل کو شاد رکھ — خواجہ معصوم ذو رُشد و عطاؒ کے واسطے
اے الٰہ العالمین غم اور مصائب سے بچا — حجت اللہ نقشبندؒ پیر ہدیٰ کے واسطے
منزلیں سب طے ہو جائیں شیخ کے دربار تک — حضرت خواجہ زبیرؒ کشور کشا کے واسطے
بعد مردن نور سے معمور ہو میری قبر — حضرت خواجہ اشرفؒ نور خدا کے واسطے
عشق پیغمبر رہے دل میں میرے سوزِ کناں — حضرت جمال اللہؒ تاج الاولیاء کے واسطے
میرے دل میں ہر گھڑی حبِ رسولِ پاکؐ ہو — خواجہ عیسیٰؒ امام بے ریا کے واسطے

Marfat.com

قبر سے اٹھوں اٹھائے پرچم رسولِ پاکؐ کا　　شاہ فیض اللہؒ فیض حق نما کے واسطے
دین و دنیا میں ہیں جتنی مشکلیں آسان کر　　خواجہ نور محمدؒ با سخا کے واسطے
درد دل ایسا عطا کر کہ ہر دم جلتا رہوں　　حضرتِ فقیر محمدؒ بدر لقا کے واسطے
بحرِ ظلمت میں پھنسا ہوں مشکلیں سب دور کر　　پیر جماعت علیؒ امام الاتقیاء کے واسطے
اک نگاہِ کرم مجھ پر اے شہ عالی مقام　　حضرت خواجہ حیاتؒ کے واسطے
حشر تک باقی رہے دل میں محبت پیر کی　　پیرِ صادقؒ حامیٔ دینِ خدا کے واسطے
مغفرت ہو میری مولا اور میرے ماں باپ کی　　اک نگاہِ لطف بھی ہم پر خدا کے واسطے
انبیاء و اولیاء و اصفیا کے واسطے　　اہلِ بیت مصطفےٰ آلِ باصفا کے واسطے
تیرے در پر آپڑا ہوں کر دعا میری قبول　　نقشبندی سلسلہ کے اولیاء کے واسطے

Marfat.com

تواریخ عرس مشائخ

نقشبندیہ مجدّدیہ صادقیہ

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

نمبر شمار	اسمائے مبارکہ	مرقد منور	سال وفات	عرس بہ تاریخ	نام ماہ
۱	حضور رحمۃ للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	مدینہ منورہ	سنہ ۶۳۲ء	۱۲	ربیع الاوّل
۲	امیرالمومنین حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ	مدینہ منورہ	سنہ ۶۳۴ء	۲۲	جمادی الثانی
۳	حضرت سلمان فارسیؓ	مدائن	سنہ ۶۵۳ء	۱۰	رجب المرجب
۴	حضرت قاسم بن محمدؓ بن ابوبکرؓ	مدینہ منورہ	سنہ ۷۱۶ء	۲۴	جمادی الاوّل
۵	حضرت امام جعفر صادقؒ	مدینہ منورہ	سنہ ۷۶۵ء	۱۵	رجب المرجب
۶	حضرت بایزید بسطامیؒ	بسطام	سنہ ۸۷۴ء	۱۵	شعبان المعظم نسبت اویسی
۷	حضرت ابوالحسنؒ خرقانی	خرقان	سنہ ۱۰۲۳ء	۱۵	رمضان المبارک نسبت اویسی
۸	حضرت خواجہ بوعلیؒ فارمدی	طوس (مشہد)	سنہ ۱۱۱۷ء	۴	ربیع الاوّل
۹	حضرت یوسفؒ بن ایوب ہمدانی	مرو	سنہ ۱۱۴۰ء	۲۷	رجب المرجب
۱۰	حضرت خواجہ عبدالخالقؒ غجدوانی	غجدوان (بخارا)	سنہ ۱۱۷۹ء	۱۲	ربیع الاوّل

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے مبارکہ	مرقد منور	سالِ وفات	عرس تاریخ	نام ماہ
۱۱	حضرت خواجہ محمد عارفؒ ریوگری	ریوگر (بخارا)	۱۲۱۹ء	—	شوال المکرم
۱۲	حضرت خواجہ محمود انجیر فغنویؒ	وابکنہ (بخارا)	۱۳۱۵ء	۱۷	ربیع الاوّل
۱۳	حضرت خواجہ علیؒ رامیتنی	خوارزم	۱۳۱۸ء	۲۸	ذی قعدہ
۱۴	حضرت خواجہ محمدؒ باباسماسی	سماس (بخارا)	۱۳۵۴ء	۱۰	جمادی الآخر
۱۵	حضرت سید امیرؒ کلال	سوخار (بخارا)	۱۳۷۰ء	۱۵	جمادی الثانی
۱۶	حضرت خواجہ بہاؤالدینؒ نقشبندی	قصر عارفاں (بخارا)	۱۳۸۸ء	۳	ربیع الاوّل
۱۷	حضرت خواجہ علاؤالدینؒ عطار	چغانیاں	۱۳۹۹ء	۲۰	رجب المرجب
۱۸	حضرت مولانا یعقوبؒ بن عثمان چرخی	حصار ماوراالنہر	۱۴۴۷ء	۵	صفر المظفر
۱۹	حضرت خواجہ عبید اللہؒ احرار	سمرقند	۱۴۸۹ء	۲۹	ربیع الاوّل
۲۰	حضرت مولانا محمدؒ زاہد	وخش (حصار)	۱۵۲۹ء	یکم	ربیع الاوّل
۲۱	حضرت مولانا درویشؒ محمد	اسقرار	۱۵۶۲ء	۱۹	محرم الحرام
۲۲	حضرت مولانا خواجہؒ امکنگی	امکنگ	۱۵۹۹ء	۲۲	شعبان المعظم
۲۳	حضرت خواجہ محمدؒ باقی باللہ	دہلی	۱۶۰۳ء	۲۵	جمادی الثانی
۲۴	حضرت امام ربانی مجددؒ الف ثانی	سرہند	۱۶۲۴ء	۲۸	صفر المظفر
۲۵	حضرت خواجہ محمد معصومؒ	سرہند	۱۶۶۸ء	۹	ربیع الاوّل
۲۶	حضرت خواجہ حجت اللہؒ محمد نقشبند	سرہند	۱۷۰۳ء	۲۹	محرم الحرام
۲۷	حضرت خواجہ محمدؒ زبیر	سرہند	۱۷۴۱ء	۴	ذی قعدہ

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے مبارکہ	مرقد منور	سال وفات	عرس بہ تاریخ	نام ماہ
۲۸	حضرت خواجہ محمد اشرفؒ مدنی	مدینہ منورہ	۱۷۶۴ء	۱۱	رجب المرجب
۲۹	حضرت خواجہ جمال اللہؒ رامپوری	رامپور	۱۷۹۵ء	۳	صفر المظفر
۳۰	حضرت خواجہ محمد عیسیٰؒ	گونڈا پور (ملتان)	۱۸۰۶ء	۷	ذی الحج
۳۱	حضرت خواجہ محمد فیض اللہؒ تیراہی	تیزی علاقہ تیراہ	۱۸۲۴ء	۲۰	ربیع الاوّل
۳۲	حضرت خواجہ نور محمدؒ چوراہی	چورہ شریف	۱۸۷۰ء	۱۲	شعبان المعظم
۳۳	حضرت بابا فقیر محمدؒ چوراہی	چورہ شریف	۱۸۹۷ء	۲۹	محرم الحرام
۳۴	حضرت امیر ملت پیر جماعت علیشاہؒ	علی پور	۱۹۵۱ء	۲۶	ذی قعدہ
۳۵	حضرت پیر حیاتؒ محمد	سیالکوٹ	۱۹۴۲ء	۱۱	جمادی الثانی
۳۶	حضرت پیر سائیں محمدؒ صادق	لاہور	۱۹۸۴ء	۱۴	شوال المکرم

Marfat.com

انتظامیہ کمیٹی

دربار حضرت پیر محمدؐ صادق نقشبندیؒ لاہوری

۱۔ چیئرمین	محمد اسحاق ڈرائی پورٹ
۲۔ صدر	محمد رمضان لاری اڈہ
۳۔ نائب صدر	رستم علی۔ لاری اڈہ
۴۔ نائب صدر	محمد الیاس۔ دودھ والے۔ بیرون شاہ عالمی
۵۔ سیکرٹری	شیخ محمد اقبال۔ محمدی مارکیٹ۔ اندرون شاہ عالمی
۶۔ جائنٹ سیکرٹری	محمد ابراہیم۔ ریلوے مال گودام
۷۔ خزانچی	حاجی محمد افضل۔ محمدی مارکیٹ۔ اندرون شاہ عالمی
۸۔ سیکرٹری نشرواشاعت	محبوب احمد بٹ چوک کوآپریٹو سٹور

ممبران

۱۔ مدثر حسین شاہ	۲۔ محمد شریف بٹ
۳۔ محمد جہانگیر پہلوان	۴۔ صوفی نذر محی الدین

Marfat.com

۵۔ اقبال احمد شاہ

۶۔ مولوی عبدالغفور

۷۔ ضیاء الدین پہلوان

۸۔ حاجی محمد طاہر بٹ

۹۔ شیر محمد شاہ عالمی

۱۰۔ حاجی محمد مشتاق ۔ شاہ عالم مارکیٹ

۱۱۔ محمد سرفراز ٹھیکیدار

۱۲۔ سکندر سلطان

۱۳۔ محمد یونس عامر روڈ

۱۴۔ شیخ سلیم اللہ ۔ وچھووالی

۱۵۔ فاروق ملک ابن اسلم ملک ماڈل ٹاؤن

۱۶۔ محمد طارق راولپنڈی والے

۱۷۔ ملک محمد مشتاق ۔ موچی دروازہ

۱۸۔ اکرام الحق

۱۹۔ تجمل خورشید بادشاہ

۲۰۔ غلام غوث بلا لوہاری دروازہ

۲۱۔ محمد ابوبکر

۲۲ ملک طارق چونہ منڈی گل فردوس ۔ ساہیوال

Marfat.com

ماخذ

۱۔ نفحات الانس۔ مصنفہ مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ ۔ اردو ترجمہ۔ لاہور ۱۹۵۷ء

۲۔ کشف المحجوب مصنفہ حضرت سید علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش لاہوری ۔ اردو ترجمہ کراچی ۱۹۷۵ء

۳۔ سفینۃ الاولیاء مصنفہ شہزادہ محمد داراشکوہ قادری۔ اردو ترجمہ کراچی ۱۹۸۲ء

۴۔ رشحات عین الحیات۔ مصنفہ فخرالدین علی بن حسین واعظ کاشفی فارسی۔ لکھنو ۱۸۹۰ء

۵۔ رسالہ قدسیہ مصنفہ حضرت خواجہ محمد پارساؒ۔ اردو ترجمہ۔ لاہور ۱۹۸۲ء

۶۔ تذکرۃ الاولیاء مصنفہ حضرت فریدالدین عطارؒ نیشاپوری ۔ اردو ترجمہ

۷۔ انسیہ تصنیف حضرت مولانا محمد یعقوب چرخیؒ۔ اردو ترجمہ لاہور ۱۹۸۲ء

۸۔ رسالہ عزیزان از حضرت خواجہ علی عزیزانؒ رامیتنی اردو ترجمہ لاہور ۱۹۸۲ء

۹۔ رسالہ انفاسِ نفیسہ از حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ۔ اردو ترجمہ لاہور ۱۹۸۲ء

۱۰۔ مکتوباتِ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ۔ اردو ترجمہ کراچی ۱۹۷۰ء ۔

۱۱۔ رسالہ ابدالیہ مصنفہ حضرت مولانا محمد یعقوب چرخیؒ۔ اردو ترجمہ لاہور ۱۹۷۸ء

۱۲۔ حضرات القدس ہر دو جلد مؤلفہ حضرت مولانا بدرالدینؒ سرہندی۔ اردو ترجمہ لاہور ۱۹۲۴ء

۱۳۔ گلزار ابرار مصنفہ محمد غوثی شطاریؒ مانڈوی ۔ اردو ترجمہ لاہور ۱۹۷۵ء

۱۴۔ اخبار الاخیار مصنفہ حضرت شیخ عبدالحقؒ محدث دہلوی۔ کراچی سنہ

Marfat.com

۱۵۔ رسالہ قشیریہ تصنیف امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری ترجمہ پیر محمد حسن ۔ اسلام آباد ۱۹۷۰ء

۱۶۔ فقر عارفاں مصنفہ مولوی احمد علی چشتی ۔ اورنٹیل کالج میگزین لاہور ۱۹۶۵ء

۱۷۔ خزینۃ الاصفیاء مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری ۔ فارسی ۔ لاہور ۱۹۱۳ء

۱۸۔ حدیقۃ الاولیاء مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری ۔ اردو ۔ لاہور سنہ

۱۹۔ کتاب اللمع فی التصوف مصنفہ حضرت شیخ ابونصر سراج م ۳۷۸ھ مطابق ۹۸۸ء اردو ترجمہ سید اسرار بخاری لاہور ۱۹۸۴ء

۲۰۔ تصرف لمذہب اہل التصوف مصنفہ امام ابوبکر بن ابواسحاق محمد بن ابراہیم بن لیعقوب اردو ترجمہ ڈاکٹر پیر محمد حسن ۔ اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور ۔ ۱۹۷۸ء

۲۱۔ اجابۃ الغوث مصنفہ محمد امین المعروف بہ ابن عابدین شامی اردو ترجمہ غلام محمود ہزاروی مطبوعہ مکتبہ مجددیہ سلطانیہ ملک پلازا ۔ دینہ ضلع جہلم سنہ

۲۲۔ احوال ابدال مصنفہ مولانا عبدالعزیز مزنگوی لاہور ۱۹۷۶ء

۲۳۔ امیر ملت اور ان کے خلفاء از محمد صادق قصوری سیالکوٹ ۱۹۸۳ء

۲۴۔ ماہنامہ نورالاسلام شرقپور شریف ۔ اولیائے نقشبند نمبر ۔ حصہ دوم مارچ اپریل ۱۹۷۹ء

۲۵۔ ماہنامہ "سلسبیل" تذکرۃ الاولیاء جدید نمبر لاہور ۔ فروری ۱۹۷۳ء

۲۶۔ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مصنفہ علامہ نور بخش توکلی ایم ۔ اے لاہور ۱۹۷۶ء (تکملہ محمد صادق قصوری)

۲۷۔ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ از مولوی محمد حسن نقشبندی مجددی کیرت پوری ۔ لاہور ۔

۲۸۔ برکات علی پور ۔ از پیر خیر شاہ امرتسری ۔ راولپنڈی ۱۹۶۷ء ۔

Marfat.com

۲۹۔ انوار نقشبند۔ از محمد اسماعیل ولد خوشی محمد۔ سانده خورد۔ لاہور

۳۰۔ صوفیائے نقشبند مصنفہ حکیم امین الدین احمد۔ لاہور سنہ

۳۱۔ لاہور میں اولیائے نقشبند کی سرگرمیاں مؤلفہ مؤرخ لاہور۔ محمد دین کلیم قادری لاہور ۱۹۶۸ء۔

۳۲۔ جمال نقشبند مؤلفہ صلاح الدین نقشبندی۔ مجددی لاہور ۱۹۶۱ء۔

۳۳۔ انوار تیراہی (تذکرہ بزرگان نقشبندیہ تیراہیہ پر)

۳۴۔ تذکرہ مشائخ قادریہ تالیف لطیف مورخ لاہور محمد دین کلیم۔ قادری۔ لاہور بار دوم ۱۹۸۵ء

۳۵۔ سیرت امیر ملتؒ۔ از صاحبزادہ اختر حسین پروفیسر محمد طاہر فاروقی مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء

۳۶۔ مضمون حضرت پیر حیاتؒ محمد سیالکوٹی۔ ہفت روزہ الہام۔ بہاول پور ۱۴ جولائی ۱۹۷۶ء۔

۳۷۔ راحت القلوب مصنفہ حاجی مولانا محمد شفیع مطبوعہ سیالکوٹ سنہ

۳۸۔ شجرہ عالیہ نقشبندیہ۔ مجددیہ، جماعتیہ، انوریہ ناشر مرکزی مدرسہ جماعتیہ حیات القرآن پاپڑ منڈی اندرون شاہ عالمی لاہور

۳۹۔ گلزار مدینہ۔ از مولانا محمد عظیم فیروز پوری لاہور ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۸ء

۴۰۔ تذکرہ شہ جماعت۔ از سید حیدر حسین شاہ علی پوری لاہور ۱۹۷۳ء

Marfat.com

تصنیفات مؤرّخ لاہور

محمدّ دین کلیمؔ قادری

مدینۃ الاولیاء لاہور پر مؤرخِ لاہور محمد دین کلیمؔ قادری کے ۱۹۰ سے زائد مطبوعہ کتب، کتابچے، پمفلٹ اور مقالہ جات ہیں اور بہت سی غیر مطبوعہ کتب و مقالہ جات ہیں ان کی تفصیل اس طرح ہے۔

مطبوعہ

۱۔ لاہور میں اولیائے نقشبند کی سرگرمیاں۔ مکتبہ تاریخ لاہور۔ لاہور ۱۹۶۸ء

۲۔ لاہور کے اولیائے چشت۔ مکتبہ تاریخ لاہور۔ لاہور ۱۹۶۸ء

۳۔ لاہور کے اولیائے سہروردیہ۔ مکتبہ تاریخ لاہور۔ لاہور ۱۹۶۹ء

۴۔ حضرت پیر مکیؒ لاہوری۔ مکتبہ تاریخ لاہور۔ لاہور ۱۹۶۹ء

۵۔ حضرت عبداللہ شاہ بگو چ مزنگوی۔ مکتبہ تاریخ لاہور۔ لاہور ۱۹۷۱ء

۶۔ حضرت سید جان محمد حضوریؒ قادری لاہوری۔ مکتبہ تاریخ لاہور۔ لاہور ۱۹۷۱ء

۷۔ حضرت شاہ چراغ گیلانیؒ لاہوری۔ ملک سراج دین اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور ۱۹۷۲ء

۸۔ حضرت سید میر محمود شاہؒ لاہوری (آئینہ تاریخ) مکتبہ تاریخ لاہور ۱۹۷۲ء

Marfat.com

۹۔ حضرت شیخ ابواسحاقؒ قادری لاہوری۔ ماہنامہ "سواد اعظم"، لاہور۔ اگست ۱۹۷۲ء

۱۰۔ حضرت شیخ محمد سلطانؒ کشمیری لاہوری۔ مکتبہ تاریخ لاہور ۱۹۷۲ء

۱۱۔ لاہور کے قرآنی نوادرات۔ ماہنامہ "عرفات"، لاہور دسمبر ۱۹۷۲ء

۱۲۔ لاہور میں عرس غوث اعظمؒ کی تقریبات وجلوس۔ ماہنامہ "عرفات" لاہور۔ مئی۔ جون ۱۹۷۲ء

۱۳۔ لاہور میں عید میلاد النبی کی تقریبات وجلوس۔ ماہنامہ "عرفات" لاہور مارچ اپریل ۱۹۷۲ء

۱۴۔ حضرت بی بی پاکدامناں لاہور کی تاریخی حیثیت۔ ماہنامہ "عرفات" لاہور۔ ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۷۲ء۔

۱۵۔ مدینۃ الاولیاء لاہور اور حضرت مجدد الفؒ ثانی۔ ماہنامہ "عرفات" لاہور۔ مئی ۱۹۷۳ء

۱۶۔ لاہور کی تاریخی مساجد جن کا اب نام ونشاں باقی نہیں۔ ملک سراج دین اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور ۱۹۷۳ء

۱۷۔ قدیم لاہور (بالاقساط) ماہنامہ "مرچنٹ"، لاہور۔ مئی ۱۹۷۱ء تا جولائی ۱۹۷۳ء۔

۱۸۔ شیخ عبدالحقؒ محدث دہلوی کا لاہور سے روحانی تعلق ماہنامہ "عرفات" لاہور ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۷۳ء۔ ماہنامہ "سلسبیل" لاہور نومبر ۱۹۷۴ء

۱۹۔ تذکرہ مشائخ قادریہ۔ مکتبہ نبویہ۔ لاہور ۱۹۷۵ء

۲۰۔ مرکز علوم اسلامیہ لاہور اور ملا عبدالحکیم سیالکوٹیؒ۔ ماہنامہ "عرفات" لاہور۔ جنوری، فروری ۱۹۷۴ء

Marfat.com

۲۱۔ لاہور کے قدیم دینی مدارس ۔ ماہنامہ "عرفات" لاہور۔ فروری ۱۹۷۵ء
۲۲۔ غزنوی عہد کے لاہوری صوفیاء و علماء ۔ ماہنامہ "عرفات" لاہور ۔ مئی، جون ۱۹۷۵ء
۲۳۔ حضرت عبداللہ صحرائیؒ قادری شطاری لاہوری ۔ یوسف علی پبلشر بازار ستھاں لاہور ۔ ۱۹۸۰ء
۲۴۔ تذکرہ حضرت داتا گنج بخش لاہوری ۔ نوری بک ڈپو لاہور ۱۹۷۹ء
۲۵۔ تذکرہ حضرت میاں میر قادری لاہوری ۔ ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور ۱۹۸۶ء
۲۶۔ حضرت گھوڑے شاہ بخاری لاہوری ۔ مکتبہ تاریخ لاہور ۱۹۷۵ء
۲۷۔ لاہور میں موسم بہار کی رنگینیاں ۔ مکتبہ تاریخ لاہور ۱۹۷۴ء
۲۸۔ رئیس البلاد لاہور میں آنحضرتؐ سے منسوب تبرکات ۔ مکتبہ تاریخ لاہور ۱۹۷۴ء ۔
۲۹۔ حضرت پیر حسیاںؒ لاہور میں ۔ القمر بک کارپوریشن لاہور ۱۹۸۱ء
۳۰۔ تاریخ کلانور اکبری ۔ قلمی و ادھورا کتابت شدہ نسخہ ۔
۳۱۔ لاہور کے جنتی اہل بہشت ۔ روزنامہ امروز لاہور ۔ $\frac{۱۰}{۴}$، $\frac{۲۵}{۴}$، $\frac{۱۱}{۴}$
۳۲۔ مقبرہ نواب بہادر خاں (امیر الامراء) ہفت روزہ "استقلال" لاہور قسط اول $\frac{۲۲}{۲۸}$ فروری ۔ قسط دوم $\frac{۱}{۸}$ مارچ ۱۹۸۳ء
۳۳۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کا لاہور سے رابطہ ۔
۳۴۔ برصغیر پاک و ہند میں خانوادۂ فاروقیؓ کی خدمات جلیلہ ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور ۔ فاروق اعظمؓ نمبر جولائی ۱۹۷۴ء
۳۵۔ حضرت امیر ملتؒ اور لاہور ۔ ماہنامہ "انوار الصوفیہ" قصور (محدث علی پوری نمبر) مئی ۔ جون ۱۹۷۵ء

Marfat.com

۳۶۔ لاہور کے شیعہ عالم۔ ماہنامہ "شام وسحر" لاہور جنوری ۱۹۷۵ء

۳۷۔ خواجہ غریب نوازؒ لاہور میں ماہنامہ "نظام الدین" ملتان۔ جولائی، اگست ۱۹۷۵ء

۳۸۔ برصغیر پاک و ہند میں حضرت امام اعظمؒ کی اولاد امجاد۔ ماہنامہ "نور اسلام" امام اعظم نمبر۔ شرقپور شریف جولائی ۱۹۷۵ء

۳۹۔ پاکستان میں حضرت صدیق اکبرؓ کی اولاد امجاد۔ ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور۔ جولائی ۱۹۷۵ء

۴۰۔ لاہور کے نعت گو شعراء۔ ماہنامہ "شام وسحر" لاہور۔ نعت نمبر۔ جنوری، فروری ۱۹۸۲ء

۴۱۔ لاہور میں شاہ جہانی دَور کی مساجد۔ ماہنامہ "مرچنٹ" لاہور۔ مارچ ۱۹۷۴ء

۴۲۔ باغبان پورہ (لاہور) کی قدیم تاریخی مساجد۔ روزنامہ "امروز" لاہور ۲۴ مئی ۱۹۷۴ء

۴۳۔ شہزادہ داراشکوہ قادری کا لاہور سے عشق۔ ماہنامہ "مرچنٹ" لاہور۔ اقساط مئی۔ جون۔ جولائی۔ اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر ۱۹۷۴ء

۴۴۔ لاہور کی ایک میناری مساجد۔ روزنامہ "امروز" لاہور ۷۔ ۱۴۔ ۲۱ جون ۱۹۷۴ء (بالاقساط)

۴۵۔ لاہور میں مسجد نبویؐ کے نمونے۔ روزنامہ "امروز" لاہور۔ جولائی ۱۹۷۴ء

۴۶۔ عہد ناظمان لاہور کی یادگاریں۔ روزنامہ "مساوات" لاہور ۴ اگست ۱۹۷۴ء

۴۷۔ لاہور کے متنازعہ فیہ آثار قدیمہ۔ روزنامہ "امروز" لاہور ۲ اگست ۱۹۷۴ء

۴۸۔ لاہور کے قابلِ مرمت آثار قدیم۔ روزنامہ "امروز" لاہور

Marfat.com

۲۲ - ۳۰ اگست ۱۹۷۴ء

۴۹۔ کشف المحجوب کے قدیم وجدید نسخہ جات ۔ روزنامہ ''امروز'' لاہور
۲۰ ستمبر ۱۹۷۴ء

۵۰۔ لاہور میں مدفون اولیائے نقشبند۔ ماہنامہ ''ضیائے حرم'' لاہور۔
نومبر ۱۹۷۴ء

۵۱۔ لاہور میں مدفون اولیائے سہروردی ۔ ماہنامہ ''ضیائے حرم'' لاہور
فروری ۱۹۷۵ء

۵۲۔ لاہور کی عید کا تاریخی پس منظر۔ روزنامہ ''مساوات'' لاہور
۱۸ اکتوبر ۱۹۷۴ء

۵۳۔ شہنشاہ جہانگیر اور لاہور۔ ماہنامہ ''شام وسحر'' لاہور۔ مارچ ۱۹۷۵ء

۵۴۔ صاحب تصنیف بزرگان لاہور۔ روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور ۲۸ نومبر
۵ دسمبر ۱۲ دسمبر ۱۹۷۴ء

۵۵۔ قطب الارشاد لاہور۔ ہفت روزہ ''الہام'' بہاول پور۔ مشائخ نمبر
۲۱ فروری ۱۹۷۵ء

۵۶۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں لاہور کا کردار۔ ماہنامہ ''ترجمان اہلسنت''
کراچی ۔ آزادی نمبر۔ جولائی ۱۹۷۵ء

۵۷۔ لاہور میں نقاشی کی کہانی ۔ روزنامہ ''مساوات'' لاہور۔ ۱۰ - ۲۴
نومبر ۱۹۷۴ء

۵۸۔ (کتبات عمارات لاہور) لاہور کی شاہی عمارات کے کتبات ماہنامہ ''نوید بہار''
عشرت منزل، کوپر روڈ لاہور۔ بیس صفحات

۵۹۔ تحریک پاکستان میں علمائے لاہور کا حصہ۔ مسودہ پروفیسر احمد حسن حامد گورنمنٹ کالج قصور

Marfat.com

۶۰۔ اندرون دہلی دروازہ لاہور۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور۔ ماہ ستمبر اکتوبر، نومبر ۱۹۸۱ء

۶۱۔ دہلی دروازے سے ریلوے سٹیشن تک۔ روزنامہ "مساوات" لاہور۔ ۶۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۷۴ء

۶۲۔ (لاہور میں کاشی کاری کا عروج و زوال) لاہور میں کاشی کاری کی نادر یادگاریں ماہنامہ "شام وسحر" لاہور۔ مئی۔ جون۔ جولائی ۱۹۸۱ء

۶۳۔ لاہور کا اولین قادری مبلغ اسلام۔ روزنامہ "امروز" لاہور ۱۲/۱۰۔ ۷/۸۱

۶۴۔ لاہور کی شاہی عمارات کے کتبات

۶۵۔ دنیا کے نامور صدیقی بزرگ۔ ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور (صدیق اکبر نمبر) جون ۱۹۷۹ء

۶۶۔ لاہور میں عہدِ مغلیہ سے قبل کے آثار۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور دسمبر ۱۹۸۱ء۔ جنوری ۱۹۸۲ء۔ فروری ۱۹۸۲ء

۶۷۔ لاہور عہدِ اکبر میں۔ ماہنامہ "ہزار داستان" لاہور مارچ ۱۹۶۵ء

۶۸۔ لاہور کا محرم الحرام۔ ماہنامہ "مرچنٹ" لاہور مارچ ۱۹۷۲ء

۶۹۔ لاہور کے میلے۔ ماہنامہ "مرچنٹ" لاہور اپریل ۱۹۷۲ء

۷۰۔ لاہور کے قدیم حمام۔ ماہنامہ "مرچنٹ" لاہور جون۔ جولائی ۱۹۷۲ء
۲۔ ماہنامہ "سنگھار" کراچی نومبر ۱۹۷۲ء

۷۱۔ لاہور کا پہلا مبلغ اسلام۔ ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور ستمبر ۱۹۷۲ء

۷۲۔ لاہور کے امام باڑے؛ ماہنامہ "مرچنٹ" لاہور۔ فروری ۱۹۷۳ء
۲۔ روزنامہ "مساوات" لاہور (محرم الحرام نمبر) ۱۹۷۴ء
۳۔ اضافہ کے ساتھ ہفت روزہ "استقلال" لاہور۔ نومبر ۱۹۸۱ء

Marfat.com

۷۳۔ لاہور میں مدفون ایک مجاہد بادشاہ۔ ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور اگست ۱۹۷۲ء

۲۔ روزنامہ "سعادت" فیصل آباد سنہ ۱۹۸۰ء

۷۴۔ لاہور میں اہل سنت کی درسگاہیں، ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور دسمبر ۱۹۷۳ء

۷۵۔ لاہور میں اہل بیت کے تبرکات۔ ماہنامہ "مرچنٹ" لاہور فروری ۱۹۷۴ء

۷۶۔ لاہور کی تاریخی مساجد۔ ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور فروری ۱۹۷۴ء

۷۷۔ علامہ اقبال سے معززین لاہور کے روابط۔ ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور (اقبال نمبر) اپریل ۱۹۷۵ء

۷۸۔ امام اہل سنت شاہ احمد رضا خاںؒ بریلوی کا لاہور پر فیضان۔ ماہنامہ "عرفات" لاہور۔ ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۷۵ء

۷۹۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ کی تعلیمات کے لاہور پر اثرات۔ ہفت روزہ "الہام" بہاولپور (اعلیٰ حضرت نمبر) ۱۴ جون ۱۹۷۵ء

۸۰۔ بادشاہی مسجد لاہور۔ ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور۔ اگست ۱۹۷۴ء

۸۱۔ مسجد شہید گنج لاہور۔ ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور۔ ستمبر ۱۹۷۴ء

۸۲۔ نئی انارکلی لاہور۔ ماہنامہ "مرچنٹ" لاہور دسمبر ۱۹۷۴ء

۲۔ ماہنامہ "شام وسحر" لاہور۔ جنوری ۱۹۷۵ء

۸۳۔ شالامار باغ لاہور۔ ماہنامہ "ہزار داستان" لاہور۔ اپریل، مئی جون ۱۹۶۵ء۔

۸۴۔ حضرت پیر بدھن شاہؒ نقشبندی کلانوری۔ ماہنامہ "نور اسلام" شرقپور شریف (اولیائے نقشبند نمبر) جمادی الاول ۱۳۹۹ھ، ۱۹۷۹ء

۸۵۔ تذکرہ حضرت حافظ برکت علیؒ قادری لاہوری۔ روزنامہ "جنگ" لاہور

Marfat.com

۵ اپریل ۱۹۸۳ء مسودہ ۲۵ صفحات صاحبزادہ غلام دستگیر قادری کوچہ غوثیہ لاہور۔ مسودہ غلام دستگیر قادری ۴۶ صفحات۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور ۱۳۔ ۱۹ نومبر ۱۹۸۴ء۔ روزنامہ "مشرق" لاہور ۲۲ مئی ۱۹۸۵ء۔ روزنامہ "امروز" لاہور ۹ مارچ ۱۹۸۶ء

۸۶۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے قادری سلسلہ طریقت کے بزرگوں کا مختصر تذکرہ۔ مسودہ میاں جمیل احمد شرقپوری کے پاس ہے۔

۸۷۔ سوانح مرشدی سلسلہ نقشبندیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری۔ ماہنامہ "نور اسلام" شرقپور شریف (اولیائے نقشبند نمبر ۱) جمادی الاول ۱۳۹۹ھ

۸۸۔ اقبال حضرت نظام الدینؒ اولیاء کے حضور۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور ۱۳۔ ۲۰ مئی ۱۹۸۶ء

۸۹۔ علامہ اقبال کی خواجگانِ چشتؒ سے عقیدت۔ ماہنامہ "عرفات" لاہور خصوصی نمبر۔ جون۔ جولائی ۱۹۸۶ء

۹۰۔ اقبال اور حضرت داتا گنج بخشؒ۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور ۲۰۔ ۲۸ جون ۱۹۸۶ء۔

۹۱۔ علامہ اقبال اور مخدوم الملک غلام میراں شاہ گیلانی۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور ۱۵/۹ ستمبر۔ ۲۲/۳۰ ستمبر ۱۹۸۶ء

۹۲۔ اقبال اور نقشبندی بزرگان۔ مجلہ "المعلم" علامہ اقبال کالج لاہور چھاؤنی ۱۹۸۷ء

۹۳۔ اقبال اور قادری صوفیائے کرام۔ ماہنامہ "عرفات" لاہور۔ جنوری ۱۹۸۷ء

۹۴۔ فصیل شہر لاہور سے سرکلر روڈ تک۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور ۶/۱۲ مئی ۱۹۸۶ء

۹۵۔ حضرت سید احمد سعیدؒ کاظمی لاہور۔ ماہنامہ "عرفات" لاہور (کاظمی نمبر)

Marfat.com

اگست ستمبر ۱۹۸۶ء۔

۹۶۔ گڑھی شاہو لاہور ۱۹۸۵ء میں۔ ماہنامہ "عرفات" لاہور، خصوصی نمبر جنوری ۱۹۸۶ء۔

۹۷۔ تذکرہ حضرت شاہ جمال لاہوری۔ نذیر سنز، اردو بازار لاہور، اکتوبر ۱۹۸۶ء

۹۸۔ قائداعظم لاہور میں۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور۔ ۲۵/۳۱ دسمبر ۱۹۸۱ء
برگ گل مجلہ وفاقی گورنمنٹ اردو کالج کراچی ۱۹۷۶ء۔ قائداعظم نمبر۔
ہفت روزہ "اخبار جہاں" کراچی۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۸۳ء

۹۹۔ محدث اعظم ہند حضرت سید محمد اشرفی کچھوچھوی۔ ماہنامہ "عرفات" لاہور، دسمبر ۱۹۸۶ء۔

۱۰۰۔ تذکرہ پیر سائیں محمد صادق نقشبندی۔ لاہور ۱۹۸۷ء

۱۰۱۔ نورانی تذکرہ (قلمی)

۱۰۲۔ حضرت شیخ جان محمد قادری باگوال لاہوری۔ مسودہ میاں جمیل احمد شرقپوری کے پاس ہے۔

۱۰۳۔ حضرت شیخ محمد عظیم قادری بیگم کوٹ لاہوری۔ برائے رسالہ "گل خنداں" لاہور
مسودہ ملک سراج دین اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور کے پاس ہے۔

۱۰۴۔ لاہور کے قدیم دینی مدارس۔ ماہنامہ "عرفات" لاہور، فروری ۱۹۷۵ء۔

۱۰۵۔ دعوتِ عمل۔ ماہنامہ "حقیقتِ اسلام" لاہور مئی ۱۹۳۸ء

۱۰۶۔ ایثار۔ ماہنامہ "حقیقتِ اسلام" لاہور، جولائی ۱۹۳۸ء

۱۰۷۔ اسلام اور عورت۔ ماہنامہ "حقیقتِ اسلام" لاہور، ستمبر ۱۹۳۸ء

۱۰۸۔ تاریخی واقعات۔ ماہنامہ "حقیقتِ اسلام" لاہور، اگست ۱۹۳۹ء

۱۰۹۔ مصلح اعظم۔ ماہنامہ "حقیقتِ اسلام" لاہور اگست ۱۹۳۹ء

Marfat.com

۱۱۰۔ سپہ سالارِ بدر و حنین ۔ ماہنامہ "حقیقت اسلام" لاہور۔ مئی ۱۹۳۹ء

۱۱۱۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد کی خبر اغیار کی کتابوں میں ماہنامہ "حقیقت اسلام" لاہور جون ۱۹۷۳ء

۱۱۲۔ لاہور کے قدیم وجدید تاجران کتب ۔ ماہنامہ "مرچنٹ" لاہور۔ ستمبر، اکتوبر نومبر، دسمبر ۱۹۷۲ء جنوری ۱۹۷۳ء

۱۱۳۔ مضامین (۱) حضرت بہاؤالدین زکریاؒ ملتانی ۔

۲۔ حضرت میاں محمد شاہ چشتیؒ ہوشیار پوری ۔

۳۔ حضرت میاں وڈا سہروردیؒ لاہوری ۔

۴۔ حضرت آغا تجمل حسینؒ قادری لاہوری ۔

۵۔ حضرت شیخ عبدالجلیل چوہڑ بندگی سہروردی لاہوری ۔

۶۔ حضرت میاں احمد دینؒ سہروردی لاہوری

۷۔ حضرت مولانا غلام قادر چشتی لاہوری ۔

ماہنامہ "سلسبیل" لاہور (تذکرہ اولیاء جدید نمبر) جنوری، فروری ۱۹۷۳ء

۱۱۴۔ جامع مرکزی دارالعلوم نعمانیہ لاہور۔ رسالہ "العلم" کراچی ۱۹۷۳ء

۱۱۵۔ لاہور کے جیولرز ماہنامہ "مرچنٹ" لاہور۔ اگست، ستمبر، اکتوبر، نومبر دسمبر ۱۹۷۳ء ۔ جنوری ۱۹۷۴ء (سونا اور سنار)

۱۱۶۔ حضرت مولانا تاج الدینؒ قادری لاہوری (گاف گراؤنڈ) ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور۔ اکتوبر ۱۹۷۳ء

۱۱۷۔ غازی علم الدینؒ شہید۔ ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور۔ نومبر ۱۹۷۳ء

۱۱۸۔ زندہ دلانِ لاہور اور ولادت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ ماہنامہ "مرچنٹ" لاہور۔ اپریل ۱۹۷۴ء

Marfat.com

۱۱۹۔ محمد عربی رسولِ کریم کی آمد و عظمت کا اعتراف ۔ ماہنامہ " مرچنیٹ " لاہور اپریل ۱۹۷۴ء ۔

۱۲۰۔ حضرت شیخ عبدالحق مجذوب لاہوری روزنامہ " امروز " لاہور ۱۰ مئی ۱۹۷۴ء

۱۲۱۔ پیر فضل گجراتی کے لاہور میں شب و روز ۔ ماہنامہ " مہر و ماہ " لاہور (پیر فضل گجراتی نمبر) ۱۹۷۴ء

۱۲۲۔ تعلیمات حضرت شاہ محمد غوث قادری لاہوری ۔ روزنامہ " امروز " لاہور مئی ۱۹۷۴ء ۔

۱۲۳۔ بادشاہی قلعہ لاہور ۔ ماہنامہ " ضیائے حرم " لاہور ۔ مئی ۱۹۷۵ء

۱۲۴۔ لاہور میں مدفون قادری بزرگان ۔ ماہنامہ " ضیائے حرم " لاہور ۱۹۷۵ء

۱۲۵۔ فہرست کتب از مؤلف محمد دین قادری کلیم ۔ مکتبہ تاریخ لاہور ۱۹۷۶ء

۱۲۶۔ در وصف لاہور از مؤلف مکتبہ تاریخ لاہور ۱۹۷۶ء

۱۲۷۔ ارشاداتِ رسول ۔ ماہنامہ " شام و سحر " لاہور ۔ مارچ ۱۹۷۵ء

۱۲۸۔ حضرت خواجہ غریب نواز غیر مسلم مفکرین کی نظر میں ۔ ماہنامہ " نظام الدین " ملتان ۔ جولائی ، اگست ۱۹۷۵ء ۔

۱۲۹۔ تحریک پاکستان میں علمائے لاہور کا حصہ ۔ ہفت روزہ " الہام " بہاولپور (تحریک پاکستان نمبر) ۱۴ اگست ۱۹۷۵ء

۱۳۰۔ لاہور کے موجودہ نامور خوشنویس ۔ مسودہ مدیر " ضیائے حرم " کے پاس ہے ۔

۱۳۱۔ باغبان پورہ (لاہور) کے قدیم آثار :۔ روزنامہ " مساوات " لاہور جولائی ۱۹۷۴ء

۱۳۲۔ اولیائے لاہور کی کرامات ۔ ہفت روزہ " الہام " بہاولپور (کرامات اولیا نمبر)

Marfat.com

۱۴ ستمبر ۱۹۷۶ء

۱۲۳۔ لاہور کے اولیائے نقشبند۔ ماہنامہ "نور اسلام" شرق پور شریف (اولیائے نقشبند نمبر) ۱۳۹۹ھ، ۱۹۷۹ء

۱۲۴۔ حضرت شاہ عنایت قادری اور آپ کے معاصر اولیائے لاہور "ہفت روزہ ستلج" لاہور ۲۶ جون ۱۹۷۶ء۔

۱۲۵۔ مدینۃ الاولیاء لاہور۔ اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور۔ (المعارف) نومبر، دسمبر ۱۹۸۲ء

۱۲۶۔ لاہور میں قائداعظم کی قیام گاہیں۔ مجلہ "علم و آگہی" گورنمنٹ نیشنل کالج کراچی ۷۷-۱۹۷۶ء۔

۱۲۷۔ تاجدار مدینہ کا بچپن (ابتدائی پندرہ سال) ماہنامہ "سلسبیل" لاہور سیرت مصطفٰے نمبر۔ اکتوبر، نومبر ۱۹۸۱ء۔

۱۲۸۔ حضرت مخدوم علی احمد شاہ قادری گیلانی، ڈیرہ غازی خاں۔ ماہ نامہ "مہر و ماہ" لاہور۔ اکتوبر ۱۹۸۰ء

۲۔ روزنامہ "آفتاب" ملتان ۴ مئی ۱۹۸۱ء

۱۲۹۔ حضرت شاہ کمال کیتھلی (بھارت) ماہنامہ "سلطان المشائخ" لاہور۔ مئی جون ۱۹۸۱ء۔ ماہنامہ "سلسبیل" لاہور۔ دسمبر ۱۹۸۰ء۔

روزنامہ "نوائے وقت" ملتان یکم اپریل ۱۹۸۳ء

۱۳۰۔ حضرت شاہ سکندر کیتھلی (بھارت) ماہنامہ "عرفات" دسمبر ۱۹۸۰ء۔ روزنامہ "نوائے وقت" ملتان۔ ۲۰ مارچ ۱۹۸۳ء۔

روزنامہ "مشرق" لاہور۔ ۱۵ مارچ ۱۹۸۴ء

۱۳۱۔ حضرت سید نظام الدین اولیاء کی لاہور پر برکات۔ غیر مطبوعہ۔

Marfat.com

۱۴۲۔ عید میلاد النبیؐ کیسے منائیں؟ (علمائے لاہور سے انٹرویو) ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور۔ مارچ ۱۹۷۵ء

۱۴۳۔ لاہور کا ایک قدیم مدرسہ (انجمن نعمانیہ لاہور) مجلہ "برگِ گل" کراچی۔ ۷۵-۱۹۷۴ء۔

۱۴۴۔ حکیم مولانا سلطان محمد لاہوری۔ ہفت روزہ "ستلج" لاہور۔ ۱۲ نومبر ۱۹۷۶ء۔

۱۴۵۔ مخدوم پنجاب حافظ غلام مرتضیٰ قصوری۔ ہفت روزہ "پنجابی اخبار" لاہور ۱۹۷۶ء۔

۱۴۶۔ حضرت شاہ محمد رضا قادری شطاری لاہوری۔ ہفت روزہ "ستلج" لاہور ۱۹۷۶ء

۱۴۷۔ حضرت مخدوم علی احمد شاہ قادری کے اجداد کا مختصر تذکرہ۔ ماہنامہ "مہر و ماہ" لاہور۔ فروری، جون ۱۹۸۱ء

۱۴۸۔ حضرت مولانا نبی بخش لاہوری حلوائی اور ان کا عہد۔ ماہنامہ "عرفات" لاہور۔ جولائی اگست ۱۹۸۱ء

۱۴۹۔ حضرت میاں علی محمد خاں چشتی نظامی کی لاہور میں آمد (مسودہ)

۱۵۰۔ لاہور میں عید سعید کی تقریبات۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور (عید الاضحیٰ نمبر) ۹/۱۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء

۱۵۱۔ مدینۃ الاولیاء لاہور۔ ایک شکایت۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور ۲۳/۳۰ اکتوبر ۱۹۸۱ء۔

۱۵۲ لاہور کے شیعہ مفسرین۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور۔ اکتوبر ۱۹۸۱ء

۱۵۳۔ ظفر الملت مولانا ظفر علی خاں۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور۔ قسط اول

Marfat.com

۲۷ ۱۱/۸۱ تا ۴ ۱۲/۸۱ قسط دوم ۵ ۱۲/۸۱ تا ۱۱ ۱۲/۸۱ تیسری قسط ۱۲ ۱۲/۸۱ تا ۱۹ ۱۲/۸۱

۱۵۴۔ لاہور کے غیر مسلم نعت گو شعراء۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور مئی ۱۹۸۲ء

۱۵۵۔ لاہور میں عید میلاد النبی کے جلوس۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور۔ جنوری ۱۹۸۲ء (۹ ۱/۸۲ تا ۱۵ ۱/۸۲)

۱۵۶۔ شاہ جہان کے معمولات۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور۔ ایضاً ۱۹۸۲ء

۱۵۷۔ دارالعلوم انجمن نعمانیہ لاہور۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور جنوری ۱۹۸۲ء

۱۵۸۔ انتہائی حاضر دماغ انسان (حکیم آفتاب احمد قریشی) ہفت روزہ "استقلال" لاہور ۱۶/۲۲ جنوری ۱۹۸۲ء

۱۵۹۔ الحاج حکیم محمد موسیٰ چشتی امرتسری ہفت روزہ "استقلال" لاہور ۲۴ فروری تا ۲ مارچ (۲) ۳ مارچ تا ۹ مارچ ۱۹۸۲ء

۱۶۰۔ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور ۲۳/۳ مارچ ۱۹۸۲ء

۱۶۱۔ لاہور عہد بابر میں۔ روزنامہ "وفاق" لاہور ۲ مارچ ۱۹۸۲ء

۱۶۲۔ لاہور کی قدیم و جدید عیدگاہیں۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور۔ ۲۰/۲۶ جولائی ۱۹۸۲ء

۱۶۳۔ چبوترہ قبور فقرائے چشتیہ صابریہ لاہور۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور ۶/۱۲ اگست ۱۹۸۲ء

۱۶۴۔ لاہور۔ فن تعمیر و تحریر کا مظہر تاریخی شہر۔ روزنامہ "وفاق" لاہور۔ اکتوبر ۱۹۸۲ء۔

۱۶۵۔ نعت گویانِ لاہور۔ ہفت روزہ "الہام" لاہور (نعت نمبر) دسمبر ۱۹۸۲ء

۱۶۶۔ حضرت حاجی عبدالکریم چشتی صابری لاہوری۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور ۶/۱۲ دسمبر ۱۹۸۲ء۔

Marfat.com

۱۶۷۔ شفاء الملک اور آفتاب قریشی ۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور ۔ ۱۶/۲۱ دسمبر ۱۹۸۲ء

۱۶۸۔ لاہور میں تاریخی جلوس میلاد سعید ۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور یکم جنوری ۱۹۸۳ء ۔

۱۶۹۔ بزرگانِ لاہور کا نعتیہ کلام ۔ ماہنامہ "محفل" لاہور ۔ سالنامہ جنوری ۱۹۸۳ء

۱۷۰۔ لاہور کے حیات نعت گو شعراء ۔ ماہنامہ "شام و سحر" لاہور ۔ جنوری، فروری ۱۹۸۳ء ۔

۱۷۱۔ مؤتمر عالم اسلامی کے معروف کارکن ۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور ۱۲/۱۸ اپریل ۱۹۸۳ء ۔ ہفت روزہ "المنبر" فیصل آباد ۲۱/۲ اپریل ۱۹۸۴ء

۱۷۲۔ تذکرہ حضرت میاں میر قادری لاہوری ۔ ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور اکتوبر ۱۹۸۶ء

۱۷۳۔ حضرت سید محمد اسماعیل بخاری ۔ ماہنامہ "ترجمان سواد اعظم" لاہور ۔ اپریل ۱۹۸۵ء

۱۷۴۔ چند بھولے بسرے نعت گو ۔ ماہنامہ "شام و سحر" لاہور (نعت نمبر ۴) جنوری، فروری ۱۹۸۵ء ۔

۱۷۵۔ حضرت حافظ میاں احمد دین سہروردی لاہوری ۔ ماہنامہ "عرفات" لاہور جولائی ۔ اگست ۱۹۸۵ء

۱۷۶۔ حضرت مولوی تاج الدین قادری لاہوری ۔ ماہنامہ "عرفات" لاہور خصوصی نمبر ۔ اکتوبر ۱۹۸۵ء

۱۷۷۔ حضرت خواجہ محمد علی چشتی لاہوری ۔ روزنامہ "امروز" لاہور ۳ مئی ۱۹۸۶ء

۱۷۸۔ لاہور میں عید کا تہوار (ایک تاریخی جائزہ) ۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور ۱۲ جون ۱۹۸۶ء ۔

Marfat.com

۱۷۹۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور۔ جولائی اگست ۱۹۸۶ء (دو اقساط)

۱۸۰۔ حضرت پیر سائیں محمد صادق نقشبندی لاہوری۔ روزنامہ "مشرق" لاہور ۱۹ جون ۱۹۸۶ء

روزنامہ "امروز" لاہور ۲۸ جون ۱۹۸۶ء

ہفت روزہ "استقلال" لاہور۔ یکم اگست ۱۹۸۶ء۔

۱۸۱۔ حضرت میاں غلام اللہ شرق پوری۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور۔

۱۸۲۔ امام الخطاطین حافظ محمد یوسف سدیدی۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور۔ ۸/۱ نومبر ۱۹۸۶ء۔

روزنامہ "امروز" لاہور۔ ۲۱ نومبر ۱۹۸۶ء

۱۸۳۔ حضرت دیوان غلام قطب الدین فریدی۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور۔ ۳۰/۲۴ اکتوبر ۱۹۸۶ء۔

۱۸۴۔ لاہور کا پہلا نعت گو شاعر۔ ہفت روزہ "استقلال" لاہور ۱۵/۶ نومبر ۱۹۸۶ء

۱۸۵۔ علامہ اقبال اور سہروردیہ صوفیہ (مسوّدہ)

۱۸۶۔ رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلّم (مسوّدہ)

۱۸۷۔ تذکرہ مشائخ چشت مشتمل بر ۱۵۰۰ صفحات (مسوّدہ)

۱۸۸۔ مساجد لاہور مشتمل بر ۶۰۰ صفحات (مسوّدہ)

۱۸۹۔ الفقر فقری (تذکرہ بزرگان چشت) ۳۰۰ صفحات (مسوّدہ)

۱۹۰۔ بڑی گیارہویں شریف اور حضرت حافظ برکت علی قادری رح۔ روزنامہ

Marfat.com

"امروز" لاہور۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۸۶ء

ہفت روزہ "استقلال" لاہور۔ جنوری ۱۹۸۷ء

۱۹۱۔ علامہ اقبال اور صوفیائے کرام۔ ضیاء القرآن۔ پبلیکیشنز داتا گنج بخش روڈ لاہور ۱۹۸۷ء

۱۹۲۔ سوانح حضرت قطب الدین بختیار کاکی (ترتیب و تحشیہ) پروگریسو بکس۔ اردو بازار لاہور ۱۹۸۷ء۔

۱۹۳ مولانا محمد بخش مسلم۔ ہفت روزہ استقلال لاہور۔ ۴ مارچ ۱۹۸۷ء

۱۹۴ مولانا عبدالستار خاں نیازی اور لاہور۔ ہفت روزہ "الہام" بہاولپور ۱۹۸۷ء

۱۹۵ صدر المشائخ حضرت فضل عثمان مجددی اور لاہور ۱۹۸۷ء

Marfat.com

نحمدہٗ ونصلی ونسلّم علیٰ رسولہ الکریم

شاہ سوارِ راہِ جذب وسلوک واقفِ اسرارِ علومِ ظاہر و باطن

حضرت محمدؐ صادق نقشبندیؒ

(علامہ احمد حسن نوری خطیب جامع مسجد حنفیہ فاروقیہ نزد ڈاکخانہ مغلپورہ لاہور ۱۵)

عالمِ اجسام میں عالمِ ارواح کی سیاحت ایک انتہائی کٹھن مرحلہ ہوتا ہے اور یہ جب تک طے نہیں ہوتا جب تک عالمِ اجسام کی ہر خواہش کو پائمال نہیں کر لیا جاتا۔

عالمِ ارواح کی سیاحت کے لئے ہر ذی جسم ذی شعور حیات والا جس کو ناطق ہونے کا امتیاز ملا ہے۔ اپنی اپنی بساط بھر ریاضت کرنے کی جہدِ مسلسل میں لگا رہتا ہے مگر بقول

"ایں سعادت بزورِ بازو نیست"

کسی کی ریاضت اور جہدِ مسلسل بھی کبھی عامل کو کامیابی سے ہمکنار نہیں کرتی جب تک "گر نہ بخشد خدائے بخشندہ" اس لیے اس راہ کے مسافر علوم ظاہر سے روشنی لے کر اس راہ کے سالک بنتے ہیں اور علومِ ظاہرہ کو حجاب اکبر میں رکھتے ہوئے روشنی ہی کو مقصود بناتے ہیں اور وہ اللہ سبحانہ کی ذاتِ احدیت ہوتی ہے اور جب سالک کو یہ روشنی عطا ہو جاتی ہے بخش دی جاتی ہے۔ تو وہ دنیا و مافیھا کی لذتوں سے بے نیاز ہو کر ذاتِ احدیت کی نظر کرم میں مست الست رہتا ہے اور پھر وہ سالک عالم اجسام میں عالم ارواح کی سیاحت اس طرح کرتا ہے جیسے دریا کا پانی اپنے بھاؤ کی طرف چلتا رہتا ہے اور اس کی روانی میں کوئی اگر کشتی کو ڈال دے تو وہ سلامتی سے گذرتا رہے گا اور اگر کوئی اپنے ہاتھ پیر مار کر

Marfat.com

اپنے آپ کو دریا میں ڈال دے تو پانی ڈوبنے نہ دے گا اور منزل کے قریب کرتا چلا جائے گا اور اگر کوئی گندگی ڈال دے تو اُس کو بہا لے جائے گا۔ مگر رواں پانی خود نجس نہ ہو گا۔ مگر پانی کی مچھلی کو جہاں ضرورت ہوگی وہ گندگی استعمال ہوتی چلی جائے گی اور وہ گندگی خود بخود ہی اپنے وجود کو ختم کر بیٹھے گی۔ عالمِ اجسام میں عالمِ ارواح کی سیاحت کرنے والے سالک کی کیفیت اسی حال سے تعبیر ہے۔

تذکرہ حضرت محمد صادق نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ قاری کو انہیں حالات سے روشناس کراتا ہے اور صاحب قلم مورّخ تذکرہ اولیاء لاہور جناب محمد دین کلیمؔ صاحب قادری نے تذکرہ کو جس محتاط انداز میں سپردِ قلم کیا ہے یہ اللہ تعالےٰ کی خصوصی توفیق ہے اور صاحبِ ذکر کی توجہ خاص کا نتیجہ ہے۔ تذکرہ میں صاحبِ تذکرہ کے جن جن احوال کو زیب تذکرہ بنایا ہے وہ داستان نہیں وہ اندھی عقیدت نہیں۔ وہ جذبات کی مدہوشی نہیں۔ بلکہ ایک حقیقت کے اظہار کے لئے الفاظ کے موتی ہیں۔

جن کو کتاب کے سفید روشن چہرے پر بکھرے سیاہ حروف کی مسلسل زلف کے بال بال میں ان موتیوں کو پرو کر ایک خدا کے پیارے کے ذکر کو سجایا ہے۔

اور پھر یوں معلوم ہوتا ہے کہ اب اس سجے ہوئے کو وہی دیکھ کر خوش ہوگا جس نے پیارے کو پیار سے دیکھا ہوگا یا اللہ کے پیاروں سے پیار کرنے والا ہوگا۔ اِس مجموعہ کو نہ سوانح کہا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ یہ کوئی سانحہ نہیں جو اتفاق ہوگیا ہو بلکہ صاحب ذکر نے ان مقامات کو طے کرنے کے لئے پوری توجہ دی تھی۔ اس مجموعہ کو نہ حالات زندگی کہا جا سکتا ہے کیونکہ یہ آبِ گل سے پروان چڑھنے والے کی بات نہیں بلکہ صاحبِ ذکر نے آبِ گل اور لذائذ دنیا سے مونہہ موڑ کر برس ہا برس اپنے وجود کو سنوارے رکھا۔ اس مجموعہ کو تذکرہ ہی کہہ سکتے ہیں کیونکہ قرآن کہتا ہے۔

" فَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

Marfat.com

اللہ ذاتِ باری اس تذکرہ کو ہر مومن مرد اور عورت کے لئے نافع بنائے اور قاری کے دل کو محبت الٰہی سے روشن کر دے اور اپنے پیاروں کی توجہ کا سبب بنا دے۔

Marfat.com

قطعۂ تاریخِ وصال

حضرت سائیں محمد صادق نقشبندی لاہور علیہ الرحمۃ

المتوفی ...... ۱۴۰۴ھ مطابق ...... ۱۹۸۴ء بروز اتوار

نتیجۂ فکر :- ابوالطاہر فدا حسین فدؔا - مدیر اعلیٰ ماہنامہ "مہر و ماہ" لاہور

سرمستِ جامِ بادۂ عرفاں تھے لاکلام
رُخصت ہوئے بجانبِ خلدِ بریں ہیں جو

"مستِ الست" و والۂ خیر البشر تھے وُہ
فیضانِ غوث پاک ودیعت تھا آپ کو

خلقِ خدا تھی اُن کی نگاہوں سے مستفیض
ہر اک کے تھے وُہ مُونس و غم خوار دوستو!

اُن کا مزار آج ہے اک مرجعِ خلائق
شیدائے مُصطفیٰ کی ہے کیا شان دیکھ لو

سالِ وصالِ حضرت صادق پہ اے فدؔا
مجذوبِ نقشبند محبتِ زمن کہو

۱۴۰۴ھ

Marfat.com

اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ

لاہور میں ایک مجذوب تھے۔

علامہ اقبالؒ مہاراجہ سرکشن پرشاد وزیراعظم حیدرآباد دکن کو اپنے مکتوب مورخہ ۷ مارچ ۱۹۱۷ء لکھتے ہیں۔

"اللہ اکبر" سے دو چار روز ہوئے کہ ملاقات ہوئی تھی۔ آپ کا تذکرہ بھی ہوا تھا۔ "اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ" کا دور دورہ پھر ہو جائے گا۔ مطمئن رہیئے۔"

حاجی الٰہی بخش نقشبندی المعروف بہ "اللہ اکبر" م ۱۹۵۴ء مدفون بیگم شاہی مسجد۔ اندرون مستی دروازہ لاہور کے حالات "علامہ اقبالؒ اور صوفیائے کرام مصنفہ محمد دین کلیم قادری میں ملاحظہ کریں۔

(اقبال نامہ مجموعہ مکاتیب اقبال حصہ دوم مرتبہ شیخ عطاء اللہ ایم اے لاہور ۱۹۵۱ء) خط نمبر ۶۸ (۵)۔

اِیَّاكَ نَعْبُدُ

لاہور کے مجذوب تھے۔

مہاراجہ سرکشن پرشاد مدار المہام حیدرآباد دکن کو حضرت علامہ اقبالؒ اپنے مکتوب نمبر ۱ (۸) مورخہ ۳۰ جون ۱۹۱۷ء تحریر کرتے ہیں۔

"اِیَّاكَ نَعْبُدُ" تو کوچ کر گئے۔ اب تو عرش کے قریب ہوں گے۔ وہاں تک پہنچ گئے ہوں گے۔ ایک اور بزرگ لاہور کے قریب ہیں۔ ذرا بارش ہو تو اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر طالب دعا ہوں گا۔ اللہ تعالےٰ آپ کی مشکلات کو دور کرے۔"

(اقبال نامہ جلد دوم)

مندرجہ بالا مکتوب سے ظاہر ہے کہ "اِیَّاكَ نَعْبُدُ" کی وفات ۱۹۱۷ء سے قبل

Marfat.com

ہو گئی۔ ان کا مدفن کا نشان نہیں مل سکا۔

محمد ایوب مجذوب

لاہور کا یہ مجذوب مسجد وزیر خاں سے بادشاہی مسجد تک گردش میں رہتا تھا۔ پروفیسر سید کبیر احمد مظہر اورینٹل کالج لاہور کا کہنا ہے کہ ان مجذوب کو انہوں نے دیکھا ہے اس کی وفات ۱۹۴۵ء میں ہوئی تھی۔ اس پر ہر وقت جذب و سکر کی حالت طاری رہتی تھی۔

Marfat.com

حضرت پیر نصر حیات نقشبندی بن حضرت پیر محمد خلیلؒ نقشبندی بن حضرت پیر حیات محمد نقشبندی جماعتی۔

کہتے ہیں کہ میری بیعت پیر منور حسین شاہ نقشبندی جماعتی علی پوری ولد حضرت پیر اختر اختر حسین شاہ علی پوری سے ہے۔ میں ہر سال عرس مبارک حضرت پیر محمد صادقؒ نقشبندی لاہوری کے عُرس پر حاضر ہوتا ہوں۔ حضرت پیر صاحب موصوف بڑے کامل بزرگ تھے جو کام انہوں نے اپنے پیر کے حکم سے شروع کیا۔ اس کو مکمل کر دیا اور احسن طریقے سے کیا اپنے مرشد کا جو طریقہ تھا کہ مریدوں سے شفقت سے پیش آتے تھے۔ وہی طریقہ انہوں نے اختیار کیا۔ اور اس میں ان کو خاصی کامیابی حاصل ہوئی۔

جناب فیروز دین ولد محمد دین باغبان پورہ کا کہنا ہے کہ ۱۹۶۲ء میں میں ان کے پاس سے گزرتا تھا۔ گزرتے گزرتے ان کو دیکھ کر آپ کے پاس جانا شروع ہو گیا۔ پھر میں اتنا قریب ہو گیا کہ آپ ایک دفعہ میرے گھر تشریف لے آئے اور انہوں نے میری گھر میں ہی بیعت کر لیا۔ بیعت کے بعد ان کی نگاہ کرم سے میری حالت غیر ہو گئی۔ اس حالت میں میں کافی عرصہ رہا۔ میرے گھر والے اور رشتہ دار مجھے بہت پیروں کے پاس لے گئے۔ لیکن ان کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ پھر وہ مجھے پاگل خانہ لے گئے۔ دو دفعہ پاگل خانہ گیا اور تین تین ماہ وہاں رہا۔ حالانکہ میں بالکل درست تھا۔ مگر دُنیا کی نگاہوں میں پاگل تھا۔ مجھے آپ کی حیات میں بھی فائیدہ ملا اور اُن کے بعد از وصال بھی فائدہ ملا۔

Marfat.com

محمد ظہور ولد حاجی عبداللطیف۔ محمد علی جوہر روڈ۔ نور مارکیٹ پشاور کا بیان ہے کہ ۱۹۸۳ء میں وہ حضرت سائیںؒ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کراچی میں بھی وہ ان کے ہمراہ گیا۔ سائیں صاحبؒ چار دفعہ پشاور آئے اور میرے غریب خانہ پر قیام فرمایا۔ اس سال میری شادی پر بھی تشریف لائے اور میرے ساتھ تصویریں کھنچوائیں۔ سہرا بھی آپ نے ہی باندھا تھا۔ آپ نے نقش بھی دیا تھا۔ جو دُکان پر لگایا اور آج تک موجود ہیں۔ آپ سے پشتو میں باتیں ہوتی تھیں۔

Marfat.com

Marfat.com